اشراح الادویہ

(کلیات ادویہ)

مؤلف

عبدالودود

ایم.ڈی.(علم الادویہ) علیگ

ریڈر، شعبہ علم الادویہ، ایس.ایچ.یو.طبیہ کالج

برہان پور (ایم.پی.)

اشراح الادویہ

(کلیات ادویہ)

مؤلف

عبدالودود

ایم.ڈی.(علم الادویہ) علیگ

ریڈر، شعبۂ علم الادویہ، ایس. ایچ. یو. طبیہ کالج

برہان پور (ایم. پی.)

©

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب	:	اشراح الادویہ (کلیات ادویہ)
مؤلف	:	عبدالودود
ناشر و تقسیم کار	:	یاسر فراز
اشاعت اوّل	:	۲۰۰۴ء
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	محمد وقار، پرفیکٹ گرافکس، داؤد پورہ، برہانپور (ایم. پی.) Ph : 256910 , Mobile : 9827236019
صفحات	:	۱۷۶
طباعت	:	ممتاز اسکرین پرنٹرس، لوہار منڈی، برہانپور (ایم. پی.)
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۱۵۰ روپیہ (Rs. 150/-)
ملنے کا پتہ	:	ڈاکٹر عبدالودود

ریڈر، شعبۂ علم الادویہ، ایس. ایچ. یو. طبیہ کالج، برہانپور (ایم. پی.)

فون : آفس - (07325) 245247

گھر - (07325) 258481

انتساب

والدین کے نام

فہرست

عنوانات	صفحہ
پیش لفظ	۹
ماخذ ادویہ	۱۳
نباتات	۱۳
حیوانات	۱۳
جمادات	۱۳
دواء، غذا اور ذوالخاصہ	۱۵
دواء	۱۵
غذا	۱۵
دواء اور غذا میں فرق	۱۵
دواء غذائی	۱۶
غذاء دوائی	۱۷
ذوالخاصہ	۱۷
مزاج ادویہ	۲۰
اقسام مزاج ادویہ	۲۰
مزاج اولی	۲۰
مزاج ثانی	۲۰
مزاج ثانی کی قسمیں	۲۱
مزاج ثانی مستحکم	۲۱

مزاج ثانی غیر مستحکم ۲۱
درجات مزاج ادویہ ۲۳
ادویہ درجہ چہارم اور سم مطلق میں فرق ۲۴
سمی ادویہ ۲۴
سم مطلق ۲۵
مزاج ادویہ کی درجہ بندی کی شرطیں ۲۶
دواؤں کے اجزاء ترکیبی ۲۷
تاثیرات ادویہ اور اسکی قسمیں ۲۹
دواؤں کی طبیعی خصوصیات ۳۳
قیاس و تجربہ ۳۸
قیاس ۳۹
دواء کے استحالہ سے قیاس ۴۰
دواء کے ذائقہ سے قیاس ۴۰
دواء کی بو سے قیاس ۴۵
دواء کے رنگ سے قیاس ۴۵
دواء کے قوام سے قیاس ۴۵
دواء کے وزن سے قیاس ۴۶
قیاس کے درجات ۴۷
تجربہ اور اسکی اہمیت ۴۸
محرکات تجربہ ۴۹

شرائط تجربہ ۵۱
اشکال ادویہ ۵۴
جامد ادویہ ۵۶
نیم جامد ادویہ ۵۹
سیال ادویہ ۶۴
بخاری ادویہ ۶۹
مسالک ادویہ ۷۰
داخلی راستے ۷۱
خارجی راستے ۷۴
ابدال ادویہ ۷۶
ابدال ادویہ کی ضرورتیں ۷۶
ابدال ادویہ کے اصول ۷۶
بدل کے اقسام ۷۸
ابدال ادویہ کے اہم نکات ۷۸
اضرار و صلاح ادویہ ۸۰
اصلاح ادویہ کے طریقے ۸۱
حصول و تحفظ و اعمار ادویہ ۸۴
حصول ادویہ ۸۵
تحفظ ادویہ ۸۶
اعمار ادویہ ۸۸
ترکیب ادویہ ۹۱

ترکیب ادویہ کی ضرورتیں	۹۱
تناقض ادویہ	۹۶
تناقض ادویہ کی قسمیں	۹۶
تناقض فعلی	۹۶
تناقض صوری	۹۷
تناقض کیفی	۹۷
مختلف نظام ہائے جسمانی پر دواؤں کے اثرات	۹۸
نظام اعصاب پر دواؤں کے اثرات	۹۹
دماغ پر دواؤں کے اثرات	۹۹
نخاع پر دواؤں کے اثرات	۱۰۰
اعصاب پر دواؤں کے اثرات	۱۰۰
آنکھ پر دواؤں کے اثرات	۱۰۲
کان پر دواؤں کے اثرات	۱۰۵
ناک پر دواؤں کے اثرات	۱۰۶
نظام تنفس پر دواؤں کے اثرات	۱۰۷
مرکز تنفس پر دواؤں کے اثرات	۱۰۷
پھیپھڑوں پر دواؤں کے اثرات	۱۰۸
قصبۃ الریہ پر دواؤں کے اثرات	۱۰۸
نظام قلب و دوران خون پر دواؤں کے اثرات	۱۰۹
قلب پر دواؤں کے اثرات	۱۰۹
عروق پر دواؤں کے اثرات	۱۰۹

عروق شعریہ پر دواؤں کے اثرات	۱۱۰
خون پر دواؤں کے اثرات	۱۱۱
نظام ہضم پر دواؤں کے اثرات	۱۱۳
زبان پر دواؤں کے اثرات	۱۱۳
دانت اور مسوڑھوں پر دواؤں کے اثرات	۱۱۴
غدد لعابیہ پر دواؤں کے اثرات	۱۱۴
معدہ پر دواؤں کے اثرات	۱۱۵
امعاء پر دواؤں کے اثرات	۱۱۶
جگر پر دواؤں کے اثرات	۱۲۴
نظام بول پر دواؤں کے اثرات	۱۲۶
نظام تولید و تناسل پر دواؤں کے اثرات	۱۲۸
مردانہ اعضاء تناسل پر دواؤں کے اثرات	۱۲۸
زنانہ اعضاء تناسل پر دواؤں کے اثرات	۱۳۰
رحم پر دواؤں کے اثرات	۱۳۰
ثدیین پر دواؤں کے اثرات	۱۳۱
جلد پر دواؤں کے اثرات	۱۳۲
بدنی استحالات پر دواؤں کے اثرات	۱۳۴
مواد مرض پر دواؤں کے اثرات	۱۳۹
طفیلی کیڑوں پر دواؤں کے اثرات	۱۴۱
جسمانی حرارت پر دواؤں کے اثرات	۱۴۳
تریاقات سموم	۱۴۷
نوعیت اعمال کے لحاظ سے اصطلاحات کی تشریح	۱۵۰
مصادر و مراجع	۱۷۴

پیش لفظ

علوم وفنون اور انکے مبادیات کو بخوبی سمجھنے کے لئے ان کے بنیادی اصول وضوابط و اصطلاحات کا علم بالخصوص اصطلاحات کے نہ صرف لغوی معنی بلکہ اصطلاحی مفاہیم کا جاننا لازمی ہے کیونکہ علوم وفنون کا بیشتر دارومدار اصطلاحات پر ہی ہوتا ہے۔ طب یونانی سب سے پہلی، با قاعدہ اور منظم طب ہے جس کی ایک طویل اور رنگین داستان ہے۔ اسکی ایجاد یونان میں ہوئی۔ بقراط سے قبل طب، جادوٹونہ کا مجموعہ تھی لیکن یہ بقراط تھا جس نے اسے ماوراء فطرت نظریات سے نکال کر سائنسی نظریہ عطا کیا اور اس کی بنیاد اخلاط و مزاج پر رکھی۔ یونان سے نکل کر یہ عرب اور ایران میں پھلی پھولی اور بالآخر ہندوستان میں آکر ٹھہر گئی۔ کلیات، معالجات اور علم الادویہ اسکی اہم شاخیں ہیں۔

علم الادویہ طب یونانی کا ایک بہت اہم اور بنیادی شعبہ رہا ہے اور اس سے متعلق قوانین کے سلسلے میں اطباء نے اپنی بہترین کوششیں صرف کرتے ہوئے نہ صرف رہنما اصول وضوابط متعین کئے ہیں بلکہ ان پر مبنی بہترین کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جو طب کا قیمتی سرمایہ ہیں جن سے آج تک استفادہ کیا جارہا ہے۔

اس تالیف کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ اسے کلیات ادویہ کی سب سے پہلی اور بہت اچھی کتاب سمجھا جائے بلکہ اس کا مدعا کچھ اور ہی ہے۔ دراصل طب یونانی ایک عرصہ تک عربی داں حضرات کے ہاتھوں پرورش پاتی رہی اور فی الحال اسکا بیشتر سرمایہ بھی عربی، فارسی اور اُردو میں ہے۔ ایک طویل مدت تک اس فن پر عربی داں حضرات کے غلبہ کی وجہ سے اسکی زیادہ تر کتابوں پر دقیق عربی و فارسی الفاظ حاوی رہے ہیں جنہیں سمجھنے کے لئے عربی داں طلباء کو چنداں دشواریوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن حال ہی میں سی. سی. آئی. ایم. نے ہندوستان کے ایک دو طبیہ کالجوں کو چھوڑ کر

تقریباً سبھی میں بی. یو. ایم. ایس. میں داخلہ کی لازمی شرطوں میں فزکس، کیمسٹری اور بایولوجی کو شامل کردیا ہے۔ چونکہ بی. یو. ایم. ایس میں اب جو طلباء داخلہ لیتے ہیں وہ سائنس گروپ کے ہوتے ہیں جن کا ذہن ہر مسئلہ کی سائنسی وضاحت چاہتا ہے اور انکی اُردو اس پایہ کی نہیں ہوتی کہ وہ مشکل عربی، فارسی اور اُردو الفاظ کو سمجھ سکیں۔ اصطلاحات کا مفہوم سمجھنا تو دور کی بات، تلفظ ہی انکے لئے ''جوئے شیر'' لانے کے مترادف ہوتا ہے۔ دورانِ تدریس طلباء کی ان دشواریوں کا شدید احساس ہوا اور یہ خیال آیا کہ کیوں نہ طب یونانی میں ایسی کتابیں لکھی جائیں جو آسان سے آسان تر اُردو زبان میں ہوں اور طلباء کی حیثیت کے مطابق ہوں تاکہ وہ طبی مسائل کو بہتر طور سے سمجھ سکیں اور اپنی تعلیمی مدت کا بیشتر حصہ مشکل الفاظ کے معنی وترجمہ میں نہ صرف کریں۔ انہیں احساسات کی وجہ سے میں نے اس کتاب کی تالیف کا ارادہ کیا اور حتی الامکان کوشش کی کہ ایک طالب علم بن کر طالب علم کے لئے طالب علم کی زبان میں کچھ لکھوں اس لئے دوسری کتابوں کے برخلاف میں نے اس کتاب میں عام اُردو زبان استعمال کرنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن فن کی نزاکت نے جگہ جگہ مجھے ایسا نہ کرنے پر مجبور بھی کیا۔ اس لئے اس مقصد میں ہر جگہ کامیابی نہ مل سکی پھر بھی مشکل الفاظ کو آسان کرنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ادبی لطافت، نزاکت، فصاحت، بلاغت اور روانی کا التزام نہیں کیا گیا ہے اور ویسے بھی فنی کتابوں میں ادب کو بہت زیادہ دخل نہیں ہوتا۔ کچھ مسائل کو جدید طب کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اسے طب میں کوئی اضافہ یہ شگوفہ نہ سمجھا جائے۔ حالانکہ مجھ جیسے کم مایہ اور طالب علم کو طب میں اضافہ یا تحریف کی جرأت تو نہیں ہے لیکن یہ وقت اور حالات کی نہ صرف نزاکت ہے بلکہ ضرورت بھی ہے۔ کسی زبان کی آفاقیت کا انحصار اس پر ہے کہ اس میں دوسری زبانوں کے الفاظ کو سمو لینے کی کتنی صلاحیت ہے۔ اسی طرح علوم وفنون کی جامعیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اُن میں دوسرے علوم اور انکشافات کو قبول کرنے

کی کتنی گنجائش ہے۔ طب یونانی میں یہ خصوصیت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے دوسرے علوم سے مدد لینا اور ان کا طریقۂ تحریر اختیار کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ فن کی صحت کے لئے قدامت پرستی ایک حد تک ٹھیک ہے لیکن اس سے سختی سے چپکے رہنا فن کے ساتھ ناانصافی بھی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر جگہوں پر یونانی طبی اصطلاحات سے ملتی جلتی جدید انگریزی اصطلاحات کی مدد لی گئی ہے اور خاکوں کے ذریعہ مسائل کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلباء کے سامنے ہر وقت کسی بھی مسئلے کا ایک مختصر خاکہ موجود رہے۔ حالانکہ یہ اصطلاحات قدیم اصطلاحات کا حقیقی بدل نہیں ہیں لیکن مسائل کو سمجھنے اور مفہوم کو قریب تر لانے میں معاون ہونگی۔ جن یونانی اصطلاحات کے لئے کوئی مناسب جدید اصطلاح نہیں ہے وہاں زبردستی انگریزی لکھنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ بہت سے مسائل میں قدیم وجدید میں مماثلت بھی ہے لیکن انداز بیان الگ ہونے کی وجہ سے دو الگ مسائل نظر آتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ انہیں جدید طرز پر سمجھایا جائے تاکہ جدت پسندوں کی تسکین ہو سکے۔

اہل فن اور نکتہ داں حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ غلطیوں پر عفو و درگذر سے کام لیتے ہوئے اصلاح کا موقعہ دیں اور اساتذہ کرام کے سامنے سر تسلیم خم ہے کہ وہ خامیوں پر سرزنش فرمائیں تاکہ ایک کتاب خواں کو صاحب کتاب بننے کا سلیقہ آجائے۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے　　کہ ترے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو　　کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

تصنیف و تالیف کا کام بہت دشوار گذار ہوتا ہے اس میں بالواسطہ بہت سے لوگوں کا تعاون رہتا ہے اسلئے میں اپنے تمام اساتذہ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں جن سے میں نے کچھ سیکھا۔ ان کی ایک طویل فہرست ہے اسلئے میں نے قصداً چند نام دینے سے احتراز کیا ہے

کیونکہ میں محدودیت کا قائل نہیں ہوں بلکہ

تمتع زہر گوشہ یافتم　　زہر خرمنے خوشہ یافتم

یونانی طبی ایجوکیشن سوسائٹی برہانپور کے اراکین کا شکریہ ادا کرنا اخلاقی فریضہ سمجھتا ہوں جن کے مشفقانہ رویہ سے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مثبت ماحول مل سکا۔ احسان فراموشی ہوگی اگر میں اُن حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں جو میرے لئے نہ صرف سینئیر علیگ ہیں بلکہ برہانپور میں میرے مخلص اور سرپرست بھی ہیں۔ میں اپنے تمام احباب اور رفقاء کار کا بھی ممنون ہوں جو مجھے اپنے مفید مشوروں اور تنقید سے نوازتے رہے جس سے مجھے حوصلہ ملا۔ سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق وہ طلباء و طالبات ہیں جو اس تالیف کے اصل محرک ہیں۔ امید ہے انکے لئے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔

جنوری ۲۰۰۱ء　　　　عبدالودود

برہان پور (ایم. پی.)

ماخذ ادویہ

(دواؤں کے ماخذ)

Sources of Drugs

تمام زمینی چیزوں کو تین بڑے گروہوں میں بانٹا گیا ہے جن کو ''موالید ثلاثہ'' کہا جاتا ہے۔

(ا) نباتات ۔ پیڑ پودے

(ب) حیوانات ۔ جانور

(ج) جمادات ۔ غیر جاندار چیزیں جیسے دھاتیں، مٹی وغیرہ۔

تمام چیزیں انہیں تین بڑے گروہوں میں سے کسی نہ کسی ایک سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوائیں بھی ''موالید ثلاثہ'' سے ہیں اس لئے یونانی دواؤں کے بھی یہی تین ماخذ ہیں۔

نباتات : ادویہ نباتیہ Drugs from Botanical Origin جڑیں، تنے، شاخیں، پھل، پھول، چھال، گوند، بیج، پتے وغیرہ یونانی طریقۂ علاج میں دوا کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ سب مختلف درختوں، پودوں، سبزہ زاروں وغیرہ سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

حیوانات : ادویہ حیوانیہ Drugs from Zoological Origin سرطان، سنگ سرماہی، سریشم ماہی، آبریشم، شہد، صدف، جند بیدستر، مشک وغیرہ مختلف جانوروں سے حاصل کئے جاتے ہیں اور دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

جمادات : ادویہ معدنیہ Drugs from Geological Origin زمین میں موجود تمام غیر جاندار چیزیں جو مختلف دھاتوں یا نمکیات کی شکل میں پائی جاتی ہیں اجزاء ارضیہ (جمادات) کہلاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ دواء کے طور پر بھی استعمال کی جاتی

ہیں جیسے سونا، چاندی، لوہا، سرمہ، حجر الیہود، گل ارمنی، گل ملتانی وغیرہ۔

طب یونانی میں استعمال ہونے والی تمام دوائیں انہیں تین گروہوں سے حاصل کی جاتی ہیں جنہیں مختلف تدابیر سے استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے۔ البتہ طب جدید (ایلوپیتھی) میں استعمال ہونے والی دوائیں ان کے علاوہ دوسرے طریقوں سے بھی حاصل کی جاتی ہیں جیسے ....

(۱) مصنوعی طریقہ سے بنائی گئی دوائیں (Synthetic Drugs)۔

(۲) خورد بینی اجسام سے حاصل کی گئی دوائیں (Drugs from Microorganisms)۔

دواء، غذا اور ذوالخاصہ

Drug, Diet & Zulkhassa

دواء : Drug دواء کی تعریف کو سمجھنے کے لئے اسکے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو سمجھنا ہوگا۔

لغوی مفہوم : (۱) دواء وہ چیز ہے جو مرض کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

"Medicinal substance, used in the treatment of disease".

(Taber's Medical Dictionary)

(۲) غذا کے علاوہ کوئی بھی چیز جو کسی بیماری کی تشخیص، بچاؤ اور علاج کے لئے استعمال کی جائے۔

" Any substance other than food, used in the prevention, diagnosis,alleviation, treatment or cure of disease".

(Stedman's Medical Dictionary)

(۳) اپنی کیفیت سے بدن میں کوئی اثر پیدا کرے (علامہ قرشی)۔

اصطلاحی مفہوم : وہ تمام چیزیں جو وارد جسم ہوں اور بدنی ماحول (حرارت و رطوبت) سے متاثر ہوں، اپنا اثر جسم پر قائم کریں، انکا کوئی حصہ بدن کا جز نہ بنے، جسم پر انکا اثر جسم کی موجودہ کیفیت کے موافق ہو یا مخالف اور اثر کرنے کے بعد وہ چیزیں جسم سے خارج ہو جائیں (شیخ)۔

غذاء : Diet وہ تمام چیزیں جو جسم میں داخل ہونے اور جسم کی اندرونی حرارت و رطوبات سے متاثر ہونے کے بعد چھوٹے چھوٹے حصوں میں ٹوٹ جائیں (Digestion) اور ان کے قابل استعمال حصے جسم کے مختلف اعضاء کا جزو بن جائیں جیسے پروٹین، کاربوہائیڈریٹ وغیرہ۔

دواء اور غذاء میں فرق : دواء اور غذاء کی تعریف سے مندرجہ ذیل نتیجے نکالے جاسکتے ہیں اور یہی دواء اور غذاء کے بیچ فرق کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) دواء اندورنی اور بیرونی دونوں طرح سے استعمال کی جاتی ہے لیکن غذاء اندرونی طور سے استعمال کی جاتی ہے۔

(۲) دواء اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہے جبکہ غذاء اپنے مادے سے اثر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دواء کا کوئی حصہ بدن کا جز نہیں بنتا۔ غذاء چونکہ مادے سے اثر کرتی ہے لہٰذا غذاء میں موجود، جسم سے مشابہ مادے جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔

(۳) غذاء کو دواء کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن ہر کو دواء کو غذاء کے طور پر نہیں استعمال کیا جا سکتا جیسا کہ دواء کی تعریف سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہے۔ چونکہ غذاء میں بھی کوئی نہ کوئی کیفیت موجود ہوتی ہے اس لئے اس کیفیت سے دواء کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔

دواء اور غذاء کے مفہوم الگ الگ ہونے کے باوجود بھی عملی طور سے دیکھا گیا ہے کہ بہت سی دواؤں کو غذاء کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے کشنیز، پودینہ، پالک، خرفہ وغیرہ۔ ان میں موجود مادہ غذاء کا کام کرتا ہے اور کیفیت دواء کا کام کرتی ہے۔ اسی طرح غذائیں بھی دوائی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جیسے انڈا، مچھلی، چنا وغیرہ۔ الغرض بہت سی چیزوں کو دواء اور غذاء دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فرق صرف موقع اور غرض استعمال کا ہے اس لئے ایک ہی چیز .....

(۱) ایک وقت میں غذاء کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۲) دوسرے وقت میں دواء کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۳) غذاء اور دواء دونوں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ ایسی چیزیں جو دونوں مقاصد کے لئے استعمال کی جائیں ''دواء غذائی'' اور ''غذاء دوائی'' کہلاتی ہیں۔

دواء غذائی : خالص دواء اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہے اور جسم سے خارج ہو جاتی ہے لیکن کچھ دوائیں ایسی ہوتی ہیں جن میں غذائی اجزا بھی موجود ہوتے ہیں لیکن چونکہ ان میں دوائی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ایسی ادویہ ''دواء غذائی'' کہلاتی ہیں جیسے کشنیز، خرفہ وغیرہ۔ وہ دواء جس میں کوئی

غذائی جز نہ ہو''دواء مطلق'' کہلاتی ہے لیکن ایسی مثالیں بہت کم ہیں۔

غذاء دوائی : ایسی چیزیں جو غذاء کے طور پر استعمال کی جاتی ہوں لیکن ان میں دوائی اجزاء بھی موجود ہوں البتہ غذائی اجزاء زیادہ ہوں انہیں'' غذاء دوائی'' کہا جاتا ہے جیسے انڈا، مچھلی وغیرہ۔وہ غذاء جس میں کوئی دوائی جز نہ ہو اسے''غذاء مطلق'' کہا جاتا ہے لیکن غذاء مطلق کا وجود شاید نہیں ہے۔

ذوالخاصہ : قوانین ادویہ میں دواء اور غذاء کے علاوہ ایک اصطلاح''ذوالخاصہ'' بھی استعمال کی جاتی ہے جس کو دواء اور غذاء سے الگ سمجھا جاتا ہے۔ذوالخاصہ کا لغوی معنی''خصوصیت والا'' ہے۔ دیکھا جائے تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو خصوصیت والی نہ ہو چاہے وہ غذاء ہو یا دواء۔اس معنی کے لحاظ سے یہ بھی ذوالخاصہ میں شامل ہیں تو پھر ذوالخاصہ کی اصطلاح کا کیا مطلب ہے؟ دراصل اطباء اصطلاحی طور پر ایسی دواؤں کو''ذوالخاصہ'' قرار دیتے ہیں جو اپنی صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔مزید وضاحت کے لئے شیخ بوعلی سینا کے مطابق وارد بدن ہونے والی تمام اشیاء کے اثرات ملاحظہ ہوں۔شیخ کے نزدیک وارد بدن ہونے والی تمام اشیاء تین طرح سے اثر کرتی ہیں۔

(۱) اثر بالکیفیت (جو اپنی کیفیت سے اثر کرے)''دواء'' کہلاتی ہے۔

(۲) اثر بالمادہ (جو اپنے مادے سے اثر کرے)''غذاء کہلاتی ہے۔

(۳) اثر بالجوہر (جو اپنی صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر اثر کرے) ''ذوالخاصہ'' کہلاتی ہے۔

اب خواہ غذاء ہو یا دواء صورت نوعیہ سبھی میں موجود ہے تو پھر اسکی تخصیص ذوالخاصہ کے ساتھ ہی کیوں؟ صورت نوعیہ دراصل کسی مرکب کے مختلف اجزاء کی ہیت ترکیبیہ کا نام ہے جس کی وجہ سے اس مرکب میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔دوسرے لفظوں میں صورت نوعیہ کسی مرکب کی کیمیائی ساخت (Chemical Structure) کا نام ہے۔

صورت نوعیہ کی دو سادہ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں جن میں کاربن، ہائڈروجن اور آکسیجن کی تعداد برابر ہے لیکن صرف اجزاء کی ترتیب بدل جانے سے دو الگ مرکبات بن جاتے ہیں۔

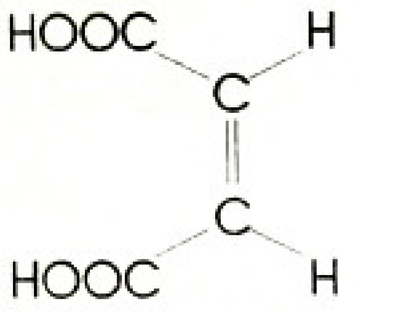

Maleic Acid

C=4, H=4, O=4

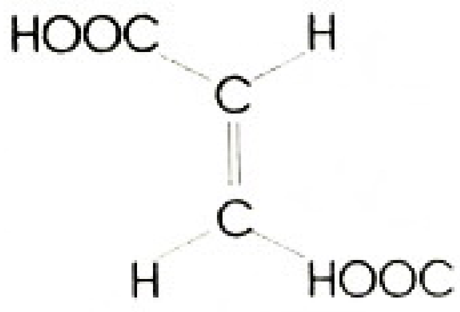

Fumric Acid

C=4, H=4, O=4

صورت نوعیہ کی اس توضیح کے بعد ذوالخاصہ کو سمجھنے کے لئے وارد بدن ہونے والی اشیاء کے اثرات کے متعلق شیخ کے مذکورہ قول کی طرف رجوع کرنا ہوگا یعنی اشیاء کے اثرات مزاج، مادہ اور صورت نوعیہ کے ذریعہ ظاہر ہوں گے۔

مزاج کے ذریعہ اثر کی خصوصیت یہ ہے کہ کوئی بھی شے حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست کے ذریعہ اثر کریگی جیسے حرارت سے تلطیف، ترقیق۔ برودت سے قبض، تغلیظ۔رطوبت سے تلیین اور یبوست سے امساک وغیرہ جیسے اثرات ہوں گے۔

مادہ کے ذریعہ اثر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جسم کو تغذیہ (Nutrition) فراہم کریگا اور اس میں کیفیت کا دخل نہیں رہیگا۔

اشیاء کے اثرات کی تیسری صورت یہ ہے کہ نہ وہ کیفیت سے اثر کریں گی اور نہ ہی مادے سے بلکہ ان کے اثرات ان دونوں سے الگ ہوں گے اور یہ ہی وہ اثرات ہیں جن کو اثر بذریعہ''صورت نوعیہ'' کہا گیا ہے ایسے کچھ اثرات یہ ہیں۔اسہال، ادرار، تنقیہ دماغ، تقویت باہ، دافع عفونت وغیرہ۔یہ

اثرات نہ ہی کیفیت کی وجہ سے ہیں اور نہ ہی مادے سے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک مخصوص اثر ایک ہی مزاج کی ادویہ سے ہوتا جیسے سناء مسہل ہے اور گرم خشک ہے لیکن تمر ہندی بھی مسہل ہے جب کہ سرد خشک ہے۔اسی طرح شورہ قلمی گرم خشک ہے اور مدر ہے جب کہ خیارین سرد تر ہونے کے باوجود بھی مدر ہے۔اس طرح کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔جہاں متضاد مزاج کی ادویہ ایک جیسے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ادویہ کے وہ اثرات بھی بالخاصہ ہوتے ہیں جو کسی عضو یا مرض کی طرف منسوب ہوں جیسے ادویہ قلبیہ کے خصوصی اثرات قلب پر ہوتے ہیں حالانکہ اس کی وجہ نہیں بتائی جا سکتی۔اسی طرح تریاق کی نوعیت عمل کے بارے میں بھی نہیں بتایا جا سکتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسی اشیاء جن کے اثرات اور نوعیت عمل دونوں معلوم ہوں انہیں ''ادویہ'' کہا جاتا ہے اور ایسی اشیاء جن کے اثرات تو معلوم ہوں لیکن نوعیت عمل کے بارے میں نہ بتایا جا سکے یعنی یہ سوال کیا جائے کہ یہ چیز کیسے اثر کرتی ہے تو جواب ہوگا بس اثر کرتی ہے۔لہذا ایسی اشیاء جو اپنی صورت نوعیہ سے نا معلوم طور پر اثر کریں انہیں ''ذوالخاصہ'' کہا جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ دواء اپنی صورت نوعیہ سے ہی عمل کرتی ہے نہ کہ کیفیت سے۔لیکن اطباء کے نزدیک دواء کیفیت سے اثر کرتی ہے اور ذوالخاصہ صورت نوعیہ سے۔اگر ایسا ہے تو ذوالخاصہ دواء نہیں ہے۔بات یہ ہے کہ جب اطباء ادویہ کے کیفیت سے اثر کرنے کے سلسلے میں اپنے ہی دعویٰ کی دلیل نہیں دے پاتے تو ایسی دواء کو ''ذوالخاصہ'' کہہ دیتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے جن میں مختلف کیفیات کی دوائیں ایک ہی جیسے افعال ظاہر کرتی ہیں۔

مزاج ادویہ

Temperament of Drugs

چاروں کیفیات یعنی حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست کے آپس میں ملنے، ایک دوسرے میں اثر کرنے اور اثر قبول کرنے کے بعد مرکب میں ایک نئی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔اسی نئی کیفیت کو ''مزاج'' کہا جاتا ہے۔

تمام مرکبات خواہ نباتی ہوں، حیوانی ہوں یا معدنی چار بنیادی عناصر کی ترکیب سے ہی بنتے ہیں۔ان تمام عناصر میں یہی چاروں کیفیات پائی جاتی ہیں۔ادویہ بھی مرکبات ہی ہیں اس لئے ہر دوا کا کوئی نہ کوئی مزاج ہوتا ہے۔اسی کو ''مزاج ادویہ'' کہا جاتا ہے۔

اقسام مزاج ادویہ : Types of Temperament of Drugs بنیادی طور سے مزاج کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مزاج اولی **Primary Temperament**

(۲) مزاج ثانی **Secondary Temperament**

مزاج اولی : مزاج اولیٰ کو مزاج اصلی یا مزاج طبعی بھی کہا جاتا ہے۔یہ وہ مزاج ہے جو دواء میں عناصر کے امتزاج کے بعد پیدا ہوتا ہے۔اس مزاج کی دوائیں ''مفرد القویٰ'' (ایک قوت والی) کہلاتی ہیں لیکن ایسی دوائیں نہ کے برابر ہیں کیوں کہ علاج کی غرض سے استعمال کی جانے والی تمام دواؤں میں مختلف اقسام کے افعال پائے جاتے ہیں یعنی وہ مختلف اجزاء کا مرکب ہوتی ہیں۔

مزاج ثانی : ان ادویہ کی آپسی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے جن میں پہلے سے ہی مزاج اولی موجود ہو یعنی دو یا دو سے زیادہ مفرد القویٰ دواؤں کے آپس میں ملنے سے مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے۔ایسی دوائیں مرکب القویٰ (ایک سے زیادہ قوت والی) کہلاتی ہیں۔ایسی دواؤں کے استعمال سے متضاد افعال صادر ہوتے ہیں جیسے ''ریوند چینی'' قابض بھی ہے اور ملین بھی۔

مرکب القوی دواؤں میں مزاج ثانی فطری طور سے (Naturaly) پایا جاتا ہے یا کبھی کبھی ترکیب صناعی (Artificialy) کے ذریعہ بھی ترتیب پاتا ہے۔ فطری مزاج ثانی کی بہترین مثال ''دودھ'' ہے۔ جس میں تین ''مفرد القوی'' اجزاء موجود ہیں۔

(۱) پانی (سرد تر)

(۲) پنیر (گرم خشک)

(۳) گھی (گرم تر)

ترکیب صناعی کی مثال مصنوعی مرکبات ہیں جیسے تریاق جس میں چند مفرد القوی دواؤں کے ملانے سے تریاقی خصوصیت پیدا ہوتی ہے۔ مزاج اولی کی دوائیں چونکہ شاذ ہیں اسلئے بیشتر دوائیں خواہ مفرد ہوں یا مرکب ''مرکب القوی'' ہوتی ہیں۔

مزاج ثانی کی قسمیں : **Types of Secondary Temperament**

(۱) مزاج ثانی مستحکم (مزاج قوی) **Stable Temperament**

(۲) مزاج ثانی غیر مستحکم (مزاج رخو) **Unstable Temperament**

مزاج ثانی مستحکم : اس مزاج کی ادویہ میں ترکیبی اجزاء آپس میں اس قدر سختی سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں کہ کسی بھی ترکیب سے ان کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دواؤں میں اس طرح کی مثالیں شاید ہی ہوں۔ اس کے لیئے پیتل کی مثال دی جا سکتی ہے جو جستہ اور تانبہ کا مرکب ہے۔ دونوں کا اپنا اپنا الگ الگ مزاج ہے لیکن پیتل کی شکل اختیار کر لینے کے بعد دونوں آپس میں اتنی سختی سے جڑ جاتے ہیں کہ کسی بھی ترکیب سے انہیں الگ نہیں کیا جا سکتا۔

مزاج ثانی غیر مستحکم : ترکیبی اعتبار سے مرکب کے اجزاء آپس میں اتنی سختی سے نہیں جڑے ہوتے ہیں کہ ان کو الگ نہ کیا جا سکے بلکہ مختلف ترکیبوں سے اجزاء کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اس کو مزاج رخو بھی کہا گیا ہے (رخو بمعنی ڈھیلا ڈھالا)۔ مزاج ثانی غیر مستحکم کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) رخو مطلق : اجزاء کی ترکیب کا اتحاد ڈھیلا ضرور ہوتا ہے لیکن اتنا بھی نہیں کہ آسانی سے انہیں الگ کیا جا سکے۔ البتہ اگر اس مرکب کو جلا دیا جائے تو اس کے اجزاء الگ ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ''بابونہ'' جس میں ایک قوت محلل ہے اور دوسری قوت قابض۔ چنانچہ اگر اسے جلا دیا جائے تو محلل اور قابض قوتیں الگ ہو جاتی ہیں۔ محض پانی میں ابالنے سے دونوں قوتیں الگ نہیں ہو سکیں گی۔

(۲) رخو جداً : ایسی ترکیب جس میں اجزاء کا اتحاد رخو مطلق کے مقابلہ میں زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے اور صرف ابالنے سے ہی متضاد اجزاء کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ جیسے مسور جس میں ایک جز محلل ہے اور دوسرا قابض۔ اگر مسور کو پانی میں جوش دیا جائے تو قوت محللہ الگ ہو کر پانی میں آجاتی ہے۔

(۳) رخو با فراط : اس میں اجزاء کا اتحاد اس قدر ڈھیلا ہوتا ہے کہ اجزاء کی قوتوں کو الگ کرنے کے لئے دواء کو نہ جلانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور نہ ہی ابالنے کی، بلکہ محض پانی میں دواء کو دھو لینے سے ہی اجزاء الگ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کاسنی کے پتوں پر پایا جانے والا ''محلل جز'' صرف دھو لینے سے ہی پانی میں آجاتا ہے۔ اسی وجہ سے ورم کو تحلیل کرنے کیلئے ''آب برگ کاسنی'' استعمال کیا جاتا ہے۔

دواؤں کے اجزاء ترکیب کے استحکام اور عدم استحکام کے انہیں اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اشکال ادویہ اور طریقۂ استعمال ادویہ الگ الگ بنائے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دواؤں کا جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے بعض کا خیساندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کاسنی کے پتوں کا نہ جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے اور نہ ہی خیساندہ کیونکہ اس میں ''رخو بافراط'' پایا جاتا ہے۔

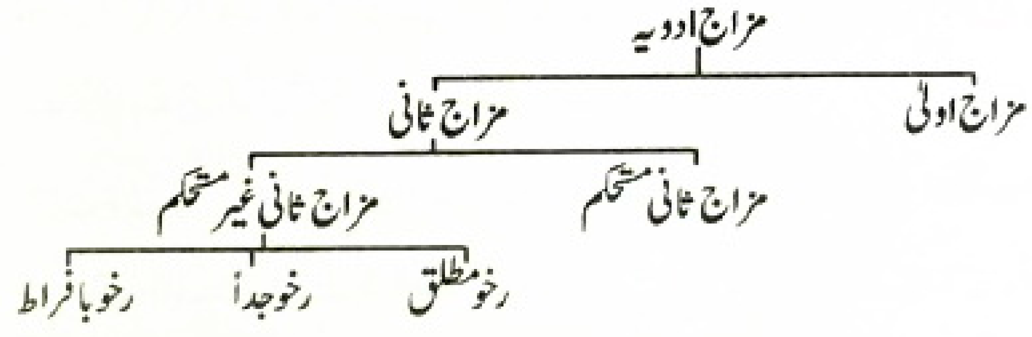

درجات مزاج ادویہ : **Stages of Temperament of Drugs**

دواؤں کی کیفیات اور امراض کی شدت وخفت میں گہرا تعلق ہے۔امراض کی شدت اور خفت کے لحاظ سے ہی مناسب درجے کی دوائیں تجویز کی جاتی ہیں۔تجربات بتاتے ہیں کہ سوئے مزاج کے درجات (امراض کی شدت وخفت) اور ادویہ کے مزاج کے درمیان تال میل ہے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں وگرنہ بہت زیادہ فائدے کی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔مثال کے طور پر اگر سوئے مزاج چوتھے درجہ میں ہے اور دواء پہلے درجہ کی استعمال کی جائے تو فائدہ نہیں ہوتا۔اسی طرح سوئے مزاج پہلے درجہ میں ہو اور دواء چوتھے درجہ کی استعمال کی جائے تو فائدے کی جگہ نقصان ہی ہوتا ہے۔اطباء نے انہیں سب کے مدنظر دواؤں کے چار درجات متعین کئے ہیں۔

(۱) ادویہ درجہ اوّل : وہ دوائیں جو بدن میں زائد کیفیت پیدا تو کرتی ہیں لیکن جسم کو اس زائد کیفیت کا احساس نہیں ہوتا البتہ اگر ایسی دوائیں بار بار استعمال کی جائیں تو زائد کیفیت کا احساس جسم کو ہونے لگتا ہے۔ایسی دواؤں کو پہلے درجہ کی ادویہ کہا جاتا ہے۔

(۲) ادویہ درجہ دوم: وہ دوائیں جن کا استعمال پہلی بار کرنے کے بعد ہی جسم میں بڑھی ہوئی کیفیت کا احساس ہونے لگے لیکن یہ کیفیت اس حد تک نہیں بڑھتی کہ جسم کے طبعی افعال میں خلل واقع ہو جائے۔ہاں اگر اس درجہ کی دوائیں بار بار اور زیادہ مقدار میں استعمال کی جائیں تو جسم کے طبعی افعال میں خلل تو واقع ہوگا لیکن یہ جسم کے لئے زیادہ نقصان دہ نہیں ہوگا۔

(۳) ادویہ درجہ سوم : اس درجہ کی دواؤں کو پہلی بار ہی استعمال کرنے پر جسم کے طبعی افعال میں خلل پیدا ہونے لگتا ہے۔ان دواؤں کو بار بار اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے یہ خلل فساد کی حد تک پہونچ جاتا ہے لیکن ہلاکت کا سبب نہیں بنتا۔

(۴) ادویہ درجہ چہارم: اس درجہ کی دوائیں ''سمی'' (زہریلی) ادویہ کہلاتی ہیں۔''سم'' سے مراد مطلق زہر (Poison) نہیں ہے۔بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس درجہ کی دوائیں اپنی بہت زیادہ گرمی یا سردی سے جسمانی افعال کو درہم برہم کردیتی ہیں اور نتیجہ ہلاکت ہوسکتا ہے۔ایسی دواؤں کے استعمال میں بہت زیادہ احتیاط برتی جاتی ہے۔ذرا سی بے احتیاطی اور مقدار خوراک کی زیادتی انہیں زہر بنا دیتی ہے۔

ادویہ درجہ چہارم (سمی ادویہ) اور سم مطلق (خالص زہر) میں فرق

سمی ادویہ : **Poisonous Drugs** یہ درجہ چہارم کی دوائیں ہوتی ہیں جو حقیقت میں زہر نہیں ہوتیں بلکہ بہت زیادہ تیز اثر ہونے کی وجہ سے انکو زہریلی دوائیں کہا جاتا ہے اور بے احتیاطی سے استعمال کرنے پر جسم کے لئے واقعی زہر بن جاتی ہیں کیوں کہ انتہائی شدید کیفیت سے جسم میں فساد پیدا کرتی ہیں جیسے افیون (سرد۴ خشک۴) شدید برودت کی وجہ سے دماغی افعال کو اس حد تک سست کر دیتی ہے کہ انسان ہلاکت تک پہونچ سکتا ہے۔اسی طرح سنکھیا (گرم۴ خشک۴) شدید گرمی کی وجہ سے ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے۔اگر اسکے استعمال میں احتیاط نہ برتی جائے اور مقدار خوراک زیادہ ہو جائے تو خون کے سرخ ذرات میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے۔نہ صرف درجہ چہارم بلکہ درجہ سوم کی دوائیں بھی زہریلی ہوسکتی ہیں کیوں کہ ....

" Poisoning may result from large doses of drugs, because it is the dose, which distinguishes the drug from a poison"

Therefore a drug in very high dose may be a poison and a poison in low dose may be a drug.

سم مطلق : Absolute Poison سم مطلق اپنی صورت نوعیہ کی وجہ سے مطلقاً مہلک ہوتا ہے اور یہ جسمانی حرارت و رطوبت سے متاثر ہونے کا محتاج نہیں ۔ یہ صرف اثر انداز ہوتا ہے۔اس کا کوئی جز افادیت نہیں رکھتا جب کہ سمی ادویہ میں دوائی اجزاء بھی ہوتے ہیں جنہیں احتیاط کے ساتھ کم مقدار میں استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے جب کہ سم مطلق کسی بھی تدبیر و احتیاط کے ساتھ کیوں نہ استعمال کیا جائے نتیجہ ہمیشہ موت ہوتا ہے۔لیکن سم مطلق کی مثال شاذ ہے اس کی ایک مثال پوٹیشیم سائنائڈ سے دی جاسکتی ہے۔

دواء معتدل و غیر معتدل : درجات مزاج ادویہ کے تعین میں دواؤں کی کیفیات ہی اصل ہوتی ہیں کیونکہ دواء اپنی کیفیت کی وجہ سے ہی جسم کی کیفیت کے برابر یا زائد کیفیت پیدا کرتی ہے۔اس اعتبار سے دوائیں دو قسم کی ہو جاتی ہیں۔

(۱) **دواء معتدل :** وہ ادویہ جو جسم میں ایسی کیفیت پیدا کریں جو جسم کی موجودہ کیفیت سے نہ کم ہو نہ زیادہ۔خواہ وہ دواء بار بار کیوں نہ استعمال کی جائے جسم ''طبی اعتدال'' پر قائم رہتا ہے۔

(۲) **دواء غیر معتدل :** دواء غیر معتدل سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی دواء جسم کے لئے غیر طبعی یا نقصان دہ ہے بلکہ اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جو اپنی کیفیت سے جسم کی موجودہ کیفیت کو بدل دیں (جسم کو اعتدال طبی سے دور کردیں) اور جسم کو زائد کیفیات مفردہ (حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست) یا زائد کیفیات مرکبہ (حرات و یبوست، حرارت و رطوبت، برودت و یبوست اور برودت و رطوبت) کا احساس ہو۔درجہ اول، دوم، سوم و چہارم کی دوائیں اسی سے تعلق رکھتی ہیں۔

درجات مزاج ادویہ کے مطالعہ سے کچھ مفید نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں جیسے ـ

(۱) معتدل دوائیں بار بار استعمال کرنے کے بعد بھی معتدل ہی رہتی ہیں۔

(۲) درجہ اول کی دوائیں بار بار اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے درجہ دوم کی دواؤں جیسے افعال انجام دے سکتی ہیں۔اسلئے اگر درجہ دوم کی دواء دستیاب نہ ہو تو اسی فعل کی درجہ اول کی دواء زیادہ مقدار میں اور اسی طرح درجہ سوم کی دواء کی جگہ درجہ دوم کی دواء زیادہ مقدار میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۳) درجہ سوم اور چہارم کی ادویہ کی مقدار خوراک کے تعین میں احتیاط برتنی چاہیے۔خاص طور سے چوتھے درجہ کی دواء میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوائے حار اور دوائے بارد : ایسی تمام دوائیں جو جسم میں اعتدال سے زیادہ گرمی یا سردی پیدا کریں انہیں دوائے حار یا دوائے بارد کہا جاتا ہے۔اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ دوائیں اپنے جوہر کے اعتبار سے گرم یا سرد ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جسم میں اتنی گرمی یا سردی پیدا کرتی ہیں جو جسم کے اعتدال سے زیادہ ہوتی ہیں۔

مزاج ادویہ کی درجہ بندی کی شرطیں : کسی دواء کا مزاج متعین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جسم پر اسکا استعمال کیا جائے۔اسکے لئے کچھ شرائط کا لحاظ ضروری ہے ورنہ درجہ بندی میں دھوکہ ہوسکتا ہے۔یہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دواء کو مقررہ مقدار میں ہی استعمال کیا جائے۔مقدار خوراک کی زیادتی یا کمی سے دواء کے مزاج میں زیادتی یا کمی ہوسکتی ہے۔جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ درجہ اول کی دوائیں زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے دوسرے درجہ کی بن سکتی ہیں۔

(۲) دواء کو بار بار نہ استعمال کیا جائے بلکہ متعینہ اوقات میں استعمال کیا جائے۔کیوں کہ بار بار استعمال کرنے سے دواء کی قوت میں اضافہ ہوجائیگا۔

(۳) دواء ''معتدل جسم'' میں استعمال کی جائے۔کیوں کہ اگر جسم میں حرارت بڑھی ہو اور حار دواء استعمال کی جائے تو زیادہ حرارت ظاہر ہوگی اور دواء کے مزاج سے زیادہ اثر ظاہر ہوگا۔جس سے مزاج کا درجہ متعین کرنے میں غلطی ہوجائے گی۔

(۴) زیر تجربہ دواء کا استعمال معتدل موسم میں کیا جائے۔نہایت گرم موسم میں کم درجہ کی گرم دواء زیادہ حرارت کا سبب بنے گی اور نتیجہ صحیح نہ ہوگا۔

(۵) دواء عارضی اور خارجی کیفیات سے خالی ہو یعنی دواء اپنی حقیقی صورت میں استعمال کی جائے۔عارضی کیفیات سے متاثر دوائیں جسم میں جو اثر پیدا کریں گی اس میں خارجی کیفیات کا بھی حصہ ہوگا۔

دواؤں کے اجزاء ترکیبی

Composition of Drugs

قدرتی طور سے پائی جانے والی تمام نباتی اور حیوانی دوائیں طبعی طور سے مرکب القویٰ ہوتی ہیں یعنی ایک سے زیادہ اجزاء سے مرکب ہوتی ہیں۔ اس کے برخلاف معدنی دوائیں صرف ایک ہی جز سے بنی ہوتی ہیں۔ ہاں کچھ معدنی دواؤں میں ایک سے زیادہ اجزاء ہوتے ہیں۔ جیسے شنگرف، رسکپور وغیرہ۔ حیوانی اور نباتی ادویہ میں پائے جانے والے مخصوص اجزاء مندرجہ ذیل ہیں۔ ان میں سے بہت سارے اجزاء ایک ہی دواء میں پائے جا سکتے ہیں۔

(۱) اجزاء شکریہ: **Carbohydrate** زیادہ تر نباتی ادویہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۲) اجزاء لحمیہ : **Proteins** حیوانی و نباتی دونوں ادویہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۳) اجزاء شحمیہ : **Fats** نباتات وحیوانات دونوں میں پائے جاتے ہیں۔ روغنیات، چربیاں، موم وغیرہ اجزاء شحمیہ میں داخل ہیں۔ روغنیات نباتات سے اور چربیاں وموم وغیرہ حیوانات سے حاصل کی جاتی ہیں۔

(۴) نمکیات : **Salts** قدرتی طور سے نباتات میں نمکیاتی مادے پائے جاتے ہیں۔ نباتات کو جلا کر انہیں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جیسے نمک مولی، نمک چرچٹہ وغیرہ۔

(۵) ترش مواد : **Acids** خاص طور سے کھٹے پھلوں جیسے املی آلو بخارا، لیموں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے پھلوں کو **Citrus Fruits** کہا جاتا ہے۔ یہ ترش مواد Citric acid ہوتے ہیں۔

(۶) اجزاء بورقیہ: **Bases** نباتات سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۷) اجزاء خشبیہ: **Wood** نباتات کا لکڑی جیسا حصہ جو عام طور سے تنوں، شاخوں اور بعض جڑوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ عام طور سے برادے کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ''برادہ آبنوس''

(۸) صمغیات : **Gums** نباتی ادویہ میں پائی جاتی ہیں ایک قسم کے Carbohydrate ہیں جو پانی میں حل ہو جاتے ہیں۔ جیسے ''صمغ عربی''۔

(۹) رال : **Resin** گوند کی ایک قسم ہے جو پانی میں حل نہیں ہوتی لیکن الکوحل میں حل ہو جاتی ہے۔ یہ صرف نباتات میں ہی پائی جاتی ہے۔

(۱۰) گوند اور رال کے مرکب : **Gum-resin** نباتات میں ایسے بھی اجزاء پائے جاتے ہیں جو گوند اور رال کا مرکب ہوتے ہیں جیسے ہینگ، لوبان وغیرہ انہیں راتینج دہنی یا صمغ راتینجی کہا جاتا ہے۔

(۱۱) اجزاء لونیہ : **Colouring Substances** نباتات مین کچھ ایسے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں جو نباتات کے مخصوص رنگ کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ انہیں علاحدہ بھی کیا جا سکتا ہے جیسے ہری پتیوں میں Chlorophyll پائی جاتی ہے۔ اسی طرح زعفران کی زردی، املتاس کی سیاہی وغیرہ اجزاء لونیہ کی وجہ سے ہیں۔

(۱۲) خمیر : **Ferment** نباتات میں پائے جانے والے Acids، جیسے ست لیموں دوسری چیزوں میں خمیر پیدا کر دیتا ہے۔

(۱۳) جوہر فعال : **Active Principles** مندرجہ بالا اجزاء ترکیبیہ کے علاوہ اکثر نباتی داداؤں میں کچھ کیمیاوی مادے پائے جاتے ہیں۔ جو اس دواء کی تاثیر کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ انہیں جوہر فعال کہا جاتا ہے۔ جیسے مارفین، اسٹرکنین، ایٹروپین وغیرہ افیون، کچلہ اور لفاح کے جوہر فعال ہیں۔

تاثیرات ادویہ

(جسم پر ادویہ کے اثرات)

Effects of Drugs on The Body

تمام دواؤں میں کوئی نہ کوئی کیفیت ہوتی ہے اس لئے دوائیں وارد جسم ہو کر بدن کی موجودہ کیفیت کو بدل دیتی ہیں۔ کوئی دواء خواہ مریض جسم پر استعمال کی جائے یا صحت مند جسم پر ہر حالت میں اس سے کوئی نہ کوئی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا ''صحت یا مرض کی حالت میں جسم میں دواؤں کے استعمال کے بعد جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو دواء کی تاثیر کہا جاتا ہے''۔

مختلف دواؤں کے اثرات جسم پر الگ الگ طریقوں سے ہوتے ہیں کوئی دواء براہ راست اثر انداز ہوتی ہے کوئی بالواسطہ۔ کسی دواء کا اثر دواء میں کسی قسم کی تبدیلی کے بغیر بھی ہو سکتا ہے اور تغیر واستحالہ کے بعد بھی۔ اسی طرح بعض دوائیں فوراً اثر کرتی ہیں اور بعض دیر میں۔ ان تمام کو مدنظر رکھتے ہوئے ''تاثیرات ادویہ'' کو مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) تقسیم اول : کلی وجزئی کے لحاظ سے

(۱) تاثیر ادویہ کلیہ: ایسی تاثیرات جو پورے جسم پر یکساں طور سے ظاہر ہوں دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(ا) تاثیر اولیہ : Primary Effect تسخین (گرمی کا احساس)، تبرید (سردی کا احساس)، ترطیب (تری کا احساس)، تجفیف (خشکی کا احساس)۔

(ب) تاثیر ثانویہ : Secondary Effect یہ دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) وہ تاثیرات جو کسی متعین درجے کی دواء سے ہی ظاہر ہوتی ہیں جیسے 'احراق' صرف تیسرے اور چوتھے درجے کی دواء سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) وہ تاثیرات جو کسی بھی درجہ کی دواء سے ممکن ہیں جیسے قبض کسی بھی درجے کی دواء سے ہو سکتا ہے۔

(۲) تاثیر ادویہ شبیہ کلیہ : ایسے اثرات والی دوائیں براہ راست پورے جسم پر اثر نہیں ڈالتیں لیکن بالواسطہ ان کے اثرات، کسی نہ کسی طرح پورے جسم پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے مسہل دواء آنتوں پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن اسہال کا اثر پورے جسم پر ہوتا ہے۔

(۳) تاثیر ادویہ جزئیہ : وہ اثرات جو جسم کے کسی خاص حصے یا عضو تک محدود رہیں جیسے دافع حموضت (Antacid) دواء کا اثر معدہ تک محدود رہتا ہے۔

(۲) دوسری تقسیم : تغیر واستحالہ کے لحاظ سے

(۱) تاثیر اولی : Primary Effect وہ اثرات جو دواء کے استعمال کے فوراً بعد ظاہر ہوں۔ بیرونی استعمال کی زیادہ تر دوائیں اسی قسم کے اثرات رکھتی ہیں۔ ایسے اثرات کے لئے دواء میں کسی قسم کے تغیر واستحالہ کا ہونا ضروری نہیں جیسے تیزابات بغیر کسی تبدیلی کے فوراً اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔

(۲) تاثیر ثانوی : Secondary Effect وہ تاثیر ہے جو کسی دواء کے وارد بدن ہونے کے بعد دواء میں ہونے والے تغیر واستحالہ کے بعد جسم میں ظاہر ہوتی ہے۔ اندرونی استعمال کی بیشتر دوائیں اسی گروہ میں آتی ہیں۔ یعنی جذب واستحالہ کے بعد دواؤں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں مثلاً شورہ کا تیزاب خون کے ذریعہ گردوں سے گزرتا ہے تو پیشاب میں بورقیت بڑھ جاتی ہے۔

(۳) تیسری تقسیم : واسطہ کے لحاظ سے

(۱) تاثیر بلاواسطہ : Direct Effect دواء کی وہ تاثیر جو کسی واسطے کے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ دواء کسی خاص عضو یا مقام پر پہونچنے کے بعد براہ راست اثر ڈالتی ہے۔ اس کو مقامی تاثیر بھی کہا جاتا ہے۔ اسکی دو صورتیں ہیں۔

(ا) تاثیر بلاواسطہ قریب : کسی خاص عضو یا مقام پر دواء کا اثر فوراً ظاہر ہو مثلاً بیش، عاقرقرحا اور بہت سی حریف دواؤں سے زبان پر فوراً جلن کا احساس ہوتا ہے۔

(ب) تاثیر بلاواسطہ بعید: کسی دواء کی وہ تاثیر جو استعمال کے فوراً بعد ظاہر نہ ہو بلکہ دواء کے جذب ہونے کے کچھ دیر بعد ظاہر ہو جیسے جوہر ذراریح جب گردوں سے گزرتا ہے تو جلن پیدا کرتا ہے۔

(۲) تاثیر بالواسطہ : Indirect Effect کسی دواء کی وہ تاثیر ہے جو اسکے جذب ہونے کے بعد نظام اعصاب کے ذریعہ مختلف اعضاء پر ظاہر ہوتی ہے جیسے بیش جذب ہونے کے بعد عصبی مرکز کو متاثر کر کے قلب کی قوت انبساط کو کمزور کر دیتی ہے۔ جوہر لفاح (Atropine) اعصاب کے ذریعہ آنتوں کی حرکت کو کم کر دیتا ہے۔

تاثیر بلاواسطہ قریب کو تاثیر اولی اور تاثیر بالواسطہ کو تاثیر ثانوی بھی کہا جا سکتا ہے۔

(۴) چوتھی تقسیم : دواء کے خارجی داخلی اور خصوصی اثرات کے اعتبار سے

دوائیں بیرونی اور اندرونی دونوں ہی طرح سے استعمال کی جاتی ہیں اس اعتبار سے مختلف حالات میں دواؤں کے الگ الگ اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ کچھ دوائیں خارجی طور سے زیادہ بہتر نتائج پیدا کرتی ہیں جب کہ انکے اندرونی استعمال سے کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض دوائیں اندرونی اعتبار سے مہلک ہوتی ہیں لیکن بیرونی استعمال سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا۔ بعض دوائیں اندرونی اور بیرونی دونوں ہی طرح سے ایک ہی جیسے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ بعض حالات میں ایک ہی دواء کے متضاد اثرات ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ادویہ کی تاثیرات مندرجہ ذیل اقسام کی ہوتی ہیں۔

(۱) بیرونی اثرات : External Effects کچھ دوائیں بیرونِ جسم استعمال کرنے سے زیادہ اثر دار ہوتی ہیں جیسے رائی لہسن وغیرہ جلد پر استعمال کرنے سے سرخی اور جلن پیدا ہوا کرتی ہے۔ جب کہ انہیں کے اندرونی استعمال سے ایسے اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔

(۲) اندرونی اثرات : Internal Effects زیادہ تر دوائیں اندرونی استعمال سے ہی اچھے اثرات پیدا کرتی ہیں لیکن انکے بیرونی استعمال سے کوئی خاص اثر نہیں ظاہر ہوتا۔

(۳) اندرونی و بیرونی اثرات : External & Internal Effects ایک ہی دواء بیرونی اور اندرونی دونوں طریقوں سے استعمال کرنے پر ایک ہی جیسے اثرات پیدا کرتی ہے۔ جیسے مکوء کے پتوں کا ضماد جگر کے مقام پر کرنے یا مکوئے کے پتوں کا پانی (آب برگ مکوء) اندرونی طور پر استعمال کرنے سے ایک ہی اثر پیدا ہوتا ہے یعنی دونوں طریقوں سے ورم جگر میں فائدہ ہوتا ہے۔

(۴) متضاد اثرات رخصوصی اثرات : Opposite & Special Effects ایک ہی دواء اندرونی و بیرونی طور سے یا محض مقدار خوراک کی کمی یا زیادتی سے متضاد اثرات پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر پیاز کو بیرونی طور سے استعمال کرنے پر جلد میں جلن کا احساس ہوتا ہے جبکہ اندرونی استعمال سے آنتوں کی غشاء مخاطی پر اس قسم کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ کشنیز بیرونی طور سے ورم کو تحلیل کرتی ہے جب کہ اندرونی استعمال سے ورم میں سختی پیدا کرتی ہے۔ کافور کم مقدار میں مقوی باہ ہے جب کہ زیادہ مقدار میں مضعف باہ ہے۔

دواؤں کی طبیعی خصوصیات

Physical Properties of Drugs

دواؤں کی شناخت (Pharmacognosy) علم الادویہ کا اہم حصہ ہے۔ طب یونانی کے تعلق سے اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں استعمال کی جانے والی زیادہ تر دوائیں نباتات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ حیوانی و معدنی دواؤں کی پہچان میں زیادہ دشواری نہیں ہوتی کیونکہ ان کی ظاہری خصوصیات بہت واضح ہوتی ہیں اور انکی تعداد بھی کم ہے لیکن نباتی ادویہ کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے خاص طور سے جب وہ تازہ حالت میں بھی موجود نہ ہوں دوسرے یہ کہ انکی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور آپس میں ان میں مشابہت بھی بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا دواؤں کی پہچان ان کی ظاہری خصوصیات کی بنا پر ہی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے ایک دواء کو دوسری دواء سے الگ اور ممتاز کرنے کے لئے دواؤں کی جن خصوصی نشانیوں کی مدد لی جاتی ہے انہیں دواء کی طبیعی خصوصیات کہا جاتا ہے۔ یہ دو اقسام کی ہوتی ہیں۔

(۱) اجتماعی خصوصیات: **Common Properties** یہ وہ خصوصیات ہیں جو ہر دواء کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔

(۱) رنگ — Colour
(۲) بو — Smell
(۳) مزا — Taste
(۴) قوام — Consistency
(۵) وزن — Mass

چونکہ یہ خصوصیات ہر دواء کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں اسلئے ان کی مدد سے کسی دواء کی قطعی پہچان تو نہیں ہوسکتی البتہ اس دواء کے اصلی یا نقلی ہونے کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک سے زیادہ دوائیں ایک ہی رنگ و بو کی ہوسکتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ وہ مزا اور قوام میں بھی ایک جیسی ہوں۔

(۲) انفرادی خصوصیات : **Individual Properties** دواء کی وہ خصوصیات ہیں جو ہر دواء کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے بعض ایک دواء کی خصوصیات ہوتی ہیں اور بعض دوسری کی۔ ان خصوصیات کی بنا پر بہت سی دواؤں کو ایک دوسرے سے ممتاز کیا جاسکتا ہے۔ یہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تجفیف (۲) تصعید (۳) تجذیب (۴) تجمید (۵) تذیب (۶) تحریق (۷) تحلیل (۸) ترسیب (۹) تقلیم (۱۰) ترکیب (۱۱) تقطیع۔

(۱) تجفیف: **Siccation** بہت سی ادویہ خاص کر نباتی دواؤں میں نمی پائی جاتی ہے جو حرارت پا کر خشک ہو جاتی ہیں۔ خشک ہونے کے بعد ان کی بہت سی وہ خصوصیات بدل جاتی ہیں جو تازہ حالت میں ان میں پائی جاتی ہیں۔ اکثر دواؤں میں پائے جانے والے لطیف اجزاء (Volatile Parts) حرارت پا کر اڑ جاتے ہیں۔ ایسی دواؤں کو دھوپ اور حرارت سے بچا کر رکھنے کی ہدایت بھی کی جاتی ہے۔

(۲) تصعید: **Distillation** تصعید کے معنی اجزاء کا بخارات کی شکل میں اڑ جانا ہے۔ بعض دواؤں میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو مخصوص درجہ حرارت پر (خواہ وہ سورج کی گرمی ہو یا آگ کی حرارت) اڑ کر ماحول میں مل جاتے ہیں۔ ایسے اجزاء دواء کا ایک جز بھی ہوسکتے ہیں جیسے مشک، عنبر، زعفران وغیرہ کے اجزاء فراریہ یا پوری دواء ہی حرارت سے ختم ہو جاتی ہے جیسے کافور۔ ایسے اجزاء کو مختلف دوائی مقاصد کیلئے حاصل بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۳) تجذیب: **Desiccation** کچھ دواؤں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ ماحول کی نمی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں۔ یہ خصوصیات زیادہ تر نمکیات اور کھاری ادویہ میں ہوتی ہیں، جیسے برسات کے موسم میں نمک میں کافی رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ ایسی دواؤں کو نمی سے دور رکھنا چاہیے۔

(۴) تجمید: **Condensation** کچھ چیزیں حرارت پا کر پگھلنے کی بجائے جم جاتی ہیں۔ جیسے انڈے کی سفیدی و زردی لیکن دوسری دواؤں میں ایسی خصوصیت نہیں ہے۔

(۵) تذئیب : **Melting** بعض دوائیں معمولی درجہ حرارت پر پگھل جاتی ہیں۔ جیسے موم، گھی وغیرہ۔ ایسی دوائیں زیادہ تر روغنی ہوتی ہیں، کچھ دوائیں ایسی بھی ہیں کہ ان میں سے کسی دو کو آپس میں ملا دیا جائے تو پگھل کر سیال ہو جاتی ہیں، جیسے ست اجوائن اور ست کافور آپس میں ملا دینے سے دونوں ہی پگھل جاتے ہیں۔

(۶) تحریق : **Inflammability** بعض دوائیں معمولی حرارت سے جل اٹھتی ہیں، جیسے گندھک۔

(۷) تحلیل: **Solubility** کئی دوائیں مناسب سیال میں حل ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ تمام حل پزیر دواؤں میں یہ خصوصیات ایک جیسی نہیں ہوتیں، زیادہ تر دوائیں پانی میں بہتر حل ہوتی ہیں۔ کچھ روغنیات میں، جیسے کافور، کچھ ایسی بھی دوائیں ہیں جو آپس میں مل کر ایک دوسرے میں حل ہو کر سیال بن جاتی ہیں۔ جیسے ست پودینہ و ست اجوائن۔

(۸) ترسیب: **Precipitation** بعض اشیاء قوام کے اعتبار سے سیال حالت میں ہوتی ہیں لیکن اگر ان میں کوئی دوسری شے ملا دی جائے تو پہلی سیال چیز کے کچھ اجزاء تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ جیسے انڈے کی سفیدی کو پانی میں گھول دیا جائے اور پھر اس محلول میں پھٹکری ملا دی جائے تو سفیدی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے۔

(۹) تقلیم : **Crystallisation** کچھ دوائیں ایسی ہیں جو ایک خاص حالت میں قلموں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسی دوائیں قلموں کی شکل میں ہی دستیاب بھی ہوتی ہیں، مثلاً شورہ قلمی۔

(۱۰) ترکیب : **Composition** بعض دواؤں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ دوسری دواؤں سے مل کر مرکب بنا لیتی ہیں۔ ترکیب کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک ترکیب سادہ جس میں دونوں دواؤں کی صورت نوعیہ برقرار رہتی ہے۔ جیسے سکنجبین میں سرکہ اور شہد، شربت میں پانی اور شکر، دوئم ترکیب حقیقی جس میں اجزاء ترکیبیہ کی ذاتی حقیقتیں (صورت نوعیہ) ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض چیزیں ترکیب کے بعد عجیب صورتیں پیدا کرتی ہیں، جیسے لوہے کے چاقو سے پھل کاٹا جائے، جیسے سیب، امرود وغیرہ تو تھوڑی دیر کے بعد کٹے ہوئے مقام پر پھل کالے ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) تفتیح : **Decomposition** بعض چیزیں ماحول سے پانی جذب کر کے کھل اٹھتی ہیں۔ مثلاً چونے کو کچھ دیر ہوا میں کھلا رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے کیوں کہ ماحول سے اجزاء مائیہ کو جذب کرتا ہے۔

ان انفرادی خصوصیات کے علاوہ دواؤں میں بہت سی اور ایسی خصوصیات ہو سکتی ہیں جن کے ذریعہ ایک مخصوص دواء کو دوسری دواء سے ممتاز کیا جا سکتا ہے۔ جیسے تلزیج، تلعیب، تعفین وغیرہ۔ مگر عموماً مذکورہ بالا انفرادی خصوصیات کو ہی دواء کی طبعی خصوصیات کے طور پر بروئے کار لایا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی دواء میں انفرادی خصوصیات ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس میں اجتماعی خصوصیات نہیں ہیں بلکہ پانچ اجتماعی خصوصیات کے علاوہ ہر دواء میں ایک یا ایک سے زیادہ انفرادی خصوصیات پائی جا سکتی ہیں۔

دواء کی یہ اجتماعی و انفرادی خصوصیات دور قدیم میں شناخت ادویہ کا معیار ہوا کرتی تھیں اور آج بھی ہیں لیکن اس مشینی دور میں شناخت ادویہ کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لئے گئے ہیں جو نہ صرف دواء کی پہچان میں مددگار ثابت ہوئے ہیں بلکہ ان کی مدد سے دواؤں میں کی گئی ملاوٹ کا بھی پتا لگایا جا سکتا ہے۔ جیسے

(۱) عصاراتی تجزیہ (Extractive Values)

(۲) مقدار اجزاء ارضیہ (Ash Values)

(۳) ثقل اضافی (Specific Gravity)

(۴) روغن کثیف کا فیصد (% of fixed Oil)

(۵) آبی تجزیہ (Moisture Contents)

ان کے علاوہ ان گنت معیارات (Physico-chemical Standards) وضع کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن قدیم معیارات کی افادیت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔

دواؤں کی یہ خصوصیات نہ صرف شناخت میں ہی مددگار ہوتی ہیں بلکہ ان سے اور بھی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں جیسے ۔

(۱) ہر دواء کی الگ شناخت۔

(۲) متشابہ دواؤں کے درمیان فرق۔

(۳) دواؤں کی حفاظت کے طریقوں کے بارے میں معلومات۔

(۴) معالجاتی مقاصد کیلئے دواء کے مختلف اجزاء موثرہ کا حصول اوران کے طریقہ استعمال کے بارے میں جانکاری۔

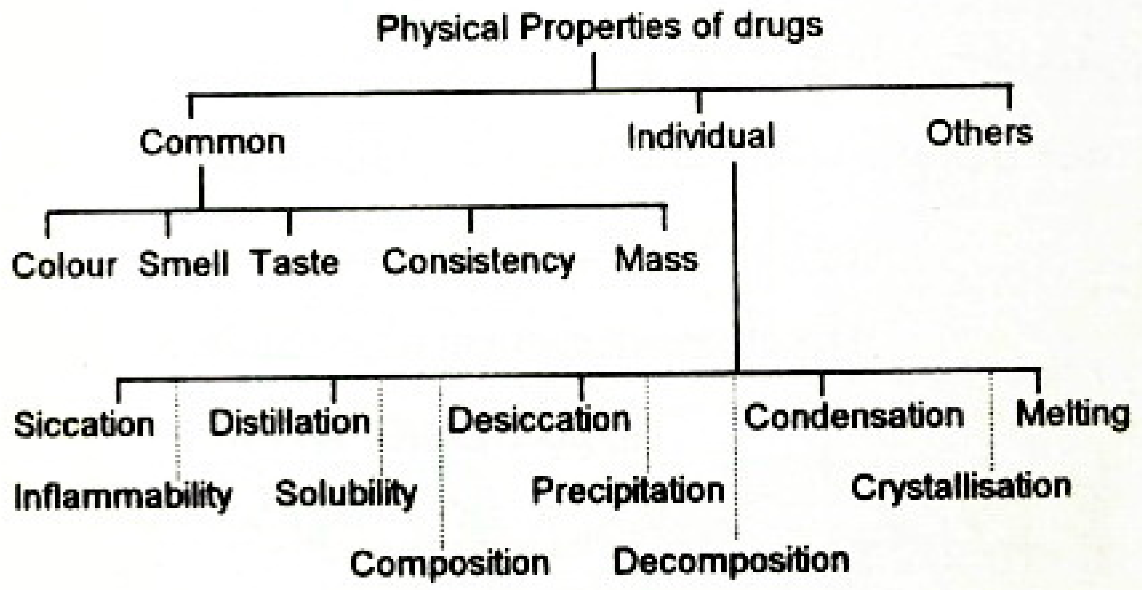

قیاس وتجربہ

(نامعلوم دواؤں کے اثرات معلوم کرنے کے ذرائع)

Hypothesis and Experiment

انسان نے پہلی بار جب کسی چیز (دواء) کا استعمال مرض کو دور کرنے کے لئے کیا ہوگا تو اس نے محض اندازے (قیاس) سے ہی جانا ہوگا کہ اس چیز میں دوائی افادیت ہے اور بعد میں تجربے کی کسوٹی نے اسے صحیح ثابت کیا ہوگا۔ اس طرح دوسری، تیسری اور ان گنت نامعلوم دواؤں کا استعمال شروع کیا ہوگا جن میں سے ہر اگلی دواء قیاس اور تجربے سے گزاری گئی ہوگی۔ یہ سلسلہ زمانہ قدیم سے لیکر آج تک جاری ہے۔ اسی کی وجہ سے ادویہ کے ذخیرے میں روز بروز نئی دواؤں کی شمولیت ہورہی ہے۔ لہٰذا نامعلوم دواؤں کے اثرات معلوم کرنے کے دو اہم ذرائع ہیں۔

(۱) قیاس Hypothesis/Experience/Speculation

(۲) تجربہ Experiment/Observation

دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ قیاس اس وقت تک ادھورا ہے جب تک کہ تجربہ کی کسوٹی سے نہ گزرے اور تجربہ قیاس کا محتاج ہے کیونکہ قیاس ہی تجربہ کا اصل محرک ہے (No Experiment without Hypothesis) جب تک کسی نامعلوم چیز میں کچھ خصوصیات واثرات فرض نہیں کیئے جائیں گے اس وقت تک تجربہ کی کوئی بنیاد نہیں ہوگی۔ لہٰذا قیاس وتجربہ لازم وملزوم ہیں۔

قیاس : Hypothesis کسی نامعلوم دواء کے ظاہری حالات وخواص کو دیکھ کر سابقہ معلومات کی بنیاد پر اس دواء کے اندرونی اثرات وخواص کے بارے میں اندازہ/رائے قائم کرنا قیاس کہلاتا ہے۔

تجربہ: **Experiment** اندازہ شدہ دواء (جس دواء کے بارے میں قیاس کیا جاچکا ہے) کو بدن میں اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کر کے اس کے اثرات معلوم کرنے کا نام تجربہ ہے۔ قیاس کے معنی Hypothesis ہوتے ہیں یعنی کسی بھی نامعلوم چیز کے سلسلے میں یہ سوچ لینا کہ اس میں فلاں خصوصیت ہوگی اور پھر اس سوچی گئی خصوصیت کی تصدیق کیلئے تجربہ کیا جاتا ہے۔ لیکن قیاس و تجربہ کے سلسلے میں قیاس کے معنی "Experience" بھی لئے گئے ہیں کیونکہ ہر قیاس کی بنیاد کوئی نہ کوئی سابقہ تجربہ ہی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اطباء نے نامعلوم دواؤں کے افعال مزاج و دوسری خصوصیات معلوم کرنے کے لئے ان دو طریقوں کو معیار بنایا ہے۔ کوئی دواء اس وقت تک معتبر نہیں مانی جاتی جب تک وہ ان دونوں معیاروں پر صحیح نہ اتر جائے کیونکہ صرف اندازہ شدہ دواء کو براہ راست انسانی جسم پر استعمال کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے اس دواء پر تجربہ کیا جانا ضروری ہے اور تجربہ بھی براہ راست انسانی جسم پر نہیں کیا جاتا بلکہ انسانی مزاج سے مشابہ جانوروں پر پہلے اس دواء کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ جانوروں میں موثر و محفوظ پائے جانے پر احتیاط کے ساتھ انسانی جسم پر اس دواء کا استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف جانوروں پر کئے گئے تجربہ کی بنیاد پر نتیجہ نکال لینا غلط ہے کیونکہ بہت سی مشابہتوں کے باوجود بھی انسانوں اور جانوروں میں فرق ہوتا ہے۔ اسلئے کوئی بھی نئی چیز ادویہ کے ذخیرے میں اس وقت شامل کی جاتی ہے جب.........

(۱) اس کے بارے میں قیاس کیا جاچکا ہو (Hypothesis)

(۲) اس کو پہلے جانور پر استعمال کیا گیا ہو (Experimental Pharmacology)

(۳) آخر میں اس کو انسان پر استعمال کیا گیا ہو (Clinical Pharmacology)

قیاس: قیاس کی تعریف سے ظاہر ہے کہ ''معلوم دواؤں کے ظاہری خواص جیسے رنگ، بو، مزا، قوام اور دیگر انفرادی خصوصیات، نامعلوم دواء میں دیکھ کر محض عقلی بنیادوں پر، معلوم دواء میں پائی جانے والی اندرونی خصوصیات کی مانند خصوصیات، نامعلوم دواء میں بھی مان لینے کا نام قیاس ہے یعنی اگر کوئی

ایسی چیز مل جائے جسکے بارے میں کچھ بھی نہ معلوم ہو تو اس کے بارے میں قیاس کیا جاتا ہے مثلاً کوئی نامعلوم چیز دیکھنے میں کافور جیسی ہے تو یہ مانا جاتا ہے کہ اس نامعلوم چیز میں بھی کافور جیسے افعال وخواص ہونگے۔ بعد میں تجربہ ہی اس قیاس کو صحیح یا غلط ثابت کرتا ہے۔

کسی نامعلوم چیز (دواء) کے قیاس میں مندرجہ ذیل خصوصیات مددگار ہوتی ہیں۔

(۱) دواء کا استحالہ Chemical Transformation of the drug

(۲) دواء کا ذائقہ Taste of the drug

(۳) دواء کی بو Odour of the drug

(۴) دواء کا رنگ Colour of the drug

(۵) دواء کا قوام Consistency of the drug

(۱) دواء کے استحالہ سے قیاس: کسی دواء کا اپنی اصل صورت کو چھوڑ کر دوسری صورت اختیار کر لینا دواء کا استحالہ کہلاتا ہے۔ یہ ظاہری بھی ہوسکتا ہے اور حقیقی بھی۔

حقیقی استحالہ (Biotransformation of Drug) اندرون جسم ہوتا ہے اس میں دواء کی حقیقت (صورت نوعیہ) بدل جاتی ہے جب کہ ظاہری استحالہ میں دواء کی حقیقت نہیں بدلتی بلکہ اسکی ظاہری صورت بدل جاتی ہے جیسے ہوا کے اثر سے افیون کا کالا ہو جانا۔ قیاس کے لئے عموماً ظاہری استحالہ سے مدد لی جاتی ہے۔ مثلاً ایک معلوم دواء ہوا کے اثر سے سیاہ ہو جاتی ہے۔ اگر دوسری نامعلوم دواء بھی ہوا کے اثر سے سیاہ ہوجائے تو یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ دونوں دواؤں میں ایک ہی جیسے اثرات ہونگے۔ اسی طرح ایک دواء جو سورج کی گرمی سے جل اٹھتی ہے تو یہ مانا جاسکتا ہے کہ یہ دواء جسم میں حرارت پیدا کرنے کا سبب بنے گی۔

(۲) دواء کے ذائقہ سے قیاس: معلوم دواء کے ذائقہ سے ملتا جلتا ذائقہ اگر کسی نامعلوم دواء میں ہے تو قیاس کیا جاتا ہے کہ اس نامعلوم دواء کے افعال وخواص معلوم دواء جیسے ہونگے مثلاً سیاہ مرچ کا

ذائقہ حریف (تیز) ہوتا ہے اور حریف دوائیں مفتح عروق، مسخن، ملطف، مرقق اور محلل ہوتی ہیں۔ اسلئے قیاس کیا جائیگا کہ تمام حریف دواؤں میں وہی افعال ہونگے جو کالی مرچ میں ہیں۔ اسی طرح تمام ذائقوں سے قیاس میں مدد لی جاسکتی ہے۔ زبان پر محسوس کئے جانے والے ذائقے تقریباً ۱۹ اقسام کے ہوتے ہیں۔

(۱) **حریف/چرپرا:** **Pungent** جیسے کالی مرچ، رائی وغیرہ۔ حریف دواؤں میں مندرجہ ذیل اثرات ہوتے ہیں۔

(ا) مفتح عروق (رگوں کو کشادہ کرنے والی)

(ب) مسخن (حرارت پہونچانے والی)

(ج) ملطف (مادے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں توڑنے والی)

(د) مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(ہ) محلل (مادے کو تحلیل کرنے والی)

ایسی دوائیں گرم خشک ہوتی ہیں۔

(۲) **مُر/تلخ :** **Harsh** جیسے چرائتہ، شاہترہ اور افسنتین وغیرہ۔ ایسے ذائقے کی دواؤں میں مندرجہ ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا) مفتح عروق (رگوں کو کشادہ کرنے والی)

(ب) مسخن (حرارت پہونچانے والی)

(ج) ملطف (مادے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں توڑنے والی)

(د) مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(ہ) محلل (مادے کو تحلیل کرنے والی)

(و) مانع عفونت (تعفن دور کرنے والی)

ایسی دوائیں بھی گرم خشک ہوتی ہیں۔

(۳) **مالح/نمکین:** **Salty** جیسے نمک طعام۔ اس ذائقے کی دواؤں میں مندرجہ ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا) مفتح عروق (رگوں کو کشادہ کرنے والی)

(ب) مسخن (حرارت پہونچانے والی)

(ج) ملطف (مادے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں توڑنے والی)

(د) مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(ہ) محلل (مادے کو تحلیل کرنے والی)

(و) مانع عفونت (تعفن دور کرنے والی)

(ز) قاطع مواد (مادے کو کاٹنے والی)

(ح) جاذب (مادے کو جذب کرنے والی)

ایسی دوائیں بھی گرم خشک ہوتی ہیں۔

مذکورہ تینوں ذائقوں کی دواؤں میں کم وبیش ایک ہی جیسے افعال ہوتے ہیں اور مزاج بھی گرم خشک ہوتا ہے۔ البتہ مزاج کے درجات میں فرق ہوتا ہے۔ حرارت سب سے زیادہ حریف میں، اس کے بعد مر میں اور سب سے کم مالح میں ہوتی ہے۔ لیکن اس کے کچھ استثنائیات (Exceptions) بھی ہیں جیسے افیون ایک تلخ دواء ہے لیکن مزاج چوتھے درجہ میں سرد خشک ہے۔

(۴) **حامض/کھٹا:** **Acidic/Citrus** جیسے لیموں، آلو بخارا اور املی وغیرہ۔ اس ذائقے کی دواؤں میں درج ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا) مفتح عروق (رگوں کو کشادہ کرنے والی)

(ب) ملطف (مادے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں توڑنے والی)

(ج) مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(د) قاطع مواد (مادے کو کاٹنے والی)

(ہ)دافع عطش (پیاس بجھانے والی)

(و)مضعف باہ (قوت باہ کو کم کرنے والی)

ایسی دوائیں سرد ہوتی ہیں۔

(۵)عفص رکسیلا: **Bitter** جیسے پھٹکری، مازو وغیرہ۔اس ذائقے کی دواؤں میں مندرجہ ذیل اثرات ہوتے ہیں۔

(ا)رادع (مادے کولوٹا دینے والی)

(ب)عاصر (مادے کو نچوڑ دینے والی)

(ج)مصلب (سختی پیدا کرنے والی)

(د)مکثف (کثافت پیدا کرنے والی)

(و)حابس (خون کو روکنے والی)

(ہ)قابض (قبض پیدا کرنے والی)

ایسی دوائیں بھی سرد ہوتی ہیں۔

(۶)قابض: **Astringent** جیسے چھالیہ۔ایسی دواؤں میں مندرجہ ذیل اثرات ہوتے ہیں۔

(ا)رادع (مادے کولوٹا دینے والی)

(ب)عاصر (مادے کو نچوڑ دینے والی)

(ج)قابض (قبض پیدا کرنے والی)

(د)حابس (خون کو روکنے والی)

(ہ)مکثف (کثافت پیدا کرنے والی)

(و)مبرد (ٹھنڈک پہونچانے والی)

(ز)مغلظ (مادے کو گاڑھا کرنے والی)

ایسی دوائیں بھی سرد ہوتی ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں ذائقے کی یعنی حامض، عفص اور قابض دوائیں مزاجاً سرد ہوتی ہیں۔

انمیں سب سے زیادہ سرد عفص اسکے بعد قابض اور سب سے کم سرد حامض دوائیں ہوتی ہیں۔

(۷)دسم رچکنا: **Bland** جیسے گھی، روغن اور چربی وغیرہ۔اس ذائقے کی دواؤں میں مندرجہ ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا)مرطب (نمی پہونچانے والی)

(ب)مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(ج)مرخی (ڈھیلا کرنے والی)

(د)ملین (نرم کرنے والی)

(ہ)منضج (مادے کو پکانے والی)

(۸)حلو رمیٹھا: **Sweet** جیسے شہد کا مزا۔

ایسی دواؤں میں مندرجہ ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا)جالی (مادے کو صاف کرنے والی)

(ب)ملین (نرم کرنے والی)

(ج)مرقق (مادے کو پتلا کرنے والی)

(د)مرخی (ڈھیلا کرنے والی)

(ہ)مسخن (حرارت پہونچانے والی)

(۹) مسیخ رپھیکا: **Tasteless** جیسے پانی۔

دسم، حلو اور مسیخ دوائیں مزاجاً حرارت و برودت کے درمیان ہوتی ہیں۔حلو میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔مسیخ سردی کی طرف مائل ہوتا ہے اور دسم کا مزاج، حرارت و برودت کے درمیان ہوتا ہے۔

(۳) دواء کی بو سے قیاس: بو (Smell) بھی قیاس کے لئے اچھا معیار ہے۔ مثلاً ایک معلوم دواء جس کی بو اور افعال وخواص معلوم ہیں لیکن ایک نا معلوم دواء جس کی بو تو معلوم دواء جیسی ہے لیکن اس کے افعال معلوم نہیں ہیں، ایسی صورت مین قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس نا معلوم دواء میں بھی معلوم دواء جیسے اثرات ہوں گے ۔ جیسے مشک، عنبر اور زعفران وغیرہ خوشبودار ادویہ ہیں۔ ان کے خاص فعل میں ایک فعل، مفرح بھی ہے۔ اگر کسی نا معلوم دواء کی بو، مشک، عنبر اور زعفران جیسی ہے تو مانا جائیگا کہ یہ بھی مفرح ہے۔ تجربات سے اکثر ایسا ہی ثابت ہوا ہے۔ اسی طرح اکثر دافع تعفن ادویہ بہت تیز بو والی ہوتی ہیں، جیسے کافور، لوبان وغیرہ، اس قسم کی نا معلوم مخصوص تیز بو والی دوائیں بھی دافع تعفن ہونگی۔ اس قسم کی اکثر دوائیں مزاجاً حار ہوتی ہیں۔ کافور ایک استثنا ہے۔

(۴) دواء کے رنگ سے قیاس: دواء کے رنگ سے قیاس کرنے کی صورت بھی بو جیسی ہی ہے یعنی کسی نامعلوم دواء کا رنگ معلوم دواء جیسا ہے تو یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس نا معلوم دواء میں وہی افعال ہونگے جو معلوم دواء میں ہیں۔ مثلاً صندل سفید مفرح ہے، کوئی ایسی دواء جو صندل کی مانند سفید ہو تو وہ بھی مفرح ہوگی، لیکن رنگ سے قیاس کرنا بہت کمزور ہوتا ہے کیونکہ بہت سی دوائیں سفید ہیں لیکن ہر ایک دواء مفرح نہیں ہے۔ رنگوں کی بہت سی قسمیں ہیں اور تمام رنگوں سے قیاس ممکن نہیں ہے۔ اطباء نے خاص طور سے سیاہ اور سفید رنگ کو قیاس کے لئے اہمیت دی ہے۔

(۵) دواء کے قوام سے قیاس: قوام سے مراد یہ ہے کہ کوئی دواء جامد ہے، سیال ہے یا بخاری ہے۔ قوام سے قیاس کی صورت بھی رنگ و بو جیسی ہے۔ مثلاً کوئی نامعلوم دواء، اگر پانی میں بھگونے سے اسپغول، بارتنگ، بہدانہ جیسی لعابی ہو جاتی ہے تو مانا جاتا ہے کہ یہ دواء بھی انہیں دواؤں کی طرح پیچش میں مفید ہوگی، قوام کے اعتبار سے دواؤں کی کئی اقسام ہیں۔

(ا) دواء لطیف: جسمانی حرارت سے جلد متاثر ہو جانے والی ادویہ۔ ایسی دواؤں کے اثرات جلد ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ انکا انجذاب تیز ہوتا ہے۔ جیسے مشک، عنبر وغیرہ۔

(ب) دواء کثیف: وہ دوائیں جن پر جسمانی حرارت کا اثر دیر سے ہوتا ہے کیونکہ ایسی دواؤں کا انجذاب سست ہوتا ہے۔ جیسے ہڑ، بہیڑہ وغیرہ۔

(ج) دواء لزج رلیسدار: ایسی دواؤں کا قوام زیادہ گاڑھا ہوتا ہے۔ جیسے شہد۔

(د) دواء سائل: بہنے والی دوائیں شکلوں کو آسانی سے قبول کرلیتی ہیں کیونکہ انکا قوام پتلا ہوتا ہے جیسے روغنی دوائیں۔

(ہ) دواء لعابی: ایسی دوائیں پانی میں بھگونے سے لعاب پیدا کرتی ہیں۔ جیسے اسپغول۔

(و) دواء دہنی: ایسی دوائیں روغنی ہوتی ہیں۔ جیسے روغن بادام۔

(۶) دواء کے وزن سے قیاس: دواء کے وزن سے بھی قیاس کی صورت رنگ، بو، مزا، قوام جیسی ہے۔ بہت سی دوائیں وزن میں تو زیادہ لیکن حجم میں کم ہوتی ہیں۔ جیسے سرمہ، رسکپور اور لوہا وغیرہ۔ اس کے برخلاف کچھ دوائیں حجم میں زیادہ لیکن وزن میں کم ہوتی ہیں جیسے آبریشم۔ اب قیاس کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی نامعلوم دواء وزن میں سرمہ، لوہا وغیرہ کی طرح زیادہ اور حجم میں کم ہو تو سوچا جاسکتا ہے کہ اس نامعلوم دواء میں بھی وہی افعال ہونگے جو سرمہ، لوہا وغیرہ میں ہیں، لیکن اس طرح کا قیاس بہت کمزور ہے۔

واضح ہو کہ استحالہ، ذائقہ، رنگ، بو اور وزن کے ذریعہ قیاس کرتے وقت کسی ایک کو معیار بنانا درست نہیں ہے۔ اگر ان میں سے کئی خصوصیات ایک ساتھ موجود ہوں تو قیاس اور قوی ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر صرف وزن کو معیار بنا دیا جائے اور یہ سوچ لیا جائے کہ سرمہ اور رسکپور کے افعال ایک جیسے ہونگے تو غلط ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں وزن کے علاوہ باقی خصوصیات ایک جیسی نہیں ہیں۔ قیاس کے لئے مذکورہ چھ خصوصیات کے علاوہ اور بھی خصوصیات سے نامعلوم دواؤں کے قیاس میں مدد لی جاسکتی ہے جیسے.........

(ا) دواء کی شکل :شکل میں مشابہ دوائیں افعال میں بھی مشابہ ہوسکتی ہیں۔

(ب) مقام پیدائش: کسی خاص علاقے میں پیدا ہونے والی دوائیں وہاں کے مقامی لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہوسکتی ہیں۔

(ج) موسم :کسی خاص موسم میں پیدا ہونے والی دواؤں کا مزاج موسم کے برعکس ہوتا ہے۔

(د) انسانی اعضاء سے مشابہت : ایسا دیکھا گیا ہے کہ انسانی اعضاء سے مشابہ دوائیں انھیں اعضاء میں مفید ہوتی ہیں۔ جیسے اخروٹ دماغ کے لئے مفید ہے۔

(ہ) ادویہ کی دیگر طبعی و کیمیاوی خصوصیات : رنگ، بو، مزا، قوام، استحالہ، شکل و شباہت، جائے پیدائش، موسم پیدائش اور انسانی اعضاء سے مشابہت وغیرہ کے علاوہ بھی دواؤں میں کئی ایسی خصوصیات ہیں جو قیاس میں مددگار ہوسکتی ہیں۔ خاص طور سے دواء کی تاثیر۔ مثلاً ایک دواء کی کچھ تاثیرات معلوم ہیں لیکن باقی اثرات کا علم نہیں ہے۔ ایسی حالت میں سابقہ علم کی مدد سے نامعلوم تاثیر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے ایک نامعلوم دواء کی مالش کرنے پر جلد کا دوران خون بڑھ جاتا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ دواء محلل ورم یا مغذی ہے۔ کیوں کہ مقامی دوران خون کو بڑھانے والی دوائیں محلل ورم اور مغذی بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک نامعلوم دواء اگر ناک اور مسوڑھوں کی غشاء مخاطی میں جبس و قبض پیدا کرکے خون کو روکتی ہے تو یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ دواء جسم میں جہاں بھی غشاء مخاطی ہوگی وہاں پر جبس و قبض پیدا کریگی۔ اس لئے نکسیر کو روکنے والی دواء خون حیض میں بھی کمی پیدا کریگی کیوں کہ بنیادی طور سے دواء کا کام غشاء مخاطی میں جبس و قبض پیدا کرنا ہے۔

قیاس کے درجات: قیاس تجربہ کا پہلا درجہ ہے کسی بھی دواء کے متعلق صحیح معلومات تجربہ کے بعد ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اس لئے قیاس، تجربہ کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ کسی دواء میں جتنی زیادہ خصوصیات ہونگی قیاس اتنا ہی قوی ہوگا۔ بعض خصوصیات قیاس کو مظبوط بناتی ہیں اور بعض خصوصیات کے ذریعہ قیاس کمزور مانا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے قیاس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) قیاس قوی : تجربہ سے قریب تر ہوتا ہے۔ دواء کے استحالہ، ذائقہ اور بو سے قیاس کرنا قیاس قوی کہلاتا ہے۔ تجربہ ایسے قیاس کی اکثر تصدیق کرتا ہے۔ ان میں ذائقہ کے ذریعہ قیاس کرنا سب سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

(۲) قیاس ضعیف : رنگ، قوام اور وزن کے ذریعہ قیاس ضعیف ہوتا ہے۔ دوسری خصوصیات کے ذریعہ قیاس اور بھی ضعیف ہوجاتا ہے۔

قوی سے ضعیف کی طرف قیاس کے درجات اس طرح ہیں۔

ذائقہ ⟸	بو ⟸	رنگ ⟸	قوام ⟸	وزن ⟸	دیگر خصوصیات
قوی			ضعیف		مزید ضعیف

قیاس ہمیشہ کسی سابقہ تجربہ کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے۔ قیاس کرنے والے کے ذہن میں پہلے سے ہی ایسی معلومات ہوتی ہیں جو نامعلوم دواء کے پوشیدہ خواص کے بارے میں رہنمائی کرتی ہیں۔ تجربہ کے بعد اگر قیاس درست ثابت ہوتا ہے تو یہ قیاس خود ایک تجربہ بن جاتا ہے جس کی بنیاد پر پھر اگلا قیاس کیا جاتا ہے۔ اس طرح قیاس سے تجربہ اور تجربہ سے قیاس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لہٰذا سابقہ معلومات جتنی زیادہ صحیح ہونگی قیاس اتنا ہی درست ہوگا۔ اسلئے قیاس کرنے والا شخص زیادہ قابل، علم والا، وسیع النظر اور دوررس ہونا چاہئے۔

تجربہ اور اسکی اہمیت: قیاس محض ایک اندازہ ہے۔ کسی دواء کی خصوصیات کی صحیح جانکاری تجربہ کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ قیاس کی گئی دواء کو جانوروں اور انسانوں میں استعمال کرنا اور کوئی نتیجہ نکالنا تجربہ کہلاتا ہے۔ صرف قیاس کسی دواء کی معلومات کے لئے کافی نہیں ہے۔ جس طرح سُنا ہوا دیکھے ہوئے کے برابر نہیں ہوسکتا اسی طرح سوچا ہوا (قیاس) کر کے دیکھے ہوئے (تجربہ) کے برابر نہیں ہو سکتا۔ قیاس میں ہر طرح سے غلطیوں کی گنجائش رہتی ہے، جب کہ تجربہ سے اکثر صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ قیاس بھی سائنس ہے لیکن ادھوری جبکہ تجربہ مکمل سائنس ہے۔

تجربہ کے لئے جہاں قیاس اہم اور ضروری ہے وہیں کچھ ایسے اتفاقی امور بھی ہیں جو تجربہ کے محرک ثابت ہوئے ہیں۔ نیوٹن کا کشش ثقل (Gravity) کا نظریہ، فیراڈے کا مقناطیس اور برق کا تجربہ اور پینسلین کی دریافت جیسے تاریخ ساز کارنامے بھی ایسے ہی اتفاقی امور کی دین ہیں۔ ادویہ کے ذخیرے میں بہت سی نامعلوم دواؤں کی شمولیت بھی اتفاقی امور کی وجہ سے ہے۔ ایسے اتفاقی امور کو ''محرکات تجربہ'' کہا جاتا ہے۔ کسی دواء پر تجربہ کرنے سے پہلے کچھ شرطوں کا لحاظ ضروری ہے ورنہ نتیجہ غلط ہوتا ہے، ان کو ''شرائط تجربہ'' کہا جاتا ہے۔ لہٰذا تجربہ کے سلسلہ میں دو اہم نکات کا تذکرہ ضروری ہے۔

(۱) محرکات تجربہ

(۲) شرائط تجربہ

محرکات تجربہ : مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **اتفاق محض** :ایسا کام جس میں انسانی ارادے کو دخل نہ ہو۔ مثلاً کوئی انسان کسی مرض میں مبتلا تھا اور وہ کسی ایسے مقام پر گیا جہاں اس نے کوئی ایسی غذا یا دواء استعمال کر لی جس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ لیکن اس نامعلوم چیز کے کھانے سے اس کے مرض میں کمی آگئی جب کہ مریض نے اسے دواء سمجھ کر نہیں کھایا تھا۔ تحقیقی ذہن رکھنے والوں نے اس چیز کو اسی مرض میں مبتلا دوسرے مریضوں میں استعمال کرایا تو ان میں بھی فائدہ ہوا۔ مزید تحقیقات و تجربات کے بعد یہ نامعلوم چیز دواء مان لی گئی۔

(۲) **میلان طبیعت** :کسی مریض کے دل میں یوں ہی کسی ایسی چیز کے استعمال کی خواہش پیدا ہوئی جس کے افعال و خواص پہلے سے معلوم نہیں تھے۔ اتفاق سے اس نامعلوم چیز کے استعمال کے بعد اس کے مرض میں کمی آگئی۔ استسقاء میں ٹڈیوں کا استعمال میلان طبیعت کی ہی دین ہے۔ بعد میں استسقاء کے کئی مریضوں میں ٹڈیوں کے استعمال سے فائدہ ہوا اور ٹڈی استسقاء کی ایک دواء مان لی گئی۔

(۳) **الہام** :بعض بزرگوں کو روحانی طاقت کے ذریعہ کچھ نامعلوم چیزوں کے خواص بتائے گئے جن کے بارے میں انہوں نے اپنے عقیدت مندوں کو ہدایت دی کہ اسے بطور دواء استعمال کریں۔ ایسا

کرنے پر اسے صحیح پایا گیا۔ اس طرح تجربہ نے الہام کی تصدیق کر دی اور وہ چیز دواء بن گئی۔

(۴) **القاء** : بیچارگی کے عالم میں زندگی سے مایوس مریض کے دل میں قدرتی طور سے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر میں فلاں چیز کھا لوں تو مجھے شفا مل جائیگی۔ چنانچہ مریض نے ایسا ہی کیا تو وہ چیز واقعی اسکے مرض میں مفید ثابت ہوئی اور تجربات کے بعد اس کی تصدیق ہوگئی۔

(۵) **خواب** :مریض یا اسکے تیمارداروں کو خواب میں کسی دواء کے بارے میں بتایا گیا اور اس دواء کو مریض پر استعمال کرنے پر خواب میں بتائی گئی بات صحیح ثابت ہوئی۔ اس طرح تجربہ کے بعد وہ دواء باقاعدہ دواء کے ذخیرہ میں شامل کر لی گئی۔

(۶) **ہنگامی حالات** :سفر، جنگ اور قحط جیسے ہنگامی حالات میں انسان مجبوراً بہت سی ایسی چیزیں استعمال کر لیتا ہے جن کے بارے میں اسے معلومات نہیں ہوتیں۔ ایسے ہنگامی حالات میں بہت سی غذاؤں اور دواؤں کے بارے میں علم حاصل ہوا۔ غذاؤں میں، شکر قند اور آلو وغیرہ اسکی مثالیں ہیں۔ دواؤں میں ریوند چینی کی تلاش قحط کا نتیجہ ہے۔ لوگوں نے پہلے اسے غذاء سمجھ کر استعمال کیا لیکن معلوم یہ ہوا کہ اس میں غذاء سے زیادہ دوائی اجزاء ہیں۔

(۷) **بغض و عداوت، دشمنی اور خودکشی** : تجربہ کے لئے تحریک کی ایک صورت یہ بھی رہی ہوگی کہ کوئی شخص آتشک، ضیق النفس یا وجع المفاصل میں مبتلا تھا۔ کسی نے دشمنی کی وجہ سے اس کو سنکھیا، پارہ وغیرہ قتل کے ارادے سے کھلا دیا۔ یا خود مریض نے خودکشی کے ارادے سے ان چیزوں کا استعمال کر لیا لیکن مریض مرنے کی بجائے شفایاب ہوگیا۔ اس طرح یہ چیزیں زہر کی جگہ دواء بن گئیں۔ تحقیقات کے بعد یہ چیزیں واقعی ان امراض میں مفید پائی گئیں۔

(۸) **درس حیوانی** : بہت سے جانور مرض میں مبتلا ہو کر اپنا علاج خود کرتے ہیں۔ وہ ایسی تدابیر اختیار کرتے ہیں جن سے انکے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ جانوروں کی یہ تدابیر بھی انسان کے لئے تجربہ کی محرک ثابت ہوتی ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ عمل احتقان (Enema) کا علم جالینوس کو ایک پرندے کے ذریعہ ہوا۔ اسی طرح سونف کے مقوی بصر ہونے کا علم بھی سانپ کے ذریعہ ہوا۔ جالینوس نے

دیکھا کہ ایک پرندہ شور پانی اپنی چونچ کے ذریعہ مقعد میں پہونچاتا ہے۔اُس نے سوچا کہ شاید یہ پرندہ اپنی آنتوں کی صفائی کرنا چاہتا ہے۔اسی طرح سانپ سونف کے پتوں پر اپنی آنکھ رگڑ کر بینائی کو تیز کرنا چاہتا ہے۔

نوٹ : واضح رہے کہ مذکورہ بالامحرکات تجربہ صد فیصد حقیقت نہیں ہیں بلکہ گمان ہے کہ ایسا ہوا ہوگا۔

ان تمام اتفاقی امور نے محققین کے لئے رہنمائی کا کام کیا۔روزمرہ کی زندگی میں ایسے کئی اتفاقات ہوتے ہیں جو ایک عام انسان کے لئے محض اتفاق ہوتے ہیں مگر ایک محقق کے لئے تجربہ کے محرک ہوتے ہیں۔

شرائط تجربہ :دواؤں کے افعال وخواص کی مکمل تصدیق صرف تجربہ کے ذریعہ ممکن ہے۔تجربہ سے پہلے کچھ شرائط کا لحاظ ضروری ہے ورنہ غلطیوں کا امکان رہتا ہے۔یہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **تجربہ پہلے جانور پر کیا جائے** :کوئی بھی نامعلوم دواء جسکے بارے میں قیاس کیا گیا ہواسے سب سے پہلے کسی ایسے جانور پر استعمال کیا جائے جو کسی حد تک انسان سے مشابہ ہو اور جب اس جانور پر اس دواء کے اثرات کا علم ہوجائے تو احتیاط کے ساتھ پھر انسان پر استعمال کیا جائے۔جب یہ دواء انسان پر مجرب اور محفوظ ثابت ہوجائے تو اسے دواء کے ذخیرہ میں شامل کیا جائے۔صرف جانوروں پر کئے گئے تجربہ سے نتیجہ نکالنا غلط ہے کیونکہ بہت سی مشابہتوں کے باوجود جانوروں اور انسانوں مین فرق ہے۔شوکران کو ایک پرندہ کھاتا ہے لیکن یہ انسان کے لئے مہلک ہے۔ریوند چینی انسانوں میں گرمی پیدا کرتی ہے لیکن گھوڑے میں سردی پیدا کرتی ہے۔اس طرح کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

(۲) **زیرتجربہ دواء عارضی اور وقتی کیفیات سے متاثر نہ ہو**: جس دواء پر تجربہ کیا جانا ہے اسے اس کی اصل اور طبعی حالت میں استعمال کیا جائے کیوں کہ اگر کوئی دواء بیرونی یا عارضی کیفیت سے متاثر ہوگی تو اثرات میں اس عارضی کیفیت کا بھی حصہ ہوگا۔مثلاً افیون جو کہ چھوتھے درجہ میں سرد خشک ہے اگر اسے گرم کرلیا جائے تو اسکے ضماد سے رگیں کشادہ ہوجاتی ہیں جبکہ سرد خشک دواؤں کا ذاتی اثر رگوں کو سکیڑنا ہے۔

اسی طرح فرفیون جو کہ گرم خشک ہے اگر برف سے ٹھنڈی کرکے استعمال کیا جائے تو اسہال کی بجائے قبض پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳) **زیرتجربہ دواء کو مختلف اور مخالف امراض میں استعمال کیا جائے** : کسی دواء کا تجربہ ایک سے زیادہ امراض میں کیا جائے کیونکہ بہت سی دوائیں ایک سے زیادہ امراض میں مفید ہوتی ہیں۔اسی طرح بعض ادویہ ایک مرض میں مفید ہوتی ہیں لیکن دوسرے مرض میں اضافے کا سبب بن جاتی ہیں۔لہٰذا کسی دواء کے فوائد اور نقصانات کا اندازہ صرف ایک مرض پر تجربہ کرکے نہیں لگایا جاسکتا۔

(۴) **دواء کا تجربہ مختلف،موسم،عمر،شکل اور مقدار خوراک میں کیا جائے** : موسم کی شدت و خفت،مریض کی عمر،دواء کی مختلف شکلیں اور مقدار خوراک کے لحاظ سے دواؤں کی تاثیر میں فرق آجاتا ہے،مثلاً شدید گرمی میں کم درجہ کی گرم دواء زیادہ گرمی پیدا کرسکتی ہے،بہت زیادہ گرمی میں ہلکے درجے کی سرد دواء زیادہ موثر نہیں ہوتی۔اسی طرح بچوں میں مقدار خوراک کم ہوتی ہے۔تجربہ کے دوران انکا لحاظ ضروری ہے۔

(۵) **دواء کا تجربہ مفرد مرض پر بھی کیا جائے** : زیرتجربہ دواء ایسے شخص پر استعمال کیا جائے جو ایک ہی مرض میں مبتلا ہو۔کیونکہ ایک سے زیادہ امراض کی صورت میں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجائے گا کہ دواء نے کس مرض میں فائدہ پہونچایا۔مثلاً غاریقون کے استعمال سے بلغمی بخار ختم ہوجاتا ہے اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غاریقون ایک سرد دواء ہے اور اسنے سردی کی وجہ سے بخار کو زائل کیا بلکہ یہ اصل میں مسہل بلغم ہے اور بلغم کی تحلیل کی وجہ سے بخار ختم ہوا ہے۔اس لئے غاریقون کا اصل فعل دافع بخار نہیں بلکہ مسہل بلغم ہے۔

(۶) **مرض کی شدت اور خفت کے لحاظ سے دواء استعمال کی جائے**: جس درجے کا مرض ہو دواء کا انتخاب بھی اسی اعتبار سے ہونا چاہیے۔اگر مرض ہلکے درجے کا ہے اور دواء اس مرض کے مقابلے میں زیادہ درجے کی استعمال کی جائے تو نہ صرف نتیجے میں غلطی ہوگی بلکہ اس کے نقصان دہ اثرات بھی ظاہر ہونگے۔اسلئے مرض اور دواء کے درجات مین تال میل ضروری ہے۔

(۷) **دواء کے اثرات اوّلی اور ابتدائی ہوں :** دوران تجربہ دواء کے اسی اثر کو قابل لحاظ مانا جاتا ہے جو اس دواء کا ذاتی اثر ہوتا ہے اور دواء کے جسم میں پہونچنے اور جسمانی حرارت اور رطوبات سے متاثر ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی دواء اگر کسی عارضی یا خارجی کیفیت سے متاثر ہے تو خارجی کیفیت کا اثر پہلے ظاہر ہوگا جو قابل قبول نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر گرم پانی کے استعمال سے پہلے گرمی پیدا ہوگی لیکن یہ عارضی ہوگی کیونکہ پانی کا ذاتی اثر سردی پیدا کرنا ہے۔ گرمی تو محض خارجی کیفیت کی وجہ سے پیدا ہوگی۔

(۸) **دواء کے اثرات دائمی اور اکثری ہوں :** کوئی بھی دواء یکساں حالات میں جب بار بار استعمال کی جائے تو ہر بار وہی اثرات ظاہر ہوں جو اسکے اصل اثرات ہوں۔ اتفاقاً اگر کوئی دوسرا اثر ظاہر ہوتا ہے تو وہ قابل اعتبار نہیں مانا جائیگا کیونکہ اتفاقی اثرات عارضی ہوتے ہیں۔

اشکال ادویہ

(دواؤں کی مختلف شکلیں)

Different forms of Drugs

دواء کی مختلف شکلوں سے مراد انکی طبعی اشکال (Natural Forms) جیسے جڑ، تنا، پھول، پھل، پتی، بیج وغیرہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دواء کی وہ شکلیں ہیں جن کو مختلف مقاصد اور معالجاتی ضروریات کے پیش نظر مصنوعی طور سے تیار کیا جاتا ہے۔ کم ہی ایسی دوائیں ہیں جو اپنی اصل حالت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ زیادہ تر دواؤں کو جامد، نیم جامد، سیال اور بخاری شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دواء کی یہ مختلف شکلیں محض تفریح طبع کے لئے نہیں وضع کی گئی ہیں بلکہ ہر ایک کے پیچھے کچھ مقاصد ہیں اور ہر ایک کی سائنٹفک توجیہ بھی ہے۔ کبھی ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ دواء جلد سے جلد خون میں جذب ہوکر مقام میں مرض تک پہونچ جائے اور کبھی مقصد یہ ہوتا ہے کہ دواء دیر تک معدے میں ٹھہری رہے۔ مثال کے طور پر نظام ہضم کے امراض میں استعمال ہونے والی دواؤں کا سفوف دوسرے سفوفات کے مقابلہ میں دردرہ رکھا جاتا ہے تاکہ وہ دیر تک معدے مین ٹھہرا رہے۔ اسکے برخلاف نظام قلب میں استعمال ہونے والی دواؤں کو لطیف شکل دی جاتی ہے تاکہ وہ جلد سے جلد جذب ہوکر خون مین پہونچ سکیں، اسی طرح نظام تنفس میں استعمال کی جانے والی ادویہ بخاری ہوتی ہیں تاکہ وہ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں تک پہونچ سکیں۔ غرض کہ دواء کی مختلف شکلیں مرض، اوقات مرض، مریض کی عمر، دواء کی نوعیت اور بہت سے دوسرے اسباب پر منحصر ہوتی ہیں۔ دواؤں کے استعمال کی دو بنیادی صورتیں ہیں۔

(۱) جب صرف دواء کے فُعّال اجزاء (Active Principles) استعمال کرنے ہوں تو ایسی حالت میں جوشاندہ اور خیساندہ وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ پوری کی پوری دواء استعمال کی جائے۔

قوام کے اعتبار سے اور مختلف ضروریات کے لحاظ سے دواء کی چار خاص شکلیں ہوتی ہیں۔

(۱) جامد (Solid)

(۲) نیم جامد(Semi Solid)

(۳) سیال(Liquid)

(۴) بخاری(Gaseous)

ان چار بنیادی اشکال کو پھر مختلف قسموں میں بانٹا گیا ہے۔ جن کے چارٹ مندرجہ ذیل ہیں۔

چارٹ نمبر۱

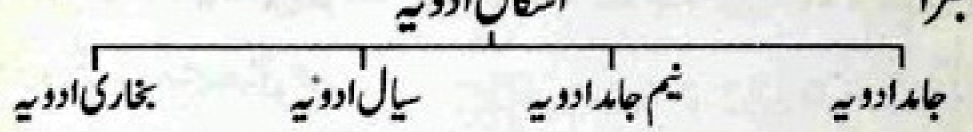

چارٹ نمبر۲

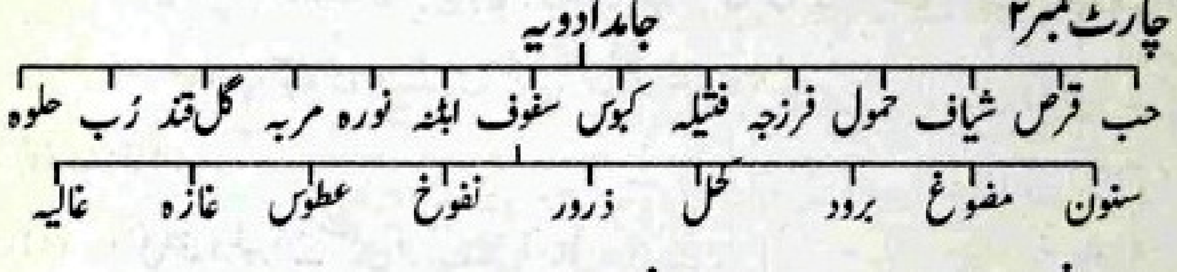

چارٹ نمبر۳

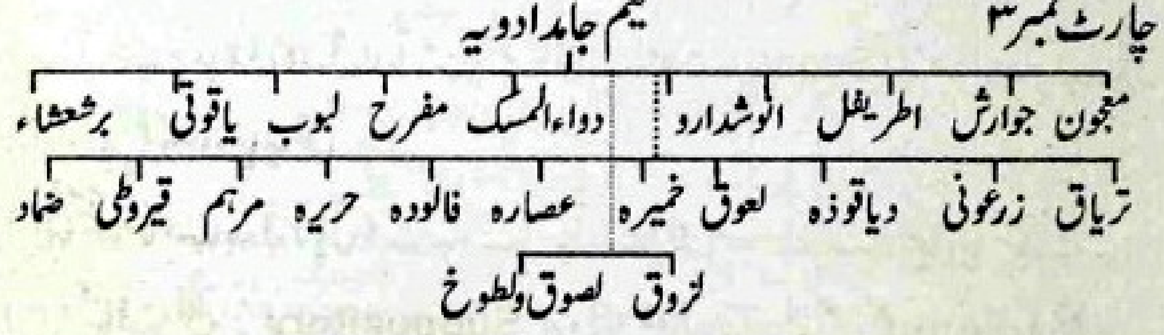

چارٹ نمبر۴

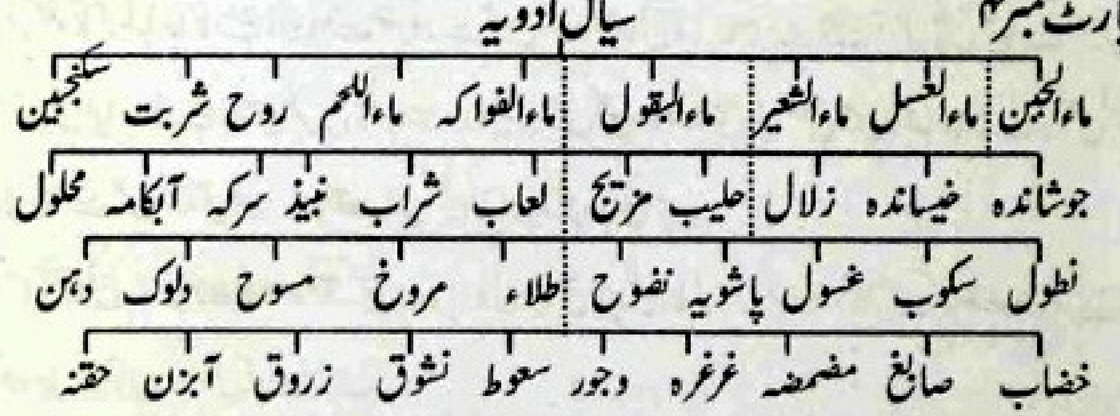

چارٹ نمبر۵

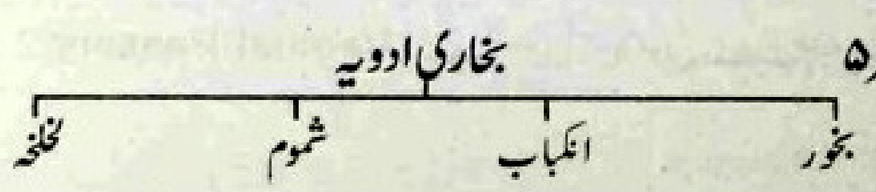

(۱) جامد ادویہ: **Solid Drugs** طب یونانی میں جامد دواؤں کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ کم وبیش تمام نظامہائے جسمانی میں جامد ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) حب **Pill:** حب بیج کو کہا جاتا ہے لیکن اصطلاح میں حب ایسی دواء کو کہا جاتا ہے جو ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کے سفوف کو ملا کر گول شکل میں بنائی گئی ہو۔ مقدار خوراک اور ضرورت استعمال کے اعتبار سے مختلف سائز کی بنائی جاتی ہے۔ جیسے رائی کے دانے سے لیکر مسور کے برابر اور بعض اس سے بھی بڑی ریٹھے کے برابر ہوسکتی ہین۔

(۲) قرص رٹکیہ : **Tablet** یہ چپٹی گول ہوتی ہے جو آج کل مشینوں کے ذریعہ بنائی جاتی ہے۔ اغراض ومقاصد حب جیسے ہی ہوتے ہیں۔ فرق محض شکل میں ہوتا ہے۔

فوائد رمقاصد :

(ا) دواء کی مقدار خوراک متعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(ب) حب پر چاندی کا ورق اور قرص پر شکر کا غلاف (Sugar Coat) چڑھا کر دواء کی بدمزگی، تلخی اور بدشکلی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

(ج) کسی مناسب بدرقہ (پانی) کے سہارے آسانی سے انہیں معدے تک پہونچایا جاسکتا ہے۔

(۳) شیاف ربتی: **Suppository** بیرونی استعمال کے لئے کبھی کبھی دواء کو بتی کی شکل دے کر محفوظ کرلیا جاتا ہے اور وقت ضرورت گھس کر استعمال کیا جاتا ہے جیسے آنکھ میں شیاف ابیض کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح زخم وناسور وغیرہ میں بھی دواء کو بتی کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ کبھی قبض کی حالت میں مقامی طور سے مقعد میں بھی بتیاں رکھی جاتی ہیں۔

(۴) حمول : **Pessary** کپڑے یا روئی کی بتی یا پوٹلی بنا کر اس پر دواء چھڑک کر مقعد اور فرج میں رکھا جائے تو اسے حمول کہا جاتا ہے۔

(۵) فرزجہ : **Vaginal Pessary** یہ ایک مخصوص قسم کا حمول ہے جسے صرف فرج میں رکھا جاتا ہے۔

(۶) فتیلہ : **Plug Bougie** کپڑے یا روئی کی بتی جسے سیال دواء میں تر کر کے ناک، کان، مقعد، فرج اور دیگر سوراخوں میں رکھا جائے۔

فوائد رمقاصد : شیاف، حمول، فرزجہ اور فتیلہ کے استعمال میں معمولی فرق کے ساتھ مقاصد کم وبیش ایک ہی جیسے ہیں۔

(ا) کبھی مقامی طور سے استعمال کی جاتی ہیں۔

(ب) کبھی کسی نہ کسی سوراخ میں استعمال کی جاتی ہیں۔

(ج) کبھی کے اثرات مقامی ہوتے ہیں۔

(د) شیاف صرف دواؤں سے بنائے جاتے ہیں۔

(ہ) حمول اور فرزجہ میں روئی یا کپڑے کی بتیاں استعمال کی جاتی ہیں اور ان پر دواء چھڑک کر مقعد یا فرج میں رکھا جاتا ہے لیکن فرزجہ اسے کہاجاتا ہے جو صرف فرج میں رکھا جائے۔ فتیلہ کسی بھی سوراخ میں رکھا جاسکتا ہے اور اسے سیال دواء میں تر کیا جاتا ہے۔

(۷) کبوس : کبوس کئی طرح کی خشک دواؤں کے لئے بولا جاتا ہے۔

(الف) خشک دواء کو قرص کی شکل دے کر مرض کے مقام پر رکھا جائے اور اوپر سے تازہ پتے رکھ کر باندھ دیا جائے۔

(ب) ماش کی روٹی جو ایک طرف سے کچی رکھی گئی ہو دواء کو اسی جانب لگا کر گرم حالت میں مرض کے مقام پر رکھ کر باندھ دیا جائے۔ یہ طریقہ سرسام میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) مرغ یا کبوتر وغیرہ کے پیٹ کو چاک کر کے اس کی تمام آلائشیں نکال کر گرم حالت میں مرض کے مقام پر باندھ دیا جائے۔

(د) ذرور یعنی چھڑکی جانے والی دواء کے لئے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ رمقصد : (الف) دواء کو مرض کے مقام پر دیر تک رکھنا۔

(۸) سفوف : **Powder** ایک یا ایک سے زیادہ خشک دواؤں کو پیس لیا جائے تو اسے سفوف کہا

جاتا ہے۔ سفوفات اندرونی و بیرونی دونوں طرح سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اندرونی استعمال کے سفوف کو سفوف ہی کہاجاتا ہے لیکن بیرونی استعمال کے سفوف کو مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے جیسے......

(ا) سنون : **Tooth Powder** ایک یا ایک سے زیادہ ادویہ کے سفوف کو دانتوں کی صفائی اور دوسرے امراض کے لئے دانتوں اور مسوڑھوں میں استعمال کیا جائے تو اسے سنون (منجن) کہاجاتا ہے جیسے سنون مجلی دنداں۔

(ب) مضوغ: **Masticatory** ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کا ایسا سفوف جو دانتوں کے درمیان میں رکھ کر چبایا جائے تو اسے مضوغ کہاجاتا ہے۔ ایسا کرنے سے منہ کے ترشحات بڑھتے ہیں اور دانتوں اور مسوڑھوں کی تکلیف میں آرام ملتا ہے جیسے سفوف عاقرقرحا۔

(ج) برود : **Eye Wash** ٹھنڈی چیز کو کہاجاتا ہے۔ اصطلاح میں ایک قسم کے سفوف کو برود کہاجاتا ہے جو آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ست پودینہ اسکا اہم جز ہوتا ہے۔

(د) کحل: **Collyrium** ایسا باریک سفوف جو آنکھوں میں سلائی کے ذریعہ لگایا جاتا ہے جسے عام زبان میں سرمہ کہاجاتا ہے۔ کبھی کبھی بعض دواؤں کو صاف پتھر پر گھس کر استعمال کیا جاتا ہے اسے بھی کحل کہاجاتا ہے۔

(ہ) ذرور: **Dusting Powder** :زخم یا چھالوں پر چھڑکے جانے والے باریک سفوف کو ذرور کہا جاتا ہے جیسے ذرور قلاع، ذرور کتھ وغیرہ منہ کے چھالوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

(و) نفوخ : **Insuflation** ایسی باریک پسی ہوئی دواء جو ناک، حلق یا دوسرے سوراخوں میں کسی نلی دار چیز کے ذریعہ پھونکی جائے۔

(ز) عطوس : **Errhine** ایسا سفوف جس کے سونگھنے کے بعد چھینک آئے۔

(ح) غازہ : **Face Powder** خوشبودار باریک سفوف جو چہرے پر استعمال کیا جائے۔

(ط) غالیہ: **Perfumed Powder** خوشبودار باریک سفوف جو بدن پر استعمال کیا جائے۔

(۹) ابٹنہ :ایسی دواء جو بدن کا میل چھڑانے اور رنگت کو نکھارنے کے لئے بدن پر استعمال کی جائے۔

اس کو نیم منجمد دواؤں میں رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

(۱۰) نورہ : Hair Remover اس دواء کو کہا جاتا ہے جس کے مقامی استعمال سے بال جڑوں سے صاف ہو جاتے ہیں۔ چونا اسکا ایک خاص جز ہوتا ہے۔

(۱۱) مربہ : Preserve مربہ کا معنی ''پالا ہوا'' ہے۔ اصطلاح میں مربہ اس دواء کو کہا جاتا ہے جو کسی پھل کو شکر یا شہد کے قوام میں محفوظ کر کے بنایا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے پھل کی تلخی اور بد مزگی دور ہو جاتی ہے اور اس کی قوت بھی کافی دنوں تک قائم رہتی ہے اور ہر موسم میں دواء دستیاب رہتی ہے، جیسے مربہ آملہ۔

(۱۲) گلقند : پھول اور شکر سے بنے مرکب کو گلقند کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دواء کے محفوظ (مربہ) کرنے کی ایک صورت ہے اس میں پھل کی جگہ پھول استعمال کئے جاتے ہیں۔ کچھ خاص پھولوں کو شہد یا شکر کے قوام میں ملا دیا جاتا ہے۔ جیسے گلقند گلاب

(۱۳) رُب : Extract کچھ دواؤں، پھلوں اور میوہ جات کے رس یا عصارہ کو نکال کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ بعض پھلوں کے رس میں شکر ملا کر اسے گاڑھا کر لیا جاتا ہے۔ اسے بھی رُب کہا جاتا ہے۔ پہلی صورت کے لئے ''رُب السوس'' اور دوسری صورت کے لئے ''رُب جامن'' کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔

(۱۴) حلوہ : Sweet حلوہ میٹھی چیز کو کہا جاتا ہے۔ یہ جامد اور نیم جامد دونوں ہی شکلوں میں ہوتا ہے۔ جو آٹا، میدہ اور سوجی وغیرہ کو شکر کے قوام میں ملا کر بنایا جاتا ہے، لیکن دوائی مقاصد کے لئے اس میں دواؤں کو بھی شریک کیا جاتا ہے، جیسے حلوہ بیضہ مرغ۔

(۲) نیم جامد ادویہ : Semi Solid Drugs : اس گروپ میں وہ دوائیں شامل ہیں جو جامد اور سیال کے درمیان ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ کا قوام سیال کی طرف اور کچھ کا قوام جامد کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اندرونی استعمال کی زیادہ تر دوائیں اسی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیم جامد ادویہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) معجون: Confection معجون عربی زبان کے لفظ عجن سے لیا گیا ہے جس کے معنی گوندھنے کے ہوتے ہیں۔ اصطلاح میں اس نیم جامد مرکب کو کہا جاتا ہے جو چند دواؤں کے سفوف کو شکر یا شہد کے قوام میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اگر معجون کے معنی کو دیکھا جائے تو اس میں وہ تمام نیم جامد دوائیں شامل ہو جاتی ہیں جو اوپر بتائے گئے طریقہ پر تیار کی گئی ہوں۔ جیسے اطریفل، جوارش، انوشدارو اور لبوب وغیرہ۔ اس لئے معجون ایک عام لفظ ہے لیکن معجون بذات خود ایک مرکب بھی ہے، جس کے مختلف نام ہوتے ہیں۔ کبھی نسبت کی وجہ سے جیسے معجون شیخ الرئیس، کبھی جزو خاص کی وجہ سے جیسے معجون اذاراقی اور کبھی متاثرہ عضو میں استعمال کی وجہ سے جیسے معجون کبد۔

(۲) جوارش : فارسی زبان کے لفظ ''گوارش'' سے لیا گیا ہے جس کے معنی ''ہضم کرنے والی دواء'' کے ہوتے ہیں۔ اصطلاح میں اس نیم جامد مرکب کو کہا جاتا ہے جو نظام ہضم کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ معجون و جوارش میں تھوڑا سا فرق ہے۔ جوارش کا قوام معجون سے زیادہ گاڑھا ہوتا ہے لیکن اجزاء معجون سے زیادہ موٹے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جوارش کا ذائقہ لذیذ ہوتا ہے لیکن معجون کے لئے لذیذ ہونا ضروری نہیں ہے اور جوارش نظام ہضم کی خاص دواء ہے۔

(۳) اطریفل : اس نیم جامد مرکب کو کہا جاتا ہے جو معجون کے طریقہ پر تیار کیا گیا ہو لیکن ہلیلہ، بلیلہ اور آملہ اس میں ضروری جز کے طور پر شامل ہوں۔ انہیں کی وجہ سے اطریفل کی وجہ تسمیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ بعض لوگ اسے تری پھل (تین پھل) کی وجہ سے اطریفل کہتے ہیں اور ہندی اطباء کی ایجاد مانتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریفال (یونانی) کا معرب ہے۔ انکے نزدیک یونانی میں بھی تین کے لئے ''طری'' آتا ہے اور اسے یونانی اطباء کی ایجاد مانتے ہیں۔ بہر حال نام کی وجہ چاہے کچھ بھی ہو یہ ایک اہم مرکب ہے جو خاص طور سے دماغی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے نام بھی کبھی جز و خاص کی وجہ سے جیسے اطریفل اسطوخودوس اور کبھی موجد کی وجہ سے جیسے اطریفل زمانی (موجد کے والد حکیم زماں خاں کے نام پر) رکھے جاتے ہیں۔

(۴) انوشدارو : فارسی لفظ ہے جس کا مطلب ''ہضم کرنے والی دواء'' ہے۔ اس نیم جامد مرکب کو کہا جاتا ہے جس میں آملہ جزو خاص ہوتا ہے۔ اس کو ''پنج نوش'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں پانچ دوائیں یعنی ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، خبث الحدید اور شہد شامل ہوتی ہیں۔ یہ بھی معجون کی ایک قسم ہے جو خوشبودار اور لذیذ ہوتی ہے اور نظام ہضم میں استعمال کی جاتی ہے۔ اسے ''معجون کندی'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ عرب اطباء میں یعقوب الکندی نے اس کا نسخہ سب سے پہلے مرتب کیا تھا۔

(۵) دواء المسک : یہ لذیذ، قیمتی اور خوشبودار اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر قلب و دماغ کو قوت بخشنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مشک اسکا جزو خاص ہوتا ہے۔ حار، بارد، معتدل اور جواہرات وغیرہ کی شمولیت کی وجہ سے الگ الگ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ جیسے دواء المسک بارد، دواء المسک حار اور دواء المسک جواہر والی۔

(۶) مفرح : دواء المسک کی طرح اس میں بھی قیمتی، لذیذ اور مفرح اجزاء شامل کئے جاتے ہیں۔ اجزاء کے اعتبار سے اسے بھی مفرح بارد، مفرح حار اور مفرح معتدل وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی موجد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جیسے مفرح شیخ الرئیس۔

(۷) لبوب: لبوب مغزیات کو کہا جاتا ہے۔ لیکن اصطلاح میں اس مرکب کو لبوب کہا جاتا ہے جس میں دواؤں کے ساتھ خاص طور سے مغزیات شامل کئے جاتے ہیں۔ اس کا استعمال زیادہ تر ضعف باہ میں ہوتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے لبوب کبیر، لبوب صغیر۔

(۸) یاقوتی : اس نیم جامد مرکب میں یاقوت جزو خاص کے طور پر شامل ہوتا ہے۔ قلب، دماغ اور دوسرے اعضاء رئیسہ کو قوت دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے بھی سرد و گرم اجزاء کی شمولیت کی وجہ سے یاقوتی بارد، یاقوتی حار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۹) برشعشاء: یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''فوری شفاء'' دینے والا ہے۔ کچھ لوگ اسے برء الساعۃ مانتے ہیں۔ جسکا مطلب جلد چھٹکارا دلانے والا ہے۔ افیون اسکا جزو خاص ہوتا ہے۔ سرعت انزال جوڑوں کے امراض اور تریاق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱۰) تریاق: **Anti-dote** معنی کے لحاظ سے اس مرکب کو کہا جاتا ہے جو زہر کے اثرات کو کم کرے۔ لیکن اصطلاحاً اسے کئی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے کچھ لوگ اسے یونانی لفظ تریوق کی بگڑی ہوئی شکل مانتے ہیں جسکے معنی سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نزدیک فارسی لفظ تریاک کا معرب ہے۔ جس کا مطلب ''دافع زہر دواء'' ہے۔ تریاق ایسی دواء کو بھی کہا جاتا ہے جو بہت تیزی کے ساتھ اثر کرے۔ اس لئے ایسے تمام مرکبات کو تریاق کہا جائیگا جو زہر کے خلاف اثر کریں یا وبائی امراض میں استعمال ہوں۔

(۱۱) زرعونی : زرع تخم کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ اس مرکب میں کثرت سے تخم شامل کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اسے زرعونی کہا گیا ہے۔ کچھ لوگ زرعونی کہنے کی وجہ اسکے رنگ کو بتاتے ہیں۔ کیونکہ اس مرکب کا رنگ سونے جیسا ہو جاتا ہے اور فارسی میں زرگون سونے کو کہا جاتا ہے اس کو معرب کرکے زرعون بنالیا گیا ہے۔ یہ مرکب زیادہ تر نظام بول کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور خون کی پیدائش کے لئے بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) دیاقوزہ: یہ ایک گاڑھا شربت ہے اسلئے اسے نیم منجمد مرکبات میں رکھا گیا ہے۔ دیاقوزہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی شربت خشخاش کے ہیں۔ چونکہ اس مرکب میں دوسری ادویہ کے ساتھ پوست خشخاش خاص طور سے شامل کیا گیا ہے اس وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے۔ کھانسی میں خاص طور سے مفید ہے۔

(۱۳) لعوق: **Linctus** لعق عربی میں چاٹنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ طب میں اصطلاحاً اس مرکب کو لعوق کہا جاتا ہے جسے تھوڑا تھوڑا کرکے چاٹا جائے۔ اسے کسی بدرقہ کے ساتھ استعمال نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے یہ معدہ میں چلا جائیگا۔ یہ خاص طور سے بالائی نظام تنفس (U.R.T.) کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا چاٹنے سے اسکے اثرات گلے تک محدود رہتے ہیں۔ اس کا قوام شربت اور معجون کے درمیان ہوتا ہے۔ کبھی جزو خاص اور کبھی متعلقہ مرض میں استعمال کی وجہ سے الگ الگ نام دیا جاتا ہے، جیسے لعوق خیارشنبر اور لعوق نزلی۔

(۱۴) خمیرہ: Ferment یہ ایسا نیم منجمد مرکب ہے جسکی ترکیب تیاری مذکورہ نیم منجمد مرکبات سے الگ ہے۔ معجون کے برخلاف اس میں دواؤں کے سفوف نہیں استعمال کئے جاتے بلکہ انکا عصارہ (Extract) نکال کر شہد یا شکر کے قوام میں ملا کر اس قدر گھوٹا جاتا ہے کہ اس کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے اور خمیر (Ferment) کی مانند پھول جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے خمیرہ کہا گیا۔ اس میں قیمتی اور لذیذ ادویہ شامل کی جاتی ہیں۔ قلب و دوسرے اعضائے رئیسہ میں تفریح وتقویت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جز و خاص کی بنا پر الگ الگ نام دیا جاتا ہے جیسے خمیرہ آبریشم، خمیرہ مروارید وغیرہ۔

(۱۵) عصارہ : Juice دواؤں اور میوہ جات کا نچوڑا ہوا پانی جسکو کسی قدر گاڑھا کر کے استعمال کیا جائے۔

(۱۶) فالودہ : نشاشتہ اور دودھ وغیرہ سے تیار کیا گیا ایک گاڑھا مرکب ہے۔

(۱۷) حریرہ : مغزیات سے تیار کیا گیا مقوی نیم منجمد مرکب ہے جسے تھوڑا تھوڑا کر کے استعمال کیا جاتا ہے جیسے حریرہ مغز بادام۔

(۱۸) مرہم : Ointment ایک نیم منجمد مرکب ہے جو خارجی استعمال کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ دواؤں کو موم یا روغن میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

(۱۹) قیروطی: Poultice قیروطی موم یا روغن کو کہا جاتا ہے۔ وہ نیم منجمد مرکب جس میں موم اور روغن خاص طور سے شامل ہوں اور جسے صرف سینے پر خارجی طور سے استعمال کیا جائے قیروطی کہلاتا ہے جیسے قیروطی آرد کرسنہ۔

(۲۰) ضماد: Paste ضماد لیپ کو کہا جاتا ہے۔ یہ ایک گاڑھا نیم سیال مرکب ہے جو خارجا لیپ کی طرح استعمال کیا جاتا ہے جیسے ضماد اشق۔

(۲۱) لزوق : چپکنے والی دواء۔ خارجی استعمال کا نیم منجمد مرکب ہے جسے کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ پر لگا کر مقام ماؤف پر چپکا دیا جاتا ہے۔ اسی کو لصوق بھی کہا جاتا ہے۔ جدید طریقے میں Bandaid کو اس کا قائم مقام بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ بھی ایک طرح کا ضماد ہے لیکن ضماد کو براہ راست استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲۲) لطوخ : یہ بھی خارجی استعمال کی دواء ہے لیکن اس کا قوام ضماد سے پتلا ہوتا ہے۔

۲۰، ۲۱، ۲۲ نمبر کے مرکبات کم وبیش ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں اور ایک ہی جیسے مقاصد کے لئے مستعمل ہیں۔

(۳) سیال ادویہ: Liquid Drugs دواؤں کی تیسری اور اہم شکل ان دواؤں کی ہے جو سیال حالت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس صورت میں دواؤں کے اجزاء فعالہ ہی استعمال میں آتے ہیں جب کہ منجمد اور نیم منجمد ادویہ میں پوری دواء استعمال کی جاتی ہے۔ ان میں بھی زیادہ تر اندرونی استعمال کی دوائیں ہیں۔

(۱) ماء الجبن: Whey ماء الجبن، پھٹے ہوئے دودھ کے پانی کو کہا جاتا ہے۔ دوائی مقصد کے لئے بکری کے دودھ کا پانی بہتر مانا جاتا ہے۔ دودھ کو جوش دیکر اس میں کوئی ترش چیز ملا دی جاتی ہے جس سے دودھ پھٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو چھان کر پانی حاصل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲) ماء العسل : Hydromel ایک مخصوص تناسب (۴:۱) میں شہد اور پانی کو ملا کر پکایا جاتا ہے۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے شہد اور پانی کے مرکب کو ماء العسل کہا جاتا ہے۔ کبھی کبھی پانی کی جگہ کچھ دواؤں کے عرق ملا دیئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اس میں عرق گلاب ملا دیا جائے تو اسے جلاب (گل آب) کہا جاتا ہے۔ اگر پانی کے علاوہ کچھ اور دوائیں بھی شامل کر دی جائیں تو اسے ماء العسل مرکب کہا جاتا ہے۔

(۳) ماء الشعیر : Barley Water ماء الشعیر جو کے پانی کو کہا جاتا ہے۔ اسے دوائی اور غذائی دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کا چھلکا اتار کر اس کو پانی میں اتنا پکایا جاتا ہے کہ وہ کسی قدر گاڑھا ہو جائے اسی کو چھان کر استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی بھنا ہوا جو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اسے "ماء الشعیر محمص" کہا جاتا ہے۔ کبھی اس میں گوشت بھی ملا دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے "ماء الشعیر ملحم" کہا جاتا ہے۔

(۴) ماءالبقول: Vegetable Juice بعض سبزیاں بھی دواء کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں لیکن اس میں پوری سبزی استعمال نہ کرکے اس کا نچوڑا ہوا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے آب کدو۔

(۵) ماءالفواکہ : Fruit Juice سبزیوں کی طرح بعض پھلوں کا پانی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے آب انگور، آب انار وغیرہ۔

(۶) ماءاللحم : Soup گوشت کا پانی بھی دواء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم طریقہ میں گوشت کا پانی عرق کی صورت میں حاصل کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس صورت میں جن اجزاء کا حاصل کرنا مقصد ہوتا ہے وہ عرق میں نہیں آتے اس لئے گوشت کو اُبال کر اسے بطور یخنی استعمال کیا جائے تو بہتر ہے۔

(۷) روح : Essence بعض خوشبودار ادویہ جیسے گلاب، کیوڑہ وغیرہ کے خوشبودار اجزاء عرق کی صورت میں حاصل کئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں پانی کی مقدار زیادہ ہو تو اسے عرق کہا جاتا ہے اور اگر پانی کم اور دوائی اجزاء زیادہ ہوں تو اسے روح کہا جاتا ہے۔

(۸) شربت : Syrup معنی کے اعتبار سے تمام سیال دوائیں جو پی جاتی ہیں شربت کہی جائینگی۔ لیکن اصطلاح میں شربت اس سیال مرکب کو کہا جاتا ہے جو دواؤں کے پانی میں شکر یا شہد ملا کر تیار کیا جائے۔ جیسے شربت بنفشہ۔

(۹) سکنجبین : ایک قسم کا شربت ہے جو سرکہ اور انگبین (شہد) کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے (سرکہ + انگبین = سکنجبین)۔ شہد کی جگہ شکر بھی استعمال کی جاسکتی ہے لیکن اسے سکنجبین سادہ کہا جائیگا۔ سرکہ اور شہد کے علاوہ دوسری دوائیں بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔ ایسی صورت میں دوسرے اجزاء کے نام پر اس کا نام رکھا جائیگا۔ مثلاً سکنجبین اصولی (سرکہ + شہد/شکر + جڑوں کا پانی)، سکنجبین بزوری (سرکہ + شہد/شکر + بیج)۔

(۱۰) جوشاندہ : Decoction جوشاندہ اس سیال مرکب کو کہا جاتا ہے جو ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کو پانی میں اُبال کر (جوشاندہ = اُبالا ہوا) اور چھان کر استعمال کیا جائے۔ جوشاندہ نباتی ادویہ سے ہی تیار کیا جاتا ہے کیونکہ معدنی اور حیوانی ادویہ کے اجزاء اُبالنے سے پانی میں نہیں آتے۔

نباتی ادویہ کے سبھی حصے جیسے پھول، پتے، جڑ اور چھال وغیرہ اُبالے جاسکتے ہیں۔ جڑوں کے جوشاندے کو ماءالاصول اور بیجوں کے جوشاندے کو ماءالبزور بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۱) خیساندہ : Infusion دواؤں کو اُبالنے کی بجائے اگر انہیں کچھ مدت تک کے لئے صرف پانی میں بھگو لیا جائے تو بھی دوائی اجزاء پانی میں آجاتے ہیں جنہیں چھان کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی کو خیساندہ (نقوع) کہا جاتا ہے۔

(۱۲) زلال: کبھی کبھی دواؤں کے ایسے اجزاء کی ضرورت پیش آتی ہے جو نازک اور لطیف ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں دواء کو پانی میں بھگو دیا جاتا ہے جس سے لطیف اجزاء پانی میں آجاتے ہیں۔ بغیر ہلائے ہوئے اوپر سے پانی کو حاصل کرلیا جاتا ہے اسی کو زلال (نتھرا ہوا پانی) کہا جاتا ہے۔

(۱۳) حلیب: Emulsion وہ سیال دواء ہے جو مغزیات بیجوں سے تیار کی جاتی ہے۔ اسی کو شیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مغزیات کو پانی یا کسی مناسب عرق میں پیس لیا جاتا ہے۔ اس طرح بنا ہوا مرکب گاڑھا اور دودھ جیسا ہو جاتا ہے۔ جیسے شیرہ مغز بادام۔

(۱۴) مزیج: Mixture مزیج کے معنی ملی ہوئی چیز کے ہیں۔ یہ بھی حلیب کی ہی ایک صورت ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی دواء ملی جاسکتی ہے۔

(۱۵) لعاب: بعض ادویہ لعابی ہوتی ہیں۔ اگر انہیں پانی میں بھگو دیا جائے تو لعابی مادہ پانی میں آجاتا ہے۔ بطور دواء اسی لعاب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے لعاب اسپغول، لعاب ریشہ خطمی۔

(۱۶) شراب : Wine ایک قسم کا لطیف سیال مرکب ہے جو انگور، کھجور یا دیگر شکریلے اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ بطور دواء یہ مقوی دماغ ہے۔

(۱۷) نبیذ: اسے آسو اور دربہرہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی شراب ہے جو غیر مقطر (کچی شراب) ہوتی ہے۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔

(۱۸) سرکہ : Acetic Acid/Vinegar کسی میٹھے سیال خاص طور سے گنے کے رس یا آب انگور کو ہلکی حرارت میں کچھ دن کے لئے چھوڑ دیا جائے تو اس میں تخمیر (Fermentation) پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی کو سرکہ کہا جاتا ہے۔

(۱۹) آبکامہ: اسے سرکہ ہندی، کانجی اور مری بھی کہا جاتا ہے۔ رائی، نمک، اجوائن اور پانی کو آپس میں ملا کر کچھ دن کے لئے دھوپ میں چھوڑ دیا جائے تو سرکہ کی مانند ایک ترش سیال مرکب بن جاتا ہے۔

(۲۰) محلول: Solution ایک سے زیادہ ایسی ادویہ کے مرکب کو محلول کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے میں حل پذیر (Soluble) ہوں۔

(۲۱) نطول: Irrigation/Elutriation ایسی سیال اور گرم دواء جسے بدن کے کسی حصے پر ورمی کیفیت کو دور کرنے کے لئے کچھ دوری سے لگاتار گرایا جائے۔

(۲۲) سکوب: Daushe نطول جیسی ہی ایک سیال دواء ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسے بدن کے کسی حصے پر نطول کے مقابلے میں کچھ کم دوری سے اور تھوڑا تھوڑا کر کے گرایا جائے۔

(۲۳) غسول: Washing Lotion ایسی سیال دواء جسے زخموں کی صفائی کے لئے جوشاندہ، خیساندہ یا محلول کی شکل میں استعمال کیا جائے۔

(۲۴) پاشویہ: Foot Bath ایسی سیال دواء جس میں پیر ڈال کر ہاتھوں کے ذریعہ اوپر سے نیچے کے طرف سونتا جائے۔

(۲۵) نضوح: Spray سیال دواء جیسے پانی، عرق گلاب، عرق کیوڑہ وغیرہ کو کسی برتن میں رکھ کر پریشر کے ذریعہ چھڑکا جائے۔ بیہوش انسان کو ہوش میں لانے کے واسطہ اس کے چہرے پر ہاتھوں سے پانی کا چھینٹا مارنے کو بھی نضوح کہا جاتا ہے۔

(۲۶) طلاء: Liniment سیال روغنی دواء جو بدن کے کسی حصے پر لگائی جائے۔ یہ ضماد کی ایک صورت ہے لیکن ضماد نیم منجمد ہوتا ہے۔

(۲۷) مروخ: سیال روغنی دواء جسے بدن کے کسی حصے پر چپڑ دیا جائے۔

(۲۸) مسوح: ایسی سیال دواء جسے بدن کے کسی حصے پر لگا کر اس پر ہلکے ہلکے ہاتھ پھیرا جائے۔

(۲۹) دلوک: Rubbing Agent ایسی سیال دواء جسے بدن کے کسی حصے پر لگا کر تھوڑا دباؤ ڈالکر مالش کی جائے۔

(۳۰) دہن: Oil مختلف نباتات وحیوانات سے حاصل کیا گیا پانی میں غیر حل پذیر سیال ہے جسے مختلف مقاصد کے لئے الگ الگ طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳۱) خضاب: HairDyer ایسی سیال دواء جسے سفید بالوں کو کالا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

(۳۲) صابغ: ایسی سیال دواء جسے جلد کے رنگ کو تبدیل کرنے کے لئے مقامی طور سے استعمال کیا جائے۔

(۳۳) مضمضہ: Mouth Wash ایسی سیال دواء جو منھ کی صفائی یا کسی اور مقصد کے لئے پورے منھ میں پھرا کر تھوک دی جائے۔

(۳۴) غرغرہ: Gargle ایسی سیال دواء جسے حلق تک پہونچا کر کچھ دیر کے بعد تھوک دیا جائے۔

(۳۵) وجور: Throat Drop ایسی سیال دواء جسے چمچہ کے ذریعہ مریض کی حلق تک پہونچا دیا جائے۔

(۳۶) سعوط: Nasal Drop ایسی سیال دواء جو ناک میں ٹپکائی جائے۔

(۳۷) نشوق: Snuff ایسی سیال دواء جو ناک کے ذریعہ سڑکی جائے۔

(۳۸) زروق: Syringing ایسی سیال دواء جسے مختلف منافذ میں سرنج کے ذریعہ ڈالا جائے۔ خاص طور سے احلیل (Urethra) میں اسکی زیادہ اہمیت ہے۔ اسے پچکاری کرنا بھی کہا جاتا ہے۔

(۳۹) آبزن: Sitz Bath ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کے جوشاندہ/خیساندہ/گرم پانی/نیم گرم پانی کو کسی بڑے برتن جیسے ٹب میں ڈال کر مریض کو اس میں بیٹھایا جائے۔ یہ طریقہ خاص طور سے مقعد اور اسکے آس پاس کی ورمی کیفیت کو دور کرنے کے لئے اپنایا جاتا ہے۔

(۴۰) حقنہ: Enema سیال دواء جسے معاء مستقیم (Rectum) تک پہونچایا جائے۔ یہ طریقہ شدید قبض، آنتوں کی صفائی یا مقامی طور سے آنتوں میں دواء پہونچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) بخاری ادویہ : **Gaseous/Volatile Drugs** اس گروپ میں وہ دوائیں شامل ہیں جو بذات خود بخاری (Gaseous) ہوں یا جامد/سیال ہوں۔ بخاری دواؤں کو اسی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن جامد/سیال ادویہ کو دھونی/بھپارہ کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دوائیں چونکہ نظام تنفس کے ذریعہ اثر کرتی ہیں اس لئے انہیں ناک اور منھ کے راستے سے (انکباب کو چھوڑ کر) ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ بخاری ادویہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بخور : **Fumigation** ایسی دواء جس کو جلا کر اس سے اٹھنے والے دھوئیں کو بطور دھونی استعمال کیا جائے۔ جیسے دمہ کے مریضوں میں دھتورہ کے پتوں کی دھونی دی جاتی ہے۔

(۲) شموم : **Olfaction** ایسی دوائیں جن کے فراری اجزاء (Essential Parts) ناک کے راستے جوف انف تک پہونچتے ہیں۔

(۳) لخلخہ : **Inhalation** ایسی دوائیں جن کو چوڑے منھ کے برتن میں رکھ کر ناک کے ذریعہ اندر کھینچا جائے۔ یہ دوائیں ہوا کی نالیوں تک بھی پہونچتی ہیں۔ طب جدید میں اسے Aerosol کہا جاتا ہے۔

(۴) انکباب/بھپارہ : **Vapour Bath/Steam Bath** دواؤں کو پانی میں جوش دیتے وقت اس سے اٹھنے والی بھاپ کو بدن کے باہری حصے پر پہونچایا جائے۔

مسالک ادویہ

(دواؤں کے استعمال کے مختلف راستے)

Routes of Drug Administration

اشکال ادویہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مختلف شکل کی دوائیں ایک ہی راستے سے استعمال نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اس لئے دواؤں کے استعمال کے راستے ہمیشہ ایک سے زیادہ ہوتے ہیں۔ یوں تو دواؤں کے استعمال کا سب سے بڑا اور اہم راستہ منھ ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہر قسم اور شکل کی دواء اسی ایک راستے سے دی جائے۔ اس لئے مختلف حالات، اغراض ومقاصد اور دیگر ضروریات کی بنا پر الگ الگ راستوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ طب جدید نے تحقیقات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بہت سی دوائیں جیسے پینیسلین جی، انسولین اور ٹیسٹواسٹیرون وغیرہ منھ کے راستے استعمال کرنے سے برباد ہو جاتی ہیں۔ لیکن طب یونانی میں اس قسم کی تحقیقات ابھی تک نہیں ہو سکی ہیں۔ لہذا دواؤں کے استعمال کے راستوں کا انتخاب، دواء کی ظاہری صورت، بیماری کی نوعیت، مطلوبہ اثرات اور دوسری کئی ضرویات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ دوائیں کبھی جسم کے ظاہری حصوں پر استعمال کرنے سے بہتر اثرات پیدا کرتی ہیں خاص طور سے جب دواء کا اثر مقامی طور سے مطلوب ہو۔ لیکن جب دواء کو اندرونی اعضاء تک پہونچانا مقصد ہو تو دواء کو دوران خون میں پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ طب یونانی میں انجکشن کا رواج نہیں ہے اس لئے ایسی حالت میں منھ کا ہی انتخاب کیا جاتا ہے۔ اسی قسم کی بہت سی وجوہات ہیں جنکی بنا پر الگ الگ راستے چنے جاتے ہیں۔

بنیادی طور سے دواؤں کے استعمال کے دو اہم راستے ہیں۔

(۱) داخلی راستے: **Internal Routes** اس میں وہ تمام راستے داخل ہیں جو دواء کو جسم کے اندر پہونچا دیتے ہیں۔ جیسے منھ، ناک، کان، آنکھ، مقعد، مجریٰ بول وغیرہ۔ حالانکہ ان میں سے کئی راستے مثلاً آنکھ، کان، ناک وغیرہ ایسے ہیں جن میں دواء کا اثر مقامی طور سے ہی مقصود ہوتا ہے لیکن

دواؤں کا کچھ نہ کچھ حصہ ان راستوں سے جسم میں پہونچ جاتا ہے۔اس لئے انہیں داخلی راستے کہا گیا ہے۔طب جدید نے انہیں مقامی مانا ہے۔داخلی راستے بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(ا) طبعی راستے : **Natural Routes** جیسے منھ، ناک، کان، آنکھ، مقعد وغیرہ۔

(ب) غیر طبعی راستے: **Artificial Routes** جیسے انجکشن اور شگاف (طبی جدید کے لئے طبعی)

(۲) خارجی راستے: External Routes اس راستے سے استعمال کی جانے والی دواؤں کا اثر جسم کے باہری حصوں تک ہی رہتا ہے۔کچھ دوائیں جذب ہو کر خون میں پہونچ سکتی ہیں۔اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(ا) دواء کو صرف جلد پر لگانا

(ب) دواء جلد پر لگا کر مالش کرنا

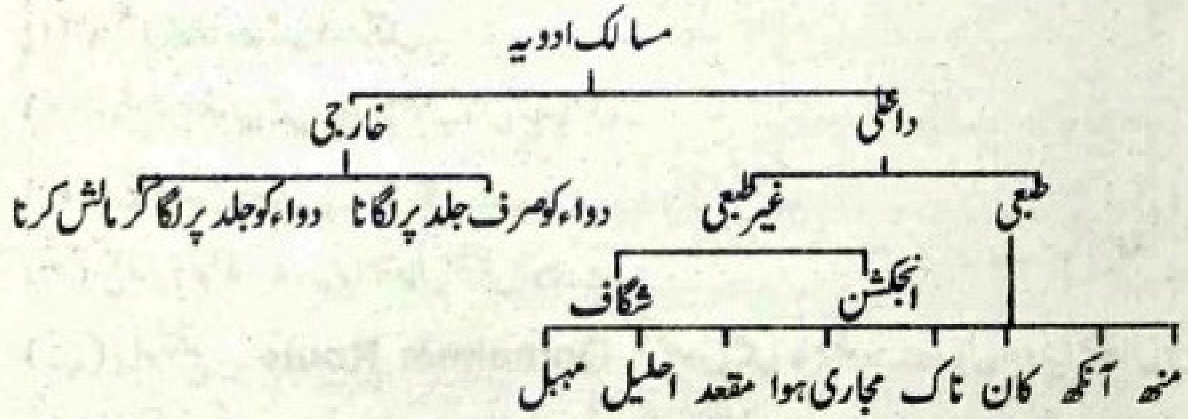

داخلی راستے: Internal Routes یہ دو قسم کے ہیں

(۱) طبعی راستے Natural Routes

(۲) غیر طبع راستے Artificial Routes

طبعی راستے : Natural Routes یہ مندرجہ ذیل ہیں

(ا) براہ دہن/منھ : **Oral Route** یونانی دواؤں کے لئے سب سے اہم اور کثیر الاستعمال راستہ ہے۔دواؤں کی بیشتر شکلیں اس راستہ سے استعمال کی جاتی ہیں۔خواہ وہ جامد ہوں جیسے قرص، حب، سفوف، یا نیم جامد ہوں جیسے اطریفل، خمیرہ، جوارش، لعوق یا سیال ہوں جیسے شربت، سکنجبین، عرق وغیرہ۔

اس راستہ سے استعمال کی گئی زیادہ تر دوائیں ہضم و جذب سے گزر کر دوران خون میں پہونچ جاتی ہیں اور جسم کے مختلف حصوں میں اپنے اثرات مرتب کرتی ہیں۔البتہ کچھ دواؤں کے اثرات مقامی ہوتے ہیں جیسے مضمضہ، غرغرہ وغیرہ۔جہاں اس راستہ کے بہت سے فوائد ہیں وہیں اس کی کچھ حدود بھی ہیں۔

فوائد : Advantages مندرجہ ذیل ہیں

(۱) محفوظ ترین راستہ ہے۔

(۲) طریقہ استعمال آسان ہے۔

(۳) بغیر کسی کی مدد کے مریض خود بھی دواء لے سکتا ہے۔

(۴) دواء کے استعمال میں تکلیف نہیں ہوتی۔

(۵) جامد، نیم جامد اور سیال تینوں شکل کی دوائیں اس راستہ سے استعمال کی جا سکتی ہیں۔

نقصانات/حدود : Limitations مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ایمرجنسی حالات میں کارگر نہیں۔

(۲) بیہوش مریضوں میں یہ راستہ منتخب نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) قے کی حالت میں یہ راستہ بیکار ہے۔

(۴) تلخ اور ناخوشگوار ادویہ کا استعمال مشکل ہوتا ہے۔

(ب) براہ چشم : **Opthalmic Route** آنکھوں میں عام طور سے سیال ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔کچھ مرہم اور سفوف بطور سرمہ، شیاف وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔ان دواؤں کے اثرات مقامی ہوتے ہیں۔

(ج) براہ اذن/کان : **Ear Passage** کان کے راستے استعمال کی جانے والی دوائیں غشاء طبلی (Tympanic Membrane) تک پہونچتی ہیں۔کان کے راستے قطور (Drops) مرہم، شیاف، فتیلہ، پچکاری اور سکوب وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(د) براہ انف/ناک : **Nasal Passage** اس راستہ کا انتخاب عموماً ان دواؤں کے لئے کیا جاتا ہے جو بخاری ہوتی ہیں جن کے اثرات پھیپھڑوں تک ہوتے ہیں۔لیکن آنکھ اور کان کی طرح کچھ مقامی ادویہ جیسے مرہم، سعوط، نشوق، قطور اور زروق وغیرہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۳) بعض دواؤں کے اثرات منہ کے مقابلے میں تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۴) مخرش اور ناخوشگوار دواؤں کے مضر اثرات سے بچا جاسکتا ہے۔

نقصانات/حدود: **Limitations** خاص نقصان مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سماجی اعتبار سے ہر آدمی اسے پسند نہیں کرتا۔

اس راستے سے حمول، شیاف، حقنہ اور ذرور وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(ز) براہ احلیل: **Urethral Passage** احلیل، مثانہ، حالبین وغیرہ کے امراض جیسے سوزاک، ورم مثانہ، قروح مثانہ وغیرہ میں دوائیں مقامی طور سے زیادہ بہتر کام کرتی ہیں۔ اسلئے سیال دواؤں کو بذریعہ پچکاری مثانے تک پہونچا دیا جاتا ہے۔

(ح) براہ مہبل: **Vaginal Passage** مہبل کے بعض امراض میں بھی دوائیں مقامی طور سے زیادہ اچھا کام کرتی ہیں۔ اسلئے دواؤں کو حمول، فرزجہ، قرص، مرہم وغیرہ کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔

غیر طبعی/مصنوعی راستے: **Artificial Routes** مصنوعی طور سے جلد میں سوراخ کرکے انجکشن کے ذریعہ دواء کو نسیج تحت الجلد (S.C.)، عضلات میں (I.M.) یا عروق میں (I.V.) پہونچایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ طب جدید میں کثرت سے رائج ہے اور شاید اس طب کی کامیابی کا سہرا بھی انجکشن کے سر ہے کیونکہ اس راستے سے دواء کو چند سکنڈوں میں مقامِ مرض تک پہونچایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ یہ طریقہ طب جدید کے لئے طبعی ہے لیکن طب یونانی کے لئے غیر طبعی مانا گیا ہے۔ حالانکہ قدیم زمانے میں بھی جلد میں شگاف دیکر کچھ ادویہ کو جلد کے نیچے رکھنے کا رواج تھا جو اس وقت طبعی رہا ہوگا۔ یہ طریقہ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ آج بھی رائج ہے۔ جیسے Pellet, Implantation Dermojet وغیرہ۔

(۲) خارجی راستے: **External Routes** وہ تمام دوائیں جو جلد پر استعمال کی جاتی ہیں ادویہ خارجیہ کہلاتی ہیں۔ انکے اثرات یا تو جلد تک محدود ہوتے ہیں یا کچھ کے اثرات جلد کے

(ہ) براہ مجاری تنفس: Respiratary Passage بخاری اور رقیق اڑ جانے والی خوشبودار دوائیں لخلخہ اور شموم کی شکل میں اس راستے سے استعمال کی جاتی ہیں۔ مجاری تنفس کا اطلاق ناک کے دہانے (Nostril) سے لیکر (Alveoli) تک ہوتا ہے۔ حلق تک تو نیم جامد اور سیال ادویہ استعمال کی جاسکتی ہیں مگر نچلے ہوائی راستے (L.R.T.) میں صرف وہی دوائیں استعمال کی جاسکتی ہیں جو بخاری ہوں یا رقیق ہوں مگر ماحول میں آنے کے بعد بخاری حالت میں تبدیل ہو جائیں۔ اس قسم کی دوائیں پھیپھڑوں کی بڑی سطح سے تیزی کے ساتھ جذب ہو کر خون میں پہونچتی ہیں۔ اس راستہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سانس کے ساتھ یہ دوائیں باہر بھی آجاتی ہیں۔ طب جدید میں مریض کو بے ہوش کرنے کے لئے سب سے زیادہ اسی راستہ کو منتخب کیا جاتا ہے۔

(و) براہ مبرز/مقعد: Anal Route دواؤں کے استعمال کا دوسرا بڑا اندرونی راستہ ہے۔ طبعی راستہ ہوتے ہوئے بھی یہ عام طور سے منتخب نہیں کیا جاتا۔ کسی خاص ضرورت یا مجبوری کی بنا پر ہی اسے چُنا جاتا ہے۔ جیسے ....

(۱) جب منہ کے راستے دواء کا استعمال مشکل ہو۔ مثلاً حلق کا کینسر اور خناق وغیرہ کی صورت میں

(۲) مسلسل قے کی حالت میں جب معدے میں غذاء کا ٹھہرنا مشکل ہو۔

(۳) آنتوں کو صاف کرنے کے لئے جیسے شدید قبض یا آپریشن وغیرہ کی حالت میں ضرورت پیش آتی ہے۔

(۴) جب مقامی طور سے آنتوں میں دواء کا اثر مقصود ہو۔

(۵) کبھی کبھی دردِ زہ کو بڑھانے کے لئے اس راستے سے دواء کو رحم تک پہونچایا جاتا ہے۔

فوائد: Advantages مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مندرجہ بالا ضروریات اس کے فوائد میں شامل ہیں۔

(۲) بعض مخرش دوائیں منہ کے راستے استعمال کرنے سے خراش پیدا کرتی ہیں جبکہ یہی دوائیں مبرز کے راستے استعمال کرنے سے مخرش نہیں ہوتیں۔

نیچے بھی پہونچ سکتے ہیں۔ جلد پر دواؤں کا استعمال دو شکلوں میں کیا جاتا ہے۔

(الف) پہلی صورت یہ ہے کہ دواء کو صرف جلد پر لگا دیا جائے۔ جیسے طلاء، ضماد، مرہم، قیروطی، کبوس، آبزن، پاشویہ وغیرہ۔

(ب) دوسری صورت یہ ہے کہ دواء کو جلد پر لگا کر مالش کیا جائے۔ جیسے مسوح، دلوک وغیرہ۔

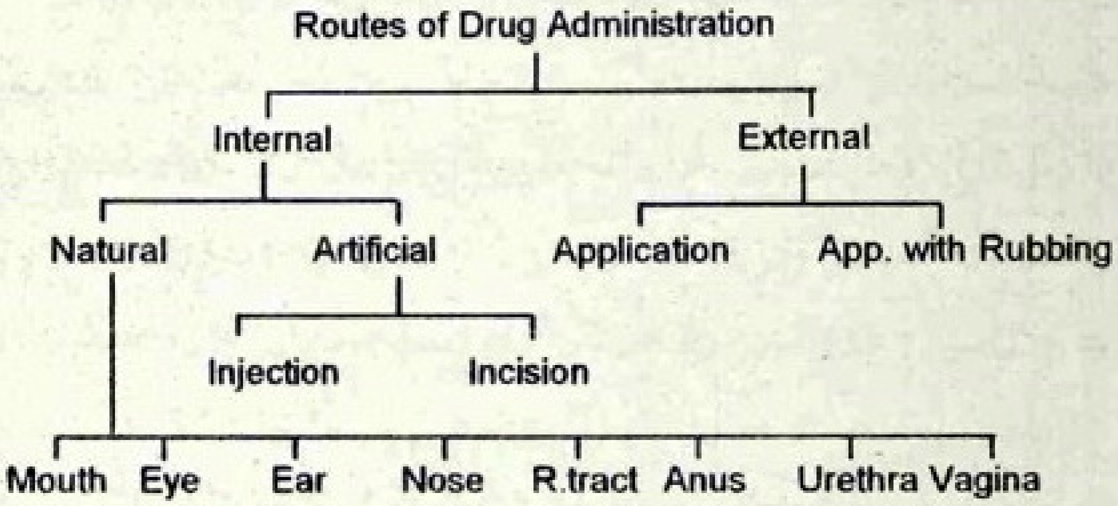

ابدال ادویہ

(ادویہ کے بدل)

Drug Substitutes

جب کسی دواء کی جگہ انہیں افعال و خواص کے لئے دوسری دواء استعمال کی جائے جو کہ پہلی دواء میں موجود ہیں تو اسے "ابدال ادویہ" کہا جاتا ہے۔ یہ علم الادویہ کا ایک اہم اور نازک مسئلہ ہے جس پر اطباء نے بڑی کوششیں صرف کی ہیں لیکن دیگر مسائل کی طرح بہت زیادہ کامیابی نہیں مل سکی ہے۔ یہ مسئلہ آج بھی بحث کا موضوع ہے۔ واضح ہونا چاہیئے کہ دو چیزیں بالکل ایک جیسی نہیں ہوسکتی ہیں۔ اس لئے دونوں چیزیں ایک دوسرے کا بدل بھی نہیں ہوسکتی ہیں۔ کیوں کہ ہر ایک کی صورت نوعیہ، ساخت اور اجزاء ترکیبیہ الگ ہیں۔ دواؤں پر بھی یہ قانون لاگو ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی دواء دوسری دواء کی حقیقی بدل نہیں ہوسکتی۔ مگر کبھی کبھی خاص ضرورتوں اور معالجاتی مقاصد کے لئے ایک دواء کو دوسری دواء کی جگہ استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے جسکی بہت سی وجوہات ہیں۔ انہیں وجوہات کو ابدال ادویہ کی ضرورتیں کہا جاتا ہے۔

ابدال ادویہ کی ضرورتیں : Necessities of Substitution مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اصل دواء دستیاب نہ ہو۔

(۲) اصل دواء کا حصول نہایت مشکل ہو۔

(۳) اصل دواء اتنی مہنگی ہو کہ عام آدمی اسے خرید نہ سکتا ہو۔

(۴) اصل دواء میں نقصان کے پہلو زیادہ ہوں اور فائدہ کم ہو۔

(۵) اصل دواء دستیاب تو ہو لیکن عام استعمال پر پابندی ہو۔

(۶) اصل دواء کے حصول کے لئے آمد و رفت میں دشواری ہو۔

ابدال ادویہ کے اصول Principles of Substitution: ابدال ادویہ کے کچھ

اصول ہیں جنکالحاظ کئے بغیر ایک دواء کودوسری دواء کی جگہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ابدال ادویہ میں تین خاص اصول کا دھیان رکھنا ضروری ہوتا ہے۔اصل اور بدل دونوں میں ان میں سے کسی ایک میں مماثلت ضروری ہے۔

(۱)مزاجی یکسانیت : Similarity in Temperament اصل اور بدل دونوں کے مزاج ایک جیسے ہوں یا کم وبیش قریب تر ہوں۔مثلاً اگر اصل دواء کا مزاج گرم خشک دوسرے درجہ میں توبدل کا بھی یہی مزاج ہونا چاہیئے البتہ اگر ایسا ممکن نہ ہوتو بدل کی مقدار خوراک گھٹائی یا بڑھائی جا سکتی ہے۔مثلاً بدل کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم وخشک ہے تو اس کی مقدار گھٹادی جائے اور اگر پہلے درجہ میں گرم وخشک ہے تو مقدار بڑھادی جائے۔لیکن مزاجی یکسانیت کا کلیہ تمام دواؤں کے لئے درست نہیں ہے کیوں کہ بہت سی دوائیں ایک جیسے مزاج رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کا بدل نہیں ہیں اور بہت سی دوائیں مزاجی اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کا بدل ہیں۔

(۲)طبعی خصوصیات میں یکسانیت : .Similarity in Physical Prop اصل اور بدل کی ظاہری خصوصیات میں یکسانیت کی بنیاد پر بدل متعین کرنا مناسب نہیں ہے۔دواؤں کے رنگ، بو،مزااور قوام کسی حدتک بدل کا معیار بن سکتے ہیں لیکن قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتے ہیں کیوں کہ ایک ہی رنگ، بو، مزااور قوام کی دوائیں الگ الگ افعال رکھتی ہیں۔مثال کے طور پر چرائتہ اور افیون کے مزے تلخ ہیں لیکن یہ دونوں قطعی ایک دوسرے کا بدل نہیں ہیں۔

(۳)نوعیت عمل میں یکسانیت : Similarity in Action ابدال ادویہ کے سلسلے میں اسکوسب سے قوی معیار مانا گیا ہے۔ادویہ کے استعمال کا مقصد صرف مرض کودور کرنا ہے۔اسلئے وہ تمام دوائیں جنکے افعال ملتے جلتے ہیں وہ ایک دوسرے کا بدل بن سکتی ہیں چاہے انکے مزاج اور ظاہری خصوصیات ایک جیسے بھلے ہی نہ ہوں۔نوعیت عمل میں یکسانیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دونوں دوائیں تمام افعال میں ایک جیسی ہیں بلکہ کسی ایک فعل میں یکسانیت بدل کے لئے کافی ہے۔مثال کے طور پر بادرنجبویہ اور آبریشم تفریح قلب کے لئے ایک دوسرے کا بدل ہیں۔لیکن ہر فعل میں ایک دوسرے کا بدل نہیں ہیں۔

بدل کے اقسام : **Types of Substitution** مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)بدل حقیقی /بدل اقرب :اصل اور بدل میں تاثیر،جنس،نوع یا مزاج تینوں میں اشتراک ہو۔

(۲)بدل ثانوی /بدل قریب :اصل اور بدل میں تاثیر،جنس یا مزاج میں اشتراک ہو۔

(۳)بدل بعید /بدل ناقص : اصل اور بدل میں صرف تاثیر کا اشتراک ہو۔

ابدال ادویہ کے اہم نکات : Important Points of Substitution

(۱)جہاں تک ممکن ہو اصل دواء کو ہی استعمال کیا جائے۔بدل کا انتخاب اسی وقت کیا جائے جب اصل دواء کا ملنا مشکل ہو۔یہاں تک کہ اگر اصل دواء کی قوت کم ہوگئی ہو تو مقدار خوراک بڑھا کر اسے ہی استعمال کیا جائے۔

(۲)اگر اصل دواء دستیاب نہیں ہے تو اسی جیسی کم قوت کی دوسری دواء زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے۔

(۳)اگر اصل دواء کا مستعمل جزء دستیاب نہیں ہے تو اسی دواء کے دوسرے حصے کو استعمال کیا جائے۔جیسے نیم کی پتی نہ مل پائے تو چھال استعمال کرلی جائے۔

(۴)کوئی بھی دواء اپنے تمام افعال وخواص میں دوسری دواء کا بدل نہیں ہے۔

(۵)تخلیقی نوعیت میں اختلاف کے باوجود بھی دوائیں ایک دوسرے کی بدل ہوسکتی ہیں۔یعنی حیوانی دواء نباتی کا بدل اور نباتی دواء حیوانی کا بدل بن سکتی ہے۔دواؤں کے تینوں ماخذ ایک دوسرے کا بدل بن سکتے ہیں۔

(۶)دواء کی ایک ذات (.Spp) دوسری ذات کا بدل بن سکتی ہے۔جیسے پودینہ کی تمام ذاتیں ایک دوسرے کی بدل ہیں۔

ان نکات کے مدنظر درج ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

(۱)اصل اور بدل میں تاثیری اشتراک (ایک جیسے اثرات) ہوسکتا ہے۔خواہ انکی جنس اور نوع الگ الگ ہوں۔جیسے جند بیدستر (حیوانی) کا بدل،نصف وزن سیاہ مرچ (نباتی) ہے۔

(۲) اصل اور بدل دونوں ہی ایک جنس سے ہوسکتی ہیں جیسے دونوں ہی حیوانی یا نباتی یا معدنی ہوں۔

(۳) اصل اور بدل دونوں ہی ایک ہی نوع سے ہوسکتی ہیں۔

زیادہ تر دوائیں اپنے اجزاء فعالہ سے اثر کرتی ہیں۔اس لئے ایک جیسے اجزاء فعالہ والی دو دوائیں ایک دوسرے کا بدل آسانی سے بن سکتی ہیں کیونکہ دونوں کے اثرات ایک جیسے ہونگے اور یہی افضل ترین بدل ہے۔قدیم اصولوں کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے جدید علوم بالخصوص تجزیاتی کیمیا (Analytical Chemistry) سے مدد لے کر دواؤں کے بدل تلاش کئے جاسکتے ہیں۔

اضرار واصلاح ادویہ

(دواؤں کے مضر اثرات اوران کی اصلاح)

Adverse Effect of the Drugs and its Correction

ہر چیز میں نفع ونقصان دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں۔ایک اگر کسی خاص لحاظ سے مفید ہے تو دوسرا نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔دوائیں بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔یہ عام خیال کہ یونانی اور آیورویدک دوائیں بے ضرر ہوتی ہیں غلط ہے۔ہاں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ مصنوعی دواؤں کے مقابلہ میں قدرتی دواؤں میں نقصان کے پہلو کم ہیں۔لہٰذا جن دواؤں میں نقصان کا پہلو نہیں ہے وہ زیادہ نفع بھی نہیں دے سکتی ہیں۔تجربات شاہد ہیں کہ کئی دوائیں سریع الاثر ہوتی ہیں اسکے برخلاف معتدل دوائیں اگر نقصان نہیں پہونچاتیں تو ان سے نفع کی امید بھی کم ہوتی ہے۔

شیخ کی بیان کردہ دواء کی تعریف ''ہر وہ چیز جو بدن پر وارد ہوکر بدنی حرارت و رطوبات سے متاثر ہوکر اپنا اثر قائم کرے اور جزو بدن نہ ہو اور خارج ہوجائے، بدن پر اسکا اثر جسم کی موجودہ کیفیت کے موافق ہو یا ناموافق۔'' سے ایک حقیقت واضح ہوتی ہے کہ دواء کا کوئی نہ کوئی اثر جسم میں محسوس ہوتا ہے جو مفید بھی ہوسکتا ہے اور نقصاندہ بھی۔چنانچہ جب اس چیز کو ازالۂ مرض کے لئے استعمال کرتے ہیں اور وہ مرضی کیفیت کو دور کرتی ہے تو دواء کہلاتی ہے۔لیکن ساتھ ساتھ اس چیز کے اثرات دوسرے نظام بدن پر مرتب ہوتے ہیں اور یہی اثرات اگر غیر مفید ہیں تو ''مضر اثرات'' کہلاتے ہیں۔

"Adverse Effect of the Drugs is any Undesirable or Unintended Consequence of Drug Administration"

دواؤں کی مضرت کا لفظ بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے اس میں وہ تمام اثرات شامل ہیں جو کسی بھی صورت یا حالت میں مطلوب نہ ہوں ۔اس کی بہت سی صورتیں ہیں ۔ کچھ دوائیں حالت صحت میں غیر مضر ہوتی ہیں جبکہ حالت مرض میں استعمال کیا جائے تو مضر ہوتی ہیں کچھ دوائیں ایسی ہوتی ہیں جو صحت کی حالت میں مضر ہوتی ہیں ۔ کچھ کثرت استعمال سے اپنی دوائی مقدار میں بھی نقصان دہ ہوتی ہیں اور کچھ مقدار خوراک بڑھا دینے سے نقصان کا سبب بنتی ہیں ۔ایک ہی دواء ایک شخص میں مفید ہوسکتی ہے مگر وہی دواء دوسرے کے لئے نقصان دہ بھی ہوسکتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء علاج کے دوران وقت ، اختلاف مزاج ، موسم ، علاقہ ودیگر بہت سی چیزوں کو دھیان میں رکھتے ہیں ۔ ان تمام کے باوجود دواء کے استعمال کیلئے انسان مجبور ہے ۔لہٰذا مختلف طریقوں سے مضر دواؤں کی اصلاح کر کے مریض کو کم سے کم ضرر پہونچاتے ہوئے دواء کا استعمال ’’اصلاح ادویہ‘‘ کہلاتا ہے ۔

اصلاح ادویہ کے طریقے : Methods of Correction استعمال سے قبل دواؤں کی اصلاح کر کے ان کو لائق استعمال بنانے کے کئی طریقے ہیں ۔

(1) دواؤں کی شکل وصورت کو بدل کر ان کی مضر کیفیت کو دور کرنا : بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن پر کچھ اعمال کئے جاتے ہیں جن سے نقصاندہ کیفیات دور ہوجاتی ہیں ۔اسی کو ’’تدبیر ادویہ‘‘ کہا جاتا ہے اور جس دواء پر تدبیر کی گئی ہو اسے ’’مدبر‘‘ کہا جاتا ہے ۔تدبیر ادویہ کے ذیل میں کئی اعمال آتے ہیں جنہیں علم الصیدلہ میں تفصیل سے پڑھایا جاتا ہے مثال کے طور پر احراق و تکلیس (دھاتوں کا کشتہ بنانا)، تشویہ (سقمونیا مشوی)، تحمیص، (افیون محمص)، غسل (لک مغسول ، مروارید مغسول)، تصفیہ (پارہ مصفی)، بریاں کرنا (مازو بریاں، بلیلہ بریاں)، مدبر (کچلہ مدبر)، سوختہ (سرطان محرق سوختہ)، مقرض (آبریشم مقرض)، مجوف (تربد مجوف) وغیرہ۔

(۲) مسلک دواء کو بدل دینا : کچھ دوائیں ایسی ہوتی ہیں جو براہ دہن استعمال کرنے سے شدید نقصان کا باعث ہوتی ہیں جبکہ وہی دوائیں دوسرے راستے سے استعمال کی جائیں تو کم نقصان کا باعث ہوتی ہیں یا بالکل ہی بے ضرر ہوجاتی ہیں ۔بعض دوائیں براہ دہن استعمال کرنے سے تے کا سبب بنتی ہیں ۔ کچھ دوائیں مخرش اور شدید تلخ ہوتی ہیں اگر انہیں دواؤں کو حقنہ کے ذریعہ استعمال کیا جائے تو نقصان نہیں ہوتا ۔اسی اصول پر بعض ایلوپیتھی دوائیں محض مسلک کی تبدیلی سے نقصان کی جگہ زیادہ فائدہ پہونچاتی ہیں جیسے Aminophylline مخرش ہوتی ہے جبکہ براہ حقنہ خراش نہیں پیدا کرتی ۔

(3) دوسری دواء شامل کر کے رترکیب ادویہ : کبھی دواء کی مضرت دور کرنے کیلئے مضر دواء کے ساتھ دوسری دوا شریک کردی جاتی ہے ۔ یہ دوسری دواء ’’مصلح‘‘ کہلاتی ہے ۔

مصلح دوائیں عموماً تین طریقوں سے دواء کی اصلاح کرتی ہیں ۔

(ا) اصل دواء کی تیزی (جو نقصان کا سبب ہوتی ہے) کو کم کردیتی ہے یا ختم کردیتی ہے مثلاً کوئی تیزابی دواء اصل حالت میں اعضاء ہضم کے اندر خراش سوزش وجلن وغیرہ پیدا کردیتی ہے ایسی حالت میں اس کے ساتھ اگر کوئی دوسری ایسی دواء شامل کردی جائے تو جو اس کی حدت کو کم کردے تو وہ دواء مصلح کہلائیگی جیسے تیزابی ادویہ کے ساتھ زیادہ مقدار میں پانی ملادینا ۔اس صورت میں تیزابیت کم ہوجاتی ہے ۔

(ب) ’’دواء مصلح‘‘ اصل دواء کے بالکل مخالف کیفیت اور مزاج کی حامل ہوتی ہے جو اصل دواء کے ساتھ مل کر اسکی صورت نوعیہ کو ہی بدل دیتی ہے جیسے تیزابی دواء کے ساتھ کھاری دواء کا ملادینا ۔

(ج) دواء مصلح اصل دواء کے نہ تو مزاج کو بدلتی ہے نہ کیفیت اور صورت نوعیہ کو اور نہ ہی اسکی

حدت وتیزی کو دور کرتی ہے بلکہ اصل دواء کے متضاد عمل کے ذریعہ مضرت کو دور کرتی ہے۔

''دواء مصلح'' زیادہ تر اسی نوعیت کی ہوتی ہے۔ مثلاً مسہلات کے استعمال کے بعد آنتوں میں خراش کا اندیشہ ہوتا ہے ایسی حالت میں مسہل کے ساتھ لعابی دواء کا استعمال کرنا مثلاً جمال گوٹہ کے ساتھ اسپغول کا ملا دینا۔ حابس دوائیں قابض بھی ہوتی ہیں ایسی حالت میں ان کے ساتھ ہلکے ملینات کا ملا دینا۔ مسکن دوائیں جو مضعف قلب ہوتی ہیں انکے ساتھ مفرحات ومقویات قلب کا استعمال۔ اس طرح کی ایسی بہت سی صورتیں ہیں جن میں حسب ضرورت مناسب مصلحات کے ذریعہ اصل دواء کی مضرت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اضرار و اصلاح ادویہ کے مطالعہ سے بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ اطباء کرام نے اصلاح ادویہ کے سلسلے میں جن زریں اصولوں کا ذکر کیا ہے وہ لائق تحسین ہیں یقیناً انہیں اصولوں کے ذریعہ اصلاح ادویہ کا کام مکمل ہو سکتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ اصول وقوانین محض تحریر تک ہی محدود ہیں۔ بہت سے زریں اصولوں کی طرح اس میں بھی بھرتی کی گئی ہے اور علم الادویہ کے ایک اہم مسئلہ پر اتنا کام نہیں کیا گیا ہے جتنا کہ کیا جانا چاہیئے تھا۔ ادویہ کے مصلحات کا مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مصلحات محض بھرتی کے ہیں اور جا بجا اصلاح ادویہ کے اصولوں سے انحراف کیا گیا ہے۔ اسی طرح مضرت کے سلسلے میں بھی بخل سے کام لیا گیا ہے۔ زیادہ تر ادویہ کے سلسلے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ معدہ امعاء اور گردوں کے لئے مضر ہیں۔ پر مضرت کی نوعیت کیا ہے پتہ نہیں۔ جب مضرت کی نوعیت ہی نہیں معلوم ہوگی تو اصلاح بھی محال ہے۔ اسی طرح زیادہ تر دواؤں کے مصلحات میں، چند کو چھوڑ کر صمغ عربی، کتیرا، شہد وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان مضرتوں اور مصلحات کا مطالعہ کرنے سے نہ ہی مضرت کی نوعیت سمجھ میں آتی ہے نہ ہی مصلحات کی۔

حصول، تحفظ و اعمار ادویہ

(دواؤں کا حصول، حفاظت اور عمریں)

Collection, Preservation and Ages (Expiry) of Drugs

مرض کی تشخیص کے بعد سب سے اہم اور ضروری مسئلہ جو ایک طبیب کے سامنے آتا ہے وہ صحیح اور مفید دواء کا انتخاب ہے کیوں کہ اگر صحیح دواء دستیاب نہ ہو تو تشخیص بے فائدہ رہ جائیگی۔ یہ طب یونانی کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیوں کہ اس طریقہ علاج میں استعمال ہونے والی بیشتر دوائیں نباتات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ لہٰذا صحیح وقت پر دواؤں کا حاصل نہ کرنا، ان کی حفاظت میں کوتاہی کرنا، دواؤں کی غیر صحت مند شناخت اور کوالٹی کنٹرول وغیرہ کی کمی نے اس طریقہ علاج کو مشکوک بنا دیا ہے۔ اس طریقہ علاج کو بہتر سے بہتر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسمیں استعمال ہونے والی دواؤں کی میعار بندی کی جائے۔ اطباء قدیم ان تمام مسائل پر پوری محنت و ایمانداری سے قائم رہے لیکن آج کل ان پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

علم الادویہ میں دواؤں کے صحیح ہونے کی جو علامات بتائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ دواء کا رنگ، بو، مزا قوام اور دیگر خصوصیات اصل حالت پر ہوں۔ بوسیدہ اور تمام طبیعی خصوصیات سے عاری ادویہ سے فائدہ کی امید قطعی نہیں کی جا سکتی بلکہ یہ مریض کا وقت اور پیسہ دونوں برباد کرنے اور طب کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ اسلئے دواؤں کو معیاری بنانے کے لئے مندرجہ ذیل پر خاص دھیان دیا جانا چاہیے۔

(۱) دواؤں کے حصول کے اوقات کی پابندی۔

(۲) دواؤں کی شناخت کے اصولوں کی پابندی۔

(۳) مختلف مقامات سے دواؤں کی نسبت کی جانکاری۔

(۴) مختلف دواؤں کے بارے میں ان کے بہتر ہونے کے اوقات کی جانکاری۔

(۵) دواؤں کی حیات ومدت استعمال کی جانکاری۔

(۶) دواؤں کی حفاظت کے طریقوں کے بارے میں مکمل جانکاری۔

(۷) ادویہ کے مختلف حصوں میں موجود اجزاء فعالہ کی جانکاری۔

(۸) دواؤں پر آب وہوا اور ماحولیات کے اثرات کی جانکاری۔

(۱) **حصول ادویہ : Collection of Drugs** اس سلسلے میں اطباء نے دواء کی جائے پیدائش سے نسبت، علاقہ اور آب وہوا پر خصوصی زور دیا ہے ایک ہی دواء کی کاشت کسی خاص مقام پر بہتر کی جاتی ہے اور اسکی تاثیر بھی بہتر ہوتی ہے مگر جگہ بدل جانے سے یا تو اسکی تاثیر کم ہوجاتی ہے یا وہ دواء کسی نئی جگہ پر اگتی ہی نہیں، مثلاً اطریلال مصر کی بہتر ہوتی ہے، ہندوستان میں اسکی کاشت نہیں کی جاسکتی ۔ الگ الگ جگہوں پر اگنے والی ایک ہی دواء کے اجزاء ترکیب میں بھی فرق ہوتا ہے مثلاً ہندوستان اور چین کی ''ریوند چینی'' میں بہت فرق ہے۔اسی لئے اطباء ہدایت کرتے ہیں کہ جن جگہوں کی دوائیں تجربہ سے بہتر ثابت ہوچکی ہیں انہیں جگہوں سے حاصل کی جائیں۔مثلاً ریوند چینی، قسط ہندی، سفیدہ کاشغری، جدوار خطائی، تربد اکبرآبادی اور نمک لاہوری وغیرہ۔مندرجہ بالا دوائیں اپنی مخصوص نسبت سے ہٹ کر بھی پیدا ہوتی ہیں فرق اتنا ہے کہ ان جگہوں کی بہتر ہوتی ہیں جہاں سے ان کو نسبت دی گئی ہے۔اسی طرح دواؤں کے حصول کا وقت بھی متعین کیا گیا ہے۔مختلف حصوں کے حصول کے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

نباتی ادویہ :Drugs from Botanical Origin مندرجہ ذیل حصوں کے حاصل کرنے کے اصول یہ ہیں۔

(ا) **پھول وپتے:** اس وقت حاصل کئے جائیں جب وہ پوری طرح مکمل ہوچکے ہوں اور ان کے رنگ وبو تبدیل نہ ہوئے ہوں ہاں کسی خاص ضرورت کے پیش نظر شگوفوں کو بھی توڑا جاسکتا ہے۔

(ب) **پھل اور بیج :** اس وقت حاصل کئے جائیں جب وہ مکمل طور پر پختہ ہوچکے ہوں اور گرنے کے قریب ہوں یہ احتیاط رکھا جائے کہ گرے ہوئے پھلوں کو نہ جمع کیا جائے۔

(ج) **جڑیں :** اس وقت حاصل کی جائیں جب درخت پورا ہوچکا ہو اور پھل آنے کے قریب ہوں۔ پھل آجانے کے بعد جڑوں کا حاصل کرنا بہتر نہیں۔اکثر خریف کے آخر میں ان کو حاصل کیا جاتا ہے۔

(د) **شاخیں اور چھالیں :** موسم بہار میں حاصل کی جائیں جبکہ سرسبزی باقی رہے۔

(و) **بوٹیاں :** جس میں پودے کے سبھی حصے شامل ہیں تروتازہ اور مکمل حالت میں حاصل کی جائیں

(ہ) **گوند (صمغیات) اور دیگر ترشحات :** اس وقت حاصل کئے جائیں جب اس درخت کے پھول گرنے شروع ہوگئے ہوں مگر یہ احتیاط ضرور رکھی جائے کہ سورج نکلنے سے پہلے یا ڈوبنے کے بعد ہی حاصل کئے جائیں دھوپ کی حالت میں ان کا حصول بہتر نہیں مانا جاتا۔

ادویہ حیوانیہ : Drugs from Zoological Origin ایسے جانوروں سے حاصل کی جائیں جو ہر طرح سے مکمل (عالم شباب) میں ہوں اور تندرست ہوں بعض اوقات بوڑھے جانوروں کی ضرورت بھی پیش آجاتی ہے۔

ادویہ معدنیہ : Drugs from Geological Origin معدنی دوائیں حاصل کرتے وقت دیکھا جائے کہ ان کی چمک دمک ودیگر ظاہری خواص ان میں موجود ہیں یا نہیں۔

(۲) **تحفظ ادویہ: Preservation of Drugs** دواؤں کی حفاظت کی اہمیت بھی اسی قدر ہے جتنی کہ انکے حصول کی ہے۔بار بار مذکور ہوچکا ہے کہ طب یونانی میں مستعمل ادویہ زیادہ تر نباتی گروہ سے حاصل کی جاتی ہیں۔ان کی حفاظت کئی اعتبار سے اہم ہے۔کم وبیش نبات کے تمام ہی حصے استعمال ہوتے ہیں جس میں پھل، پتے، پھول، چھال جڑیں سبھی کچھ شامل ہیں۔پھل پورے سال دستیاب نہیں ہوتے اسلئے ان کو اس طرح محفوظ کرکے رکھا جانا چاہیئے کہ پورے سال دستیاب رہیں۔اس کے علاوہ خوشبودار ادویہ بھی ہیں جو حرارت سے برباد ہوجاتی ہیں۔بے ترتیب ادھر ادھر رکھ دینے سے دواؤں کے اجزاء فعالہ زائل ہوسکتے ہیں اسی لئے حصول ادویہ کے اصول وضوابط کے ساتھ ہی اطباء نے دواؤں کی حفاظت کے طریقے بھی وضع کئے ہیں۔

(۱) وہ دوائیں جن میں خوشبودار اجزاء (اجزاء فراریہ) ہوتے ہیں ان کے رکھ رکھاؤ میں احتیاط لازم

ہے ان دواؤں کو کھلا چھوڑ دینے سے خوشبودار اجزاء اڑ جاتے ہیں جیسے ست اجوائن، ست کافور، ست پودینہ وغیرہ۔ ایسی دواؤں کو سیل بند برتنوں میں رکھنا چاہیئے۔

(ب) دیگر خوشبودار ادویہ مثلاً گل سرخ، مشک، عنبر وغیرہ کو خوب اچھی طرح سے بند کر کے ڈبوں یا شیشے کے برتنوں میں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی دوائیں جن کے افعال زیادہ تر ان کے خوشبودار اجزاء پر ہی مشتمل ہوتے ہیں خوشبو اڑ جانے کے بعد ان کی تاثیر گھٹ جاتی ہے۔

(ج) جہاں تک ممکن ہو ہر دواء کیلئے الگ الگ برتن ہونا چاہیئے۔ ایک سے زیادہ دواؤں کو ایک ہی برتن میں رکھنا غیر مناسب ہے۔

(د) دواؤں کے برتنوں کو دھوپ، تیز روشنی، اور نم جگہوں پر نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ بعض دواؤں کے اجزاء اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ صرف گرمی سے زائل ہو جاتے ہیں۔

(ہ) نمکیات کو نہ ہی نم جگہ پر رکھنا چاہیئے اور نہ ہی دھات کے برتنوں میں، کیوں کہ ایسی دوائیں تیزی کے ساتھ نمی کو اپنے اندر جذب کرتی ہیں۔ ایسی دواؤں کو شیشے کے برتنوں میں رکھنا چاہیئے۔

(و) کپڑے، ٹاٹ اور مسامدار برتنوں میں دواؤں کو ہرگز نہ رکھا جائے اس صورت میں بھی دواء کے اجزاء ترکیبہ زائل ہوتے رہتے ہیں، اور باہر سے نمی اندر داخل ہوتی ہے۔

(ز) سیال و مرطوب دوائیں شیشوں کے مرتبان اور چینی کے برتنوں میں بند اور روشنی سے دور رکھی جائیں۔

(ح) جانوروں کے اعضاء شہد میں ڈال کر رکھے جائیں۔

(ط) بنا قلعی کئے ہوئے دھات کے برتنوں میں دوائیں نہ رکھی جائیں۔

(ی) مرکبات کے تحفظ پر بھی خاطر خواہ دھیان رکھا جانا چاہیے۔ خشک اور جامد ادویہ جیسے اقراص وحبوب وغیرہ کو بھی شیشے کے برتنوں میں رکھا جائے۔ اگر دھات کے برتن میں رکھنا ہو تو وہ قلعی دار ہوں۔

(ک) سیال اور نیم جامد ادویہ جیسے خمیرہ معجون اور شربت کو چینی یا شیشے کے برتنوں میں گرمی سے دور سرد مقامات میں رکھا جائے۔

(ل) پھلوں کو اسی شکل میں چینی، شہد شکر وغیرہ کے قوام میں زیادہ دن تک رکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بعض ادویہ حیوانیہ جیسے مرارہ، قضیب، جانوروں کے سر کے مغز وغیرہ کو شہد یا شیرہ میں رکھا جائے تو وہ فنگس سے بچے رہتے ہیں۔

(۳) **اعمار ادویہ : ادویہ کی مدت استعمال Expiry of Drugs** دواؤں کی مدت حیات سے مراد یہ ہیکہ کتنے دنوں تک وہ اپنی اصل حالت یعنی مزاج اصلی اور اپنی مخصوص ترتیب پر قائم رہتی ہیں۔ کوئی دواء اسی وقت تک موثر اور قابل استعمال ہوتی ہے جب تک وہ اپنی اصل حالت پر قائم رہتی ہے۔ چنانچہ دواء کے اپنی اصل پر قائم رہنے کا دارومدار اسکے اجزاء ترکیب اور اس پر ہے کہ وہ دواء کس ماحول میں رکھی گئی ہے۔ بعض دواؤں کی ترکیب اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ بہت آسانی کے ساتھ وہ آس پاس کے ماحول مثلاً روشنی، گرمی اور سردی وغیرہ سے متاثر ہو کر اپنی اصلیت کھو دیتی ہیں۔ مثلاً خوشبودار ادویہ (مزاج ضعیف)۔ اسکے برخلاف کچھ دواؤں کے اجزاء آپس میں اس قدر مستحکم ہوتے ہیں کہ آسانی کے ساتھ بیرونی عوارضات کا اثر ان پر نہیں ہوتا ایسی دوائیں کافی دنوں تک اپنی اصل حالت پر قائم رہتی ہیں (مزاج مستحکم)۔ جیسے بعض معدنی ادویہ۔ دواؤں کی مدت استعمال (عمر) کا تعین آسان نہیں ہے اور نہ ہی اسے قاعدہ کلیہ بنایا جاسکتا ہے کیوں کہ ایک کم عمر والی دواء (مزاج ضعیف) کو مضر ماحول سے بچا کر رکھا جائے تو اس کی عمر بڑھ سکتی ہے اسی طرح لمبی عمر والی دواؤں کو بے احتیاطی سے رکھنے پر ان کی عمر گھٹ سکتی ہے۔ طب جدید نے تو اپنی دواؤں کی مدت استعمال (Expiry dates) متعین کر رکھی ہے مگر ماہرین طب یونانی نے اپنے تجربات اور اندازے سے دواؤں کی عمریں متعین کی ہیں جنہیں مکمل اصول نہیں کہا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانی دواؤں کی عمر وہ مدت ہے جب تک وہ اپنی اصلی خصوصیات پر باقی رہیں۔

دواؤں کی مدت استعمال ان کے ماخذ کے اعتبار سے بیان کی گئی ہے۔

ادویہ نباتیہ : کم و بیش نباتات کے گیارہ حصے بطور دواء مستعمل ہیں۔ ذیل میں انہیں الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔

(ا) **جڑیں** : جڑوں کی مدت استعمال عام طور سے ۵۔۱۰ سال ہوتی ہے۔ جیسے قسط، جطیانہ، درونج عقربی وغیرہ۔ مگر کچھ ایسی جڑیں ہیں جن میں بہت جلد گھن (کیڑے) لگ جاتے ہیں۔ ایسی جڑوں کی مدت بہت کم ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ۱ سال تک۔ جیسے زنجبیل، چوب چینی، تربد وغیرہ۔ لیکن ایسی دواؤں کی حفاظت کی جائے تو ان کی عمر بڑھائی جاسکتی ہے۔

(ب) **شاخیں** : شاخوں کی عمریں ۲۔۳ سال تک ہوتی ہیں۔

(ج) **چھالیں** : دارچینی، کائفل، پوست نیم وغیرہ ۲۔۳ سال تک قابلِ استعمال رہتی ہیں۔

(د) **برگ**: برگ سنا، برگ گاؤزباں، برگ نیم وغیرہ ۱۔۲ سال قابلِ استعمال رہتی ہیں۔

(ہ) **شگوفے اور پھول** : گل سرخ، گل بنفشہ، گل زوفا، گل گاؤزباں، شگوفہ اذخر، لونگ وغیرہ ۱۔۲ سال تک قابلِ استعمال رہتے ہیں۔

(و) **پھل** : پھل کئی طرح کے ہوتے ہیں۔

(ا) مرطوب پھل : بہی، انار، سنترہ، انگور وغیرہ زیادہ سے زیادہ آٹھ دس دن تک اپنی اصل حالت پر باقی رہتے ہیں۔

(۲) خشک پھل جیسے عناب، سپستاں وغیرہ ۱۔۲ سال تک باقی رہتے ہیں۔

(۳) روغنی پھل جیسے اخروٹ، بادام، چلغوزہ، ناریل وغیرہ ۱ سال تک رہتے ہیں بہ شرطیکہ وہ اپنے خول میں رہیں۔ کم روغن والے پھل جیسے الائچی وغیرہ ۳ سال تک باقی رہتے ہیں۔

(د) **تخم**: سونف، زیرہ، خیارین، کنجد، میتھی وغیرہ ۲۔۳ سال تک اور روغن دار بیج ۲۔۳ سال سے کم مدت تک رہتے ہیں۔

(ز) **روغنیات** : روغن زیتون، روغن بادام، روغن بید انجیر، بہروزہ وغیرہ ۲ سال تک باقی رہتے ہیں۔

(ح) **عصارات** : صبر، اقاقیا، کتھ وغیرہ ۳ سال تک باقی رہتے ہیں۔

(ط) **صمغیات**: کتیرا، صمغ عربی، دم الاخوین، کہربا، لک وغیرہ ۳ سال تک اچھے حالات میں رہتے ہیں

(ی) **الباں وتنوعات**: خشک رطوبات جیسے سقمونیا، افیون وغیرہ ۲ سال تک رہتی ہیں۔

معدنی ادویہ : دواؤں کا دوسرا بڑا گروہ ادویہ معدنیہ کا ہے اس میں تین طرح کی دوائیں شامل ہیں

(ا) ذوی الاجساد :(دھات) Metals جیسے لوہا، سونا، چاندی، جست وغیرہ۔

(۲) ذوی الارواح : (اپدھات) گندھک پارہ، ہڑتال، دارچکنہ وغیرہ۔

(۳) حجریات وارضیات: ہیرا، یاقوت، زمرد، لعل، مردار سنگ، زہر مہرہ، پھٹکری، گل مختوم، گل ارمنی، توتیا، نوشادر وغیرہ۔

مدت استعمال کے لحاظ سے ان تمام دواؤں کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے ایک وہ جن کی عمریں غیر متعین ہیں جن میں سونا، ہیرا، یاقوت، زمرد، لعل وغیرہ شامل ہیں۔ دوسری وہ جن کی عمریں متعین کی جاسکتی ہیں ان میں ذوی الاجساد، جیسے لوہا، چاندی، تانبہ وغیرہ لمبے عرصہ تک باقی رہتے ہیں لیکن مٹی میں دفن کر دیا جائے تو جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ ذوی الارواح کی عمریں دھاتوں کے مقابلہ میں کم ہوتی ہیں۔

ادویہ حیوانیہ :ان میں چربی، کچھ مخصوص ترشحات، حیوانات کے مرارہ، پنیر مایہ، سینگ، کھر، ناخن، کچھ جانوروں کے گھر جیسے آبریشم، شکر تیغال، کچھ مسلّم حیوانات جیسے سرطان وغیرہ شامل ہیں۔ چربیوں کو نمک میں ملا کر رکھا جائے تو ۱ سال تک انکی قوت باقی رہتی ہے جانوروں کے پتے خشک کر لئے جائیں تو ۴ سال تک استعمال کے لائق رہتے ہیں۔ سرطان، کینچوے وغیرہ خشک حالت میں ۲ سال تک اور انفحہ ۱۔۲ سال تک، مشک وعنبر جند بید ستر وغیرہ ۵۔۱۰ سال تک باقی رہتے ہیں۔ مردار ید سیپ وغیرہ بھی ۵۔۱۰ سال تک اپنی چمک دمک باقی رکھ سکتے ہیں۔

ترکیب ادویہ

Compounding of Drugs

ایک سے زیادہ دواؤں کو آپس میں ملا کر مرکب بنانا ''ترکیب ادویہ'' کہلاتا ہے، واضح ہونا چاہیئے کہ تمام دوائیں جنہیں مفرد کہا جاتا ہے وہ بھی مرکب ہی ہیں کیونکہ ان میں ایک سے زیادہ اجزاء پائے جاتے ہیں لیکن طبی اصطلاح میں انہیں مفردات کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ترکیب قدرتی ہے اس میں انسانی کاریگری کا دخل نہیں ہوتا۔ یہاں پر ترکیب ادویہ سے مراد مصنوعی طور سے ایک سے زیادہ مفرد ادویہ (قدرتی مرکبات) کو آپس میں ملا کر نیا مرکب بنانا ہے۔ اس اعتبار سے ترکیب ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) قدرتی ترکیب Natural Composition

(۲) مصنوعی ترکیب Artificial Composition

ترکیب ادویہ کی ضرورتیں اور اصول وقوانین Rules of Compounding:

اس عنوان کے تحت صرف مصنوعی ترکیب کا ذکر کیا جائے گا کیونکہ قدرتی ترکیب میں انسانی اصول وقوانین کا دخل ہی نہیں ہے۔ اطباء نے علاج معالجہ کے کئی طریقے بتائے ہیں جن میں علاج بالغذاء، علاج بالتدبیر، علاج بالدواء اور علاج بالید وغیرہ شامل ہیں۔ علاج بالغذاء اور علاج بالتدبیر کو بہتر مانا گیا ہے۔ علاج بالدوا تو مجبوری ہے اور اسمیں بھی بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور کم سے کم بلکہ مفرد دوا سے علاج کی ہدایت کی گی ہے اس سلسلے میں اطباء کے اقوال دلیل کے طور پر پیش کئے جارہے ہیں۔

''مرض واحد میں قلیل تر دوائیں کثیر دواؤں سے افضل ہیں'' (شیخ علی سینا)

''دواء مفرد کو اپنے مقصود کے لئے کافی وشافی پا کر کسی مرکب دوا کو ترجیح نہ دینا چاہیئے'' (قرشی)

ظاہر ہے کہ اگر کوئی مفرد دوا کسی مرض کے کافی شافی ہے تو پھر مرکب دوا دینا، معالجاتی و

معاشی دونوں ہی اعتبار سے بہتر نہیں ہے۔ لیکن اکثر اوقات مفرد دواؤں سے علاج ممکن نہیں ہوتا ایسے حالات میں معالج ایک سے زیادہ دواؤں کے استعمال پر مجبور ہوتا ہے۔ ایسے ہی حالات اور مجبوریوں کو ترکیب ادویہ کی ضرورتیں کہا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دواء کی اصلاح کے لئے — For correction of Drug

(۲) اضافہ قوت کے لئے — To increase the Potency of Drug

(۳) تضعیف عمل کے لئے — To decrease the Action

(۴) سرعتِ نفوذ کے لئے — To increase the rate Absorption

(۵) ابطاء نفوذ کے لئے — To decrease the rate of Absorption

(۶) امراضِ مرکبہ کے علاج کے لئے — Treatment of Compound Diseases

(۷) مقدار میں اضافہ کے لئے — To increase the volume of drug

(۸) تحفظ ادویہ کے لئے — For preservation of Drugs

(۱) دواء کی اصلاح **Correction of Drug**: کسی مرض کے لئے مفرد دواء کافی تو ہوتی ہے مگر اسمیں کچھ ایسی خرابیاں ہوتی ہیں جنکی وجہ سے اسمیں دوسری مصلح دواء ملانا ضروری ہوجاتا ہے اسکی دو صورتیں ہیں۔

(ا) دواء مفرد علاج کے لئے تو کافی ہوتی ہے مگر اسمیں نقصاندہ پہلو بھی ہوتے ہیں جس سے مرض میں فائدہ تو ہوجاتا ہے لیکن کچھ نقصاندہ اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ مثلاً حنظل قبض میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے اسہال آنے لگتے ہیں مگر آنتوں میں شدید مروڑ پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے اسکے ساتھ کوئی مخدر دواء جیسے اجوائن خراسانی اور لفاح وغیرہ ملادی جائیں تو مروڑ کم ہوجاتی ہے۔

(ب) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو مفرد دوا استعمال کی جارہی ہے اسمیں نقصاندہ پہلو تو نہیں ہوتا لیکن اس دواء کی ظاہری شکل اتنی مکروہ ہوتی ہے یا وہ دواء انتہائی بدمزہ، بدبودار اور بدرنگ ہوتی ہے کہ نازک طبع انسان تو دور عام انسان بھی اسے حلق سے نیچے نہیں اتار پاتے۔ ایسے حالات میں اسکے ساتھ

کوئی خوشبودار اور خوشرنگ دواء ملادی جاتی ہے جس سے اس دواء کو آسانی سے استعمال کیاجاسکے۔ حالانکہ اس دوسری دواء کی کوئی ضرورت علاج میں نہیں ہوتی۔ کڑوی دواؤں کے ساتھ شہد یاشکر ملانا، دواء کو کیپسول میں رکھنا یا اسکے اُوپر غلافِ شکری (Sugar coating) چڑھانا اصلاحِ ادویہ کی مثالیں ہیں۔

(۲) اضافہ قوت : To Increase the Potency کبھی کبھی ایک مفرد دواء جوکسی مرض کے لئے استعمال کی جارہی ہے اسمیں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ وہ مرض کی بڑھی ہوئی کیفیت کو دور کرسکے چنانچہ اسمیں دوسری ایسی دواء ملادی جاتی ہے جس سے اصل دواء کی قوت میں اضافہ ہوسکے مثلاً ایک کم قابض دواء کے ساتھ دوسری قابض دواء ملادینا۔ یہ اصول ادویہ کے تمام ہی افعال پر لاگو ہوسکتا ہے۔ یہاں پر ایک اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ اضافہ قوت کے لئے کیوں نہ اصل دواء کی مقدارِ خوراک ہی بڑھادی جائے۔ یہ اعتراض اپنی جگہ صحیح ہے مگر تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ مقدار خوراک بڑھانے سے دواء کے مضر اثرات بڑھنے لگتے ہیں جبکہ دو دوائیں کم مقدار میں استعمال کرنے سے نقصاندہ نہیں ہوتیں اور مقصد بھی پورا ہوجاتا ہے۔ طب جدید میں یہاں تک ثابت کیا گیا ہے کہ ہر دواء کے اثرات ایک مخصوص حد کے بعد رک جاتے ہیں اور مقدارِ خوراک بڑھانے سے فعل میں اضافہ نہیں ہوتا البتہ Toxicity ضرور بڑھنے لگتی ہے۔ اضافہ قوت کی مثال میں طب جدید سے Ibuprofen + Paracetamol کو لیا جاسکتا ہے۔ اس ترکیب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ Ibuprofen کی مقدار بڑھادی جائے۔

(۳) تضعیف عمل : To Decrease the action کبھی کبھی مفرد دواء کی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے اور اسکے مقابل مرض اتنا شدید نہیں ہوتا دواء کی یہ بڑھی ہوئی قوت نہ ہی مقصود ہوتی ہے اور نہ ہی مفید، ایسی صورت میں اس بڑھی ہوئی قوت کو کم کرنے کیلئے اسکے مخالف دوسری قوت کی دواء ملادی جاتی ہے مثلاً کسی مریض کو ہلکے مسہل کی ضرورت ہے مگر دستیاب دواء شدید مسہل ہے ایسی حالت میں اسکے ساتھ کوئی قابض دواء ملادی جاتی ہے۔

(۴) سرعتِ نفوذ : To Increase the Absorption بعض دوائیں دھیرے دھیرے جذب ہوکر خون میں پہنچتی ہیں جبکہ مرض کی شدت سرعتِ نفوذ چاہتی ہے لیکن دستیاب دواء بطی النفوذ ہے۔ ایسی حالت میں اسکو سریع النفوذ بنانے کے لئے اسمیں کوئی دوسری دواء ملادی جاتی ہے۔ بعض دوائیں شراب کے ساتھ اور بعض دوائیں شحم کے ساتھ ملادینے سے سریع النفوذ ہوجاتی ہیں اسی لئے دواؤں کا عصارہ شراب میں نکالا جائے تو بہتر مانا جاتا ہے۔

(۶) ابطاء نفوذ : To Decrease the Absorption بعض دوائیں تیزی کے ساتھ جذب ہوکر خون میں پہنچ جاتی ہیں جبکہ اسکی ضرورت نہیں ہوتی ایسی حالت میں اسکے ساتھ کوئی دوسری دواء ملادی جائے تو اسکا انجذاب کم ہوجاتا ہے۔ ابطاء نفوذ کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) ابطاء ذاتی : اسمیں کسی سریع النفوذ دواء کے ساتھ دوسری ایسی دواء ملادی جاتی ہے جو براہِ راست اسکے نفوذ کو گھٹادیتی ہے۔ جیسے سنکھیا اور کچلہ کے ساتھ روغن، گھی یا مکھن ملادینا۔

(ب) ابطاء عرضی : اسمیں دواء کا نفوذ براہِ راست کم نہیں ہوتا بلکہ کوئی ایسی دواء دی جاتی ہے جو جسم میں ایسی تبدیلیاں پیدا کردیتی ہے جس سے اصل دواء کا نفوذ گھٹ جاتا ہے۔ مثلاً شدید مسہل کے ساتھ معرق دواء ملادی جائے تو اسہال کم ہوجاتا ہے کیونکہ معرق دواء پانی کی زیادہ مقدار کو پسینہ کی صورت میں خارج کردیتی ہے۔

(۶) امراض مرکبہ کا علاج : Treatment of compound diseases

اکثر اوقات، مریض ایک سے زیادہ امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور اگر یہ دونوں امراض مختلف کیفیات کے ہوں تو ہر ایک کی رعایت سے الگ الگ دوائیں دینا پڑتی ہیں مثلاً نزلہ کے ساتھ بخار بھی ہو تو ایک سے زیادہ دوائیں ضروری ہوجاتی ہیں۔

(۷) **تحفظ ادویہ : Preservation of Drugs** بعض دوائیں جلد خراب ہو جاتی ہیں اور بعض دوائیں موسمی ہوتی ہیں خاص طور سے کچھ مخصوص پھل جیسے آملہ۔ جبکہ انکی ضرورت پورے سال ہوتی ہے ایسے حالات میں دواء کے خواص کو دیر تک قائم رکھنے اور ہر موسم میں پھلوں کی دستیابی کے لئے انکو شکر رشہد رسرکہ وغیرہ میں ملا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے مربہ آملہ۔

(۸) **دواء کی مقدار خوراک بڑھانا : To Increase the Dose** کچھ دواؤں کی مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ تنہا انہیں استعمال کرنے پر انکی مقدار خوراک صحیح نہیں ہو پاتی یا منہ میں ہی انکے ضائع ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے یا کچھ دوائیں زہریلی ہوتی ہیں جو آلات ہضم میں نقصان کا سبب بنتی ہیں۔ ایسے حالات میں انہیں دوسری دواء کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے جوہر سین کو منقی میں رکھ کر اور سنوف چٹکی کو ماں کے دودھ کے ساتھ استعمال کرایا جاتا ہے۔

تناقض ادویہ

Antagonism

معالجاتی مقاصد کیلئے اکثر وبیشتر دو یا دو سے زیادہ دوائیں ایک ساتھ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان دواؤں کی کیفیات وصورت نوعیہ الگ الگ ہوتی ہیں۔ مختلف افعال و کیفیات کی دوائیں ایک ساتھ استعمال کرنے سے جسم میں متضاد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دوائیں جو ایک دوسرے کے مخالف کام کرتی ہیں انہیں "متناقض" (Antogonist) کہا جاتا ہے اور اس عمل کو "تناقض ادویہ" (Antogonism) کہا جاتا ہے۔ متناقض ادویہ (متضاد اثرات والی ادویہ) جسم کے لئے مفید بھی ہو سکتی ہیں اور نقصان دہ بھی۔ اسلئے علاج ومعالجہ کے وقت نسخہ کی ترتیب میں اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ دو یا دو سے زیادہ متضاد اثرات والی دوائیں کس حد تک مفید ہو سکتی ہیں کیونکہ تناقض اکثر نقصان دہ ہی ہوتا ہے۔ بہت سے مریضوں میں نئی علامات کا ظہور تناقض ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی دو متضاد اثرات دوائیں ملانے سے ترکیب ہی فاسد ہو جاتی ہے اور کوئی اثر نہیں ہوتا۔

تناقض کی قسمیں : Types of Antagonism تین خاص قسمیں ہیں۔

۱ تناقض فعلی — Pharmacological Antagonism

۲ تناقض صوری رتناقض کیمیائی — Chemical Antagonism

۳ تناقض کیفی — Physical Antagonism

تناقض فعلی : Pharmacological Antagonism اس قسم کے تناقض میں ایک دواء کا اثر دوسری دواء کے بالکل مخالف ہوتا ہے۔ مثلاً قبض واسہال اور تبرید وتسخین وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف افعال ہیں۔ ایسی تمام دوائیں جو اس قسم کے افعال رکھتی ہیں۔ مثلاً قابض اور مسہل یا مبرد ومسخن۔ اگر انکو ایک ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ آپس میں متناقض ہو جائیں گی اور ان کی وجہ سے ہونے والے اثرات "متناقض آثار" کہلائیں گے۔ اس قسم کے تناقض کی دو صورتیں ہیں

(ا) دونوں دواؤں کی قوت مساوی (برابر) ہے تو کوئی اثر نہیں ہوگا کیوں کہ دونوں دوائیں ایک دوسرے کے مخالف ہونگی اس وجہ سے ایک دوسرے کو بے اثر بنادیں گی۔ اسلئے ایسی دواؤں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(ب) اگر ایک دواء کی قوت زیادہ اور دوسری کی قوت کم ہے تو زیادہ قوت والی دواء کا اثر ظاہر ہوگا۔

معالجاتی ضروریات کے لحاظ سے کبھی کبھی ایک دوا کی قوت وشدت کو کم کرنے کیلئے اسکی مخالف دوسری دواء ملادی جاتی ہے مثلاً شدید مسہل کے ساتھ قابض دوا ملادی جائے تو اسہال میں کمی آجاتی ہے۔

(۲) تناقض صوری : Chemical Antagonism

ایسا تناقض ہے جس میں دو متناقض دواؤں کو آپس میں ملانے سے ان کی صورت نوعیہ بدل جاتی ہے اور ایک نئی چیز بن جاتی ہے جس کی کیفیت دونوں سے الگ ہوتی ہے۔ یہ نئی چیز......

(ا) جسم کے لئے مفید ہوسکتی ہے۔

(ب) جسم کے لئے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔

(ج) جسم کے لئے نہ ہی مفید ہوتی ہے اور نہ ہی نقصان دہ۔

ظاہر ہے صرف پہلی صورت ہی کارآمد ہے باقی دوصورتیں بیکار ہیں۔ پہلی صورت مثلاً حامض (Acidic) اور بورقی (alkaline) دواؤں کو ملادیا جائے تو معدے میں بخارات بنتے ہیں جو ہاضم اور کاسر ریاح ہوتے ہیں۔

(۳) تناقض کیفی : Physical Antagonism

ایسا تناقض جس میں دونوں متناقض دواؤں کی صورت نوعیہ برقرار رہتی ہے۔ دونوں کو ملانے سے کوئی کیمیائی ردعمل (chemical reaction) نہیں ہوتا ہے جیسے تیل اور پانی آپس میں کبھی بھی نہیں ملتے۔ دواؤں میں اسکی مثالیں کم ہیں۔ اس قسم کے تناقض کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

مختلف نظام ہائے جسمانی پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Different Systems of the Body

اندرونی طور سے استعمال کی گئی دوائیں یوں تو پورے جسم پر کچھ نہ کچھ اثرات مرتب کرتی ہیں لیکن دواء کا خاص اثر کسی نہ کسی مخصوص عضو یا نظام پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دواؤں کو ان اعضاء یا نظام کے ساتھ مخصوص کردیا جاتا ہے۔ حالانکہ دوائیں نہ کسی نظام کی ہوتی ہیں نہ کسی خاص مرض کی بلکہ وہ اپنی مخصوص کیفیت سے جن اعضاء پر مطلوبہ اثر پیدا کرتی ہیں انہیں کے ساتھ منسوب کردیا جاتا ہے۔ ذیل میں مختلف نظامِ ہائے جسمانی کے اعتبار سے تاثیرات ادویہ کا مختصر تذکرہ کیا جارہا ہے۔

(۱) نظام اعصاب پر دواؤں کے اثرات
(۲) آنکھ پر دواؤں کے اثرات
(۳) کان پر دواؤں کے اثرات
(۴) نظام تنفس پر دواؤں کے اثرات
(۵) نظام قلب وعروق اور خون پر دواؤں کے اثرات
(۶) نظام ہضم پر دواؤں کے اثرات
(۷) نظام بول پر دواؤں کے اثرات
(۸) نظام تولید وتناسل پر دواؤں کے اثرات
(۹) نظام جلد پر دواؤں کے اثرات
(۱۰) بدنی استحالات پر دواؤں کے اثرات
(۱۱) موادِ مرض پر دواؤں کے اثرات
(۱۲) طفیلی کیڑوں پر دواؤں کے اثرات
(۱۳) حرارت بدن پر دواؤں کے اثرات

نظام اعصاب پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Nervous System

(ا) **دماغ پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs acting on Brain** دماغ پر دواؤں کے اثرات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) تحریک **Stimulation**

(۲) تضعیف **Depression**

(۱) وہ دوائیں جو دماغ میں تحریک پہونچاتی ہیں، دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) ادویہ مہذیہ : **Euphoriants** ان دواؤں کے اندرونی استعمال سے ہذیانی کیفیت اور دماغی افعال میں بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے جیسے بھنگ۔

(ب) ادویہ مفرحہ: **Refrigerents** یہ دوائیں دماغی افعال میں تحریک تو پہونچاتی ہیں لیکن ان کے استعمال سے فرحت کا احساس ہوتا ہے جیسے، مشک، عنبر وغیرہ۔

(۲) وہ دوائیں جو دماغی افعال میں سستی پیدا کرتی ہیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) ادویہ مسکنہ : **Sedatives** ان کے استعمال سے قوت احساس میں کمی واقع ہوتی ہے جس سے درد کا احساس نہیں ہوتا جیسے افیون۔

(ب) ادویہ منومہ : **Hypnotics** یہ بھی دماغی افعال میں سستی پیدا کرتی ہیں اور یہ سستی مسکن سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اسلئے نیند آجاتی ہے جیسے افیون۔

(ج) عمومی مخدرات : **General Anaesthetics** ان دواؤں کے استعمال سے دماغی احساسات میں بہت زیادہ کمی ہو کر بے ہوشی پیدا ہو جاتی ہے جیسے افیون۔

دماغ میں سستی پیدا کرنے والی دوائیں یعنی مسکن، منوم اور مخدر تینوں میں ہی افیون کی مثال دی گئی ہے۔ دراصل ایک دوا مختلف مقدار خوراک میں تسکین، تنویم (نیند) اور بے ہوشی پیدا کرتی ہے اور یہ تینوں ہی C.N.S. Depression کے مختلف درجات ہیں۔

Opium ---> Sedation ----> Hypnosis ----> G. Anaesthesia

تسکین   تنویم   تخدیر عمومی

(۲) **نخاع پر اثر کرنے والی ادویہ: Drugs acting on spinal card** نخاع پر بھی دوائیں دو طرح سے اثر کرتی ہیں۔

(۱) تحریک پیدا کرکے : **By stimulation** اس قسم کی دوائیں عضلات میں تشنج (contraction) پیدا کرتی ہیں اس لئے فالج وغیرہ میں استعمال کی جاسکتی ہیں جیسے کچلہ۔

(۲) ضعف پیدا کرکے **By depression** اس قسم کی دوائیں عضلات کے تشنج کو دور کرتی ہیں اور کزاز (Tetanus) وغیرہ میں مفید ہوسکتی ہیں جیسے افیون، کافور وغیرہ۔

(۳) **اعصاب پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs acting on Nerves** اعصاب پر اثر کرنیوالی دوائیں زیادہ تر اعصاب کے آخری سروں (Nerve endings) پر اثر کرتی ہیں۔ اعصاب دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) حسی اعصاب Sensory Nerves

(۲) حرکی اعصاب Motor Nerves

دوائیں ان اعصاب کے آخری سروں پر دو طرح سے اثر کرتی ہیں۔

(۱) تحریک پیدا کرکے : **By stimulation**

(۲) سستی پیدا کرکے : **By depression**

لہٰذا اعصاب پر اثر کرنیوالی دوائیں چار قسم کی ہیں۔

(۱) اعصاب حسیہ کے آخری سروں پر تحریک پہونچانے والی دوائیں، ادویہ لذاعہ کہلاتی ہیں۔

ایسی دواؤں کے استعمال سے مقامی طور پر لذع (Irritation) پیدا ہوتا ہے، عروق پھیل جاتی ہیں، دوران خون بڑھ جاتا ہے، مقامی سرخی، سوزش وجلن ہوتی ہے جیسے رائی کا ضماد۔

(ب) اعصاب حسیہ کے آخری سروں پر سستی پیدا کرنے والی دوائیں مسکن اور مخدر ہوتی ہیں ان کے مقامی استعمال سے درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے جیسے لفاح اور افیون۔

(ج) اعصاب حرکیہ کے آخری سروں پر تحریک پہونچانے والی دواؤں سے اعصاب حرکیہ میں تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے عضلات میں انقباضی قوت (contraction) بڑھتی ہے اور ان کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے جیسے کچلہ اور بیش۔

(د) اعصاب حرکیہ کے آخری سروں پر سستی پیدا کرنے والی دواؤں کے استعمال سے عضلات کے انقباض میں کمی ہوتی ہے اور تشنج دور ہو جاتا ہے جیسے لفاح اور افیون۔

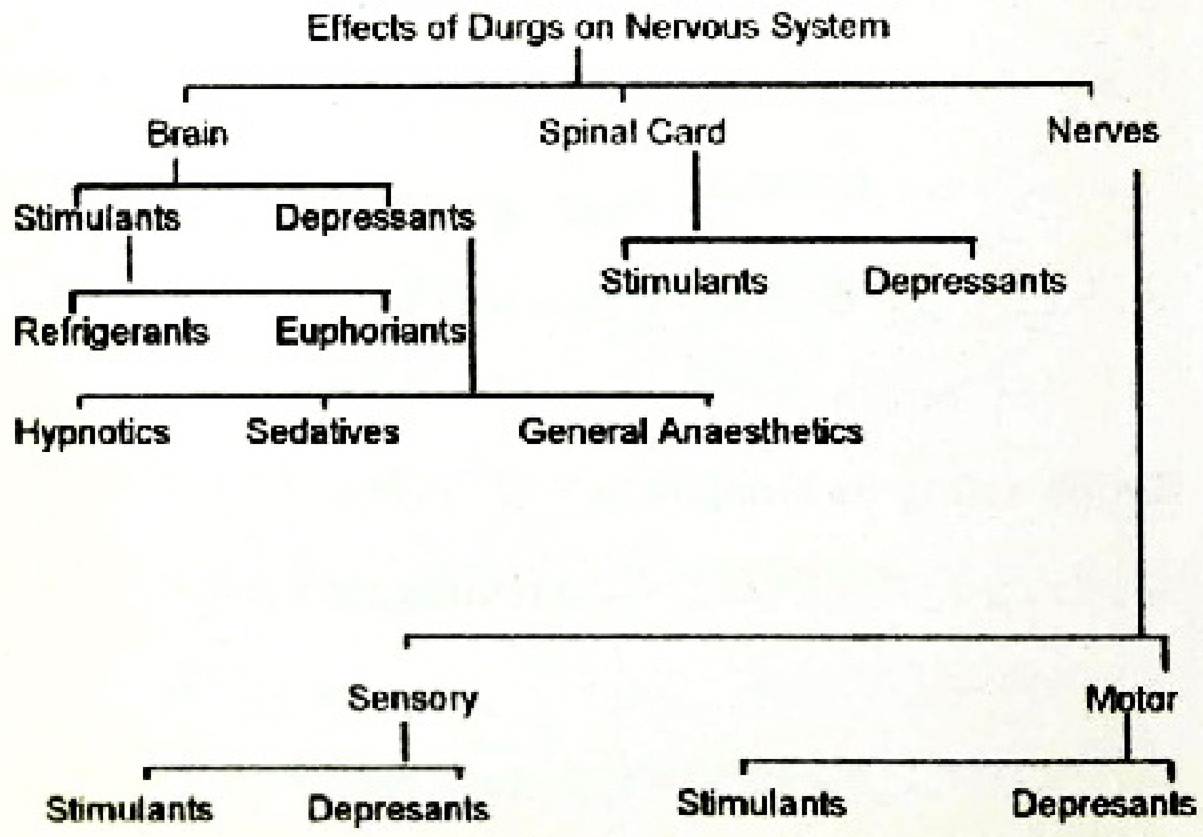

آنکھ پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Eye

تشریحی اعتبار سے آنکھ، کرۂ چشم کے مختلف طبقات اور معاون اعضاء پر مشتمل ہے۔ خاص خاص مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)	طبقہ ملتحمہ	Conjunctiva
(۲)	طبقہ صلبیہ	Sclera
(۳)	طبقہ مشیمیہ	Choroid
(۴)	شبکیہ	Retina
(۵)	قرنیہ	Cornea
(۶)	عنبیہ	Iris
(۷)	جلدیہ	Ciliary body
(۸)	غدد دمعیہ	Lacrimal glands

اہم معالجاتی نوعیت کے بعض طبقات اور اعضاء پر دواؤں کے مخصوص اثرات کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

(۱) ملتحمہ پر اثر کرنے والی دوائیں: **Drugs acting on Conjunctiva**

(ا) ادویہ قابضہ: **Astringents** یہ دوائیں طبقہ ملتحمہ کی رگوں کو سکیڑ کر سرخی کو دور کرتی ہیں جیسے پھٹکری۔

(ب) مسکن الم ادویہ: **Sedatives** یہ دوائیں آنکھ کی سوزش اور جلن کو دور کرتی ہیں جیسے لفاح۔

(ج) دافع عفونت ادویہ : **Antiseptics** یہ دوائیں آنکھ میں موجود عفونت کو دور کرتی ہیں اور تعدیہ سے بچاتی ہیں جیسے کافور۔

(د) مخرش ادویہ : **Irritants** یہ دوائیں ملتحمہ پر خراش پیدا کرتی ہیں جیسے نیلا توتیا۔

(۲) عنبیہ پر اثر کرنے والی دوائیں : **Drugs acting on Iris** عنبیہ دو قسم کے ریشوں سے بنی ہوتی ہے۔

(۱) گول ریشے : **Circular muscle fibers** ان کے انقباض سے ثقبہ عنبیہ (pupil) سکڑتی ہے۔

(۲) طولانی ریشے : **Longitudinal muscle fibers** ان کے انقباض سے ثقبہ عنبیہ (pupil) پھیل جاتی ہے۔

ان دونوں قسم کے ریشوں پر اثر کرنیوالی ادویہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) ادویہ قابضہ : **Astringents** وہ دوائیں جو گول ریشوں میں انقباض پیدا کریں جیسے افیون۔

(ب) ادویہ منبسط : **Dilators** وہ دوائیں جو طولانی ریشوں پر اثر کر کے ان میں انقباض پیدا کریں جیسے جوہر یبروج (atropine)۔

(۳) غدد دمعیہ پر اثر کرنے والی ادویہ **Drugs acting on Lacrimal glands** یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) ادویہ محرکہ : **Stimulants** یہ دوائیں غدد دمعیہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں جن سے آنسو کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

(ب) ادویہ حابسہ : **Astringents** یہ دوائیں غدد دمعیہ کے افعال میں سستی پیدا کرتی ہیں جس سے ان کا ترشح کم ہو جاتا ہے اور آنکھ خشک ہو جاتی ہے جیسے جوہر یبروج (atropine)۔

(۴) قوت بصارت پر اثر کرنے والی ادویہ **Drugs acting on vision**

(ا) کچھ دوائیں میدان بصارت (Visual field) کو بڑھا دیتی ہیں جیسے کچلہ۔

(ب) کچھ دوائیں اشیاء کے رنگ میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں۔ جیسے درمنہ ترکی۔

(ج) کچھ دوائیں غیر موجود اشیا کا نظارہ کراتی ہیں جیسے بھنگ۔

Effects of Drugs on Eye

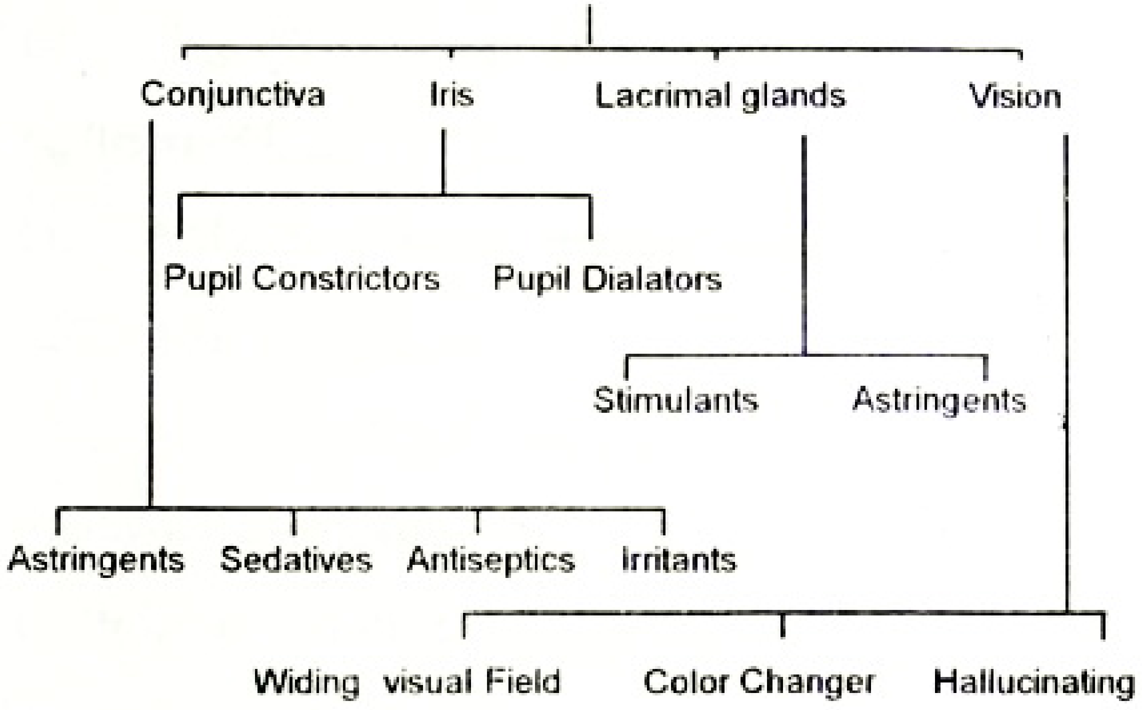

کان پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Ear

کان کو تشریحی اعتبار سے تین خاص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) بیرونی کان External ear

(۲) درمیانی کان Middle ear

(۳) اندرونی کان Internal ear

دواؤں کے اثرات عموماً بیرونی کان اور غشاء طبلی (Tymp.membrane) پر ہوتے ہیں۔غشاء طبلی پر مندرجہ ذیل اقسام کی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔

(۱) مسکن الم : **Sedatives** کان کے درد میں مندرجہ ذیل ادویہ مفید ہوتی ہیں جو درد کو کم کر دیتی ہیں جیسے افیون، کافور، پوست خشخاش وغیرہ۔

(ب) قابض : **Astringents** سیلان اذن کی حالت میں قابض دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے جیسے پھٹکری، مازو،

(ج) مرطبات : **Emollients** ایسی دوائیں کان کی خشکی کو دور کرتی ہیں، جیسے تل کا تیل۔

(د) دافع تعفن : **Antiseptics** ایسی ادویہ کان کی عفونت کو کم کرتی ہیں جیسے سہاگہ، برگ نیم، کافور وغیرہ۔

(ہ) دیگر : **Miscellaneous** کچھ دوائیں کان کے میل کو صاف کرتی ہیں اور کچھ قوت سماعت کو بڑھاتی ہیں۔

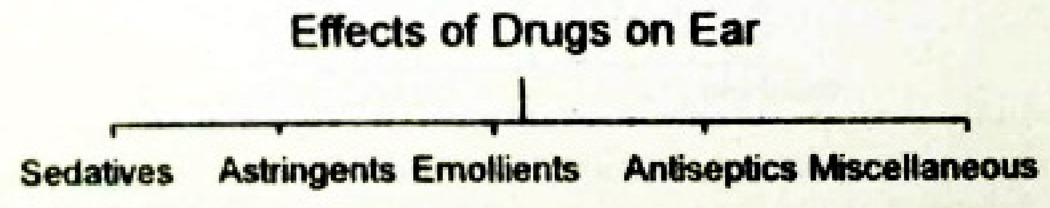

ناک پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Nose

ناک میں دواؤں کے اثرات عام طور سے ناک کی غشاء مخاطی (Nasal Mucosa) اور عصب شامہ (Olfactory Nerve) پر ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) غشاء مخاطی پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs ancting on Mucosa**

(۱) معطسات : **Errhines** ان دواؤں کے استعمال سے چھینکیں آتی ہیں جسکی وجہ سے دماغی فضلات نتھنوں کے راستے باہر آجاتے ہیں ساتھ ہی ساتھ ناک کی بلغمی رطوبات بھی خارج ہوجاتی ہیں۔

(ب) مسکنات : **Sedatives** ناک کی غشاء مخاطی میں خراش اور سوزش کی وجہ سے درد اور جلن کے احساس میں کمی آجاتی ہے اور چھینکیں بھی کم ہوجاتی ہیں جس سے آرام ملتا ہے جیسے عطر موتیا، عطر حنا۔

(ج) قابضات : **Astringents** ایسی دوائیں ناک سے آنے والی رطوبات اور جریان خون کو بند کردیتی ہیں جیسے سنگ جراحت، پھٹکری، مازو وغیرہ۔

(۲) عصب شامہ پر اثر کرنے والی ادویہ: **Drugs acting on Olf. Nerve**

(۱) محرکات عصب شامہ : **Olfactory Nerve Stimulants** یہ ادویہ عصب شامہ کے عمل کو بڑھادیتی ہیں جیسے نوشادر۔

(ب) مضعفات عصب شامہ : **Olfactory Nerver Depressants** ایسی دواؤں کے استعمال سے سونگھنے کی قوت کم ہوجاتی ہے۔جیسے ہینگ۔

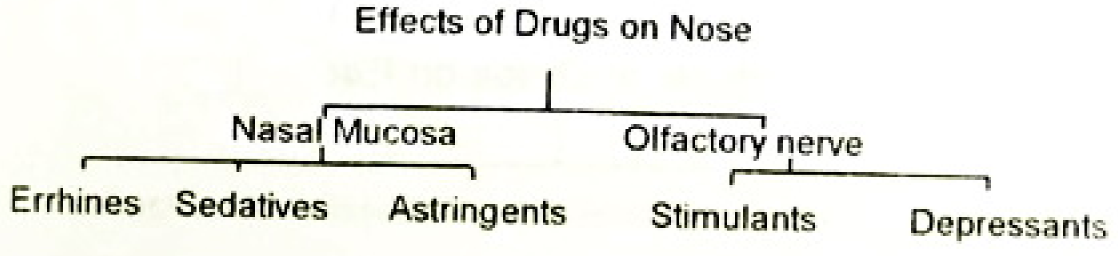

نظام تنفس پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Respiratory Sytem

نظام تنفس کے مندرجہ ذیل خاص حصوں پر دواؤں کے اثرات زیادہ واضح طور سے ہوتے ہیں۔

(۱) مرکز تنفس Respiratory Centre

(۲) قصبۃ الریہ Trachea

(۳) پھیپھڑے Lungs

(۱) مرکز تنفس پر اثر کرنیوالی ادویہ : **Drugs acting on Resp. centre**

دو قسم کی دوائیں اثر انداز ہوتی ہیں۔

(ا) تحریک پہونچانے والی دوائیں Stimulants

(ب) سستی پیدا کرنے والی دوائیں Depressants

تحریک پہونچانے والی دوائیں : Stimulating Drugs جب سانس کی رفتار کم ہو سانس لینے میں دشواری اور تنگی ہو مثلاً نمونیا، ٹی بی وغیرہ تو ایسی حالت میں مرکز تنفس کو متحرک کرنے والی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں تا کہ سانس لینے اور بلغم کے نکلنے میں آسانی ہو جیسے کچلہ۔

سستی پیدا کرنے والی دوائیں : Depressant Drugs جب خشک کھانسی ہو اور ہوا کے راستے میں خراش کی کیفیت ہو تو ایسے میں مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے چنانچہ ایسی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جو مرکز تنفس میں سستی پیدا کر کے کھانسی کو کم کر دیتی ہیں جیسے افیون۔

(۲) پھیپھڑوں پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs acting on lungs** پھیپھڑوں پر دواؤں کے اثرات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) پھیپھڑوں کے حسی اعصاب میں تحریک پہونچانے والی دوائیں جیسے کچلہ، تمباکو وغیرہ۔

(ب) پھیپھڑوں کے حسی اعصاب میں سستی پیدا کرنے والی دوائیں جیسے افیون۔

(۳) قصبۃ الریہ پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs acting on Trachea**

قصبۃ الریہ اور اسکی شاخوں پر دواؤں کے اثرات مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔

(ا) بلغم کو بڑھانے والی دوائیں (Productive) جیسے تمباکو، پیاز وغیرہ۔

(ب) کھانسی کو کم کرنے والی اور بلغم کے اخراج کو گھٹانے والی دوائیں (Antitussive) جیسے دھتورہ، لفاح وغیرہ۔

(ج) عفونت کو کم کرنے والی دوائیں (Antiseptics) جیسے ست اجوائن، اشق، اجوائن دیسی وغیرہ۔

(د) دافع تشنج (Anti spasmodics) دوائیں جیسے دھتورہ کے پتوں کی دھونی۔

(ہ) منفث بلغم دوائیں (Mucolytics) جیسے اصل السوس، اڑوسہ وغیرہ۔

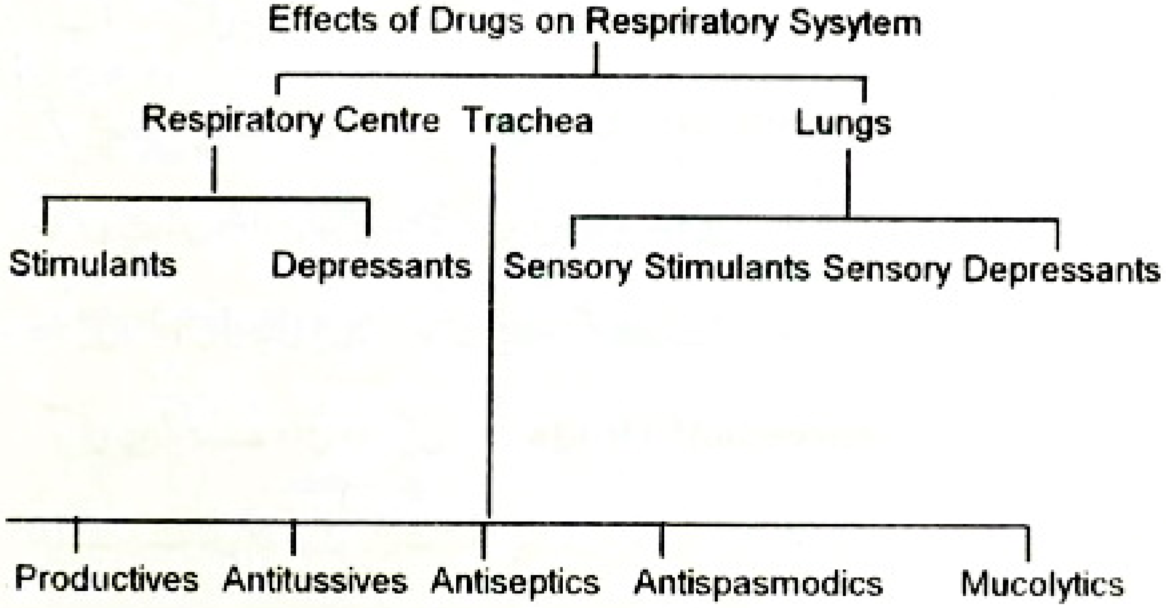

نظام قلب ودوران خون پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Cardiovascular System

اس نظام میں مندرجہ ذیل اہم اعضاء شامل ہیں جن پر دواؤں کے اثرات ہوتے ہیں۔

(۱) قلب Heart

(۲) عروق Vessels

(۳) عروق شعریہ Capillaries

(۴) خون Blood (خون عضو نہیں ہے لیکن دواؤں کے اثرات کے لحاظ سے اہم ہے)

(۱) قلب پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs Acting on Heart** یہ ادویہ دو خاص قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) مقویات قلب Cardiotonics

(ب) مضعفات قلب Cardiac Depressants

مقویات قلب : Cardiotonics ایسی دوائیں جو عضلات قلب کی انقباضی قوت کو بڑھا کر اس کے فعل میں اضافہ کرتی ہیں چنانچہ ضعف قلب کی وجہ سے اس کے فعل میں جو خلل ہوتا ہے وہ ان دواؤں سے دور ہو جاتا ہے ایسی دوائیں ''مفرح قلب'' بھی ہوں گی جیسے کچلہ، قہوہ، چائے، ارجن وغیرہ۔

مضعفات قلب : Cardiac Depressants ایسی دواؤں کے استعمال سے عضلات قلب کے انقباض میں کمی آجاتی ہے اور بطوء قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے بیش۔

(۲) عروق پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs acting on Vessels** پورے جسم میں خون پہونچانے کیلئے عروق کا ایک بڑا جال ہے جس میں شرائین (Arteries)

اور وریدیں (Veins) شامل ہیں یہ دونوں پھر نہایت باریک عروق میں تقسیم ہو جاتی ہیں جنہیں عروق شعریہ (capillaries) کہا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی عروق شعریہ دواؤں سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں لیکن شرائین اور اوردہ پر بھی دواؤں کے اثرات ہوتے ہیں۔ یہ دوائیں دو قسم کی ہیں۔

(۱) مفتحات عروق Vasodilators

(۲) قابضات عروق Vasocostrictors

مفتحات عروق : **Vasodilators** ان دواؤں کے استعمال سے شرائین اور وریدیں پھیل جاتی ہیں۔ اور مقامی دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ ایسی دوائیں اندرونی اور بیرونی دونوں ہی طریقوں پر استعمال کی جاسکتی ہیں مثلاً چائے، شراب وغیرہ (اندرونی) اور روغنیات، گرم ضمادات وغیرہ (بیرونی)۔ جیسے روغن جمال گوٹہ، روغن لونگ وغیرہ کا استعمال۔

قابضات عروق : **Vasoconstrictors** ان دواؤں کے استعمال سے شرائین اور وریدیں تنگ ہو جاتی ہیں ایسی دوائیں جریان خون کو بھی روک دیتی ہیں۔ اسلئے حابسات دم بھی قابضات عروق میں شامل ہیں۔ ان میں بیرونی استعمال کی ادویہ زیادہ کارگر ہوتی ہیں جیسے پھٹکری، دم الاخوین، گیرو وغیرہ۔

(۳) عروق شعریہ پر دواؤں کے اثرات : **Drugs Acting on Capillaries** شرائین اور اوردہ کی طرح عروق شعریہ پر بھی اثر کرنے والی دوائیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) دوران خون کو بڑھانے والی Circulatory Stimulants

(۲) دوران خون کو سست کرنیوالی Depressants

دوران خون کو بڑھانے والی ادویہ : **Circulatory Stimulants** شرائین اور اوردہ کی طرح ان کے استعمال سے بھی مقامی دوران خون بڑھ جاتا ہے

یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) کاوی (داغنے والی) Cicatric جیسے تیزاب۔

(ب) منفط (آبلہ ڈالدینے والی) Vesicant جیسے بلادر۔

(ج) مبثر (دانے پیدا کرنے والی) ulcerative جیسے جمال گوٹہ۔

(د) محمر (سرخی پیدا کرنے والی) Rubefacient جیسے رائی۔

(و) اکال (کھاجانے والی) Corrosive جیسے توتیا۔

(ہ) مقرح (زخم پیدا کرنے والی) Caustic جیسے ہڑتال۔

(ز) ممیل (مادے کارخ موڑ دینے والی) Metastatic جیسے کافور، صندل وغیرہ کا پیشانی پر ضماد کرنے سے درد کا مادہ دوسری طرف پھر جاتا ہے۔

دوران خون کوسست کرنے والی دوائیں : Circulatory Depressants یہ قابض اور حابس ہوتی ہیں جیسے پھٹکری، گیرو وغیرہ۔

(۴) خون پر اثر کرنے والی دوائیں : Drugs acting on Blood خون مختلف اجزاء کا مرکب ہے اسلئے ہر ایک پر دواؤں کے اثرات الگ الگ ہیں۔ جیسے

(ا) کچھ دوائیں خون کے ردعمل کو کھاری بنادیتی ہیں (Alkalinising) جیسے نوشادر۔

(ب) کچھ دوائیں خون کے ردعمل کو تیزابی کردیتی ہیں (Acidifying) جیسے سرکہ۔

(ج) کچھ دوائیں خون کے قوام کو پتلا کردیتی ہیں (Diluting) ایسی ادویہ دراصل کولسٹرال کی مقدار کم کردیتی ہیں جیسے لہسن۔

(د) کچھ دوائیں خون کے قوام کو گاڑھا کردیتی ہیں (Viscositive) جیسے مدرات، معرقات، مسہلات وغیرہ۔

(ہ) کچھ دوائیں خون کے جمنے کی صلاحیت کو بڑھادیتی ہیں (Coagulative) جیسے سرطان محرق، صدف۔

(و) کچھ دوائیں خون کے جمنے کی صلاحیت کو کم کردیتی ہیں (Anticoagulants) جیسے کھٹے میوے

(۷) کچھ دوائیں خون کے سرخ ذرات (RBC) کی تعداد بڑھاتی ہیں (Haematinics) جیسے فولاد، سنکھیا۔

(۸) کچھ دوائیں خون کے سرخ ذرات میں کمی پیدا کرتی ہیں (Haemolytics) جیسے سنکھیا کی زیادتی۔

(۹) کچھ دوائیں خون کی عفونت کو دور کرتی ہیں۔ انہیں مصفیات دم (Blood Purifier) کہاجاتا ہے جیسے چرائتہ، منڈی، صندل وغیرہ۔

(۱۰) کچھ دوائیں خون کی حدت کم کرکے خون کے مزاج میں اعتدال پیدا کرتی ہیں انہیں معدلات دم (Blood Moderators) کہاجاتا ہے جیسے عناب، گل سرخ وغیرہ۔

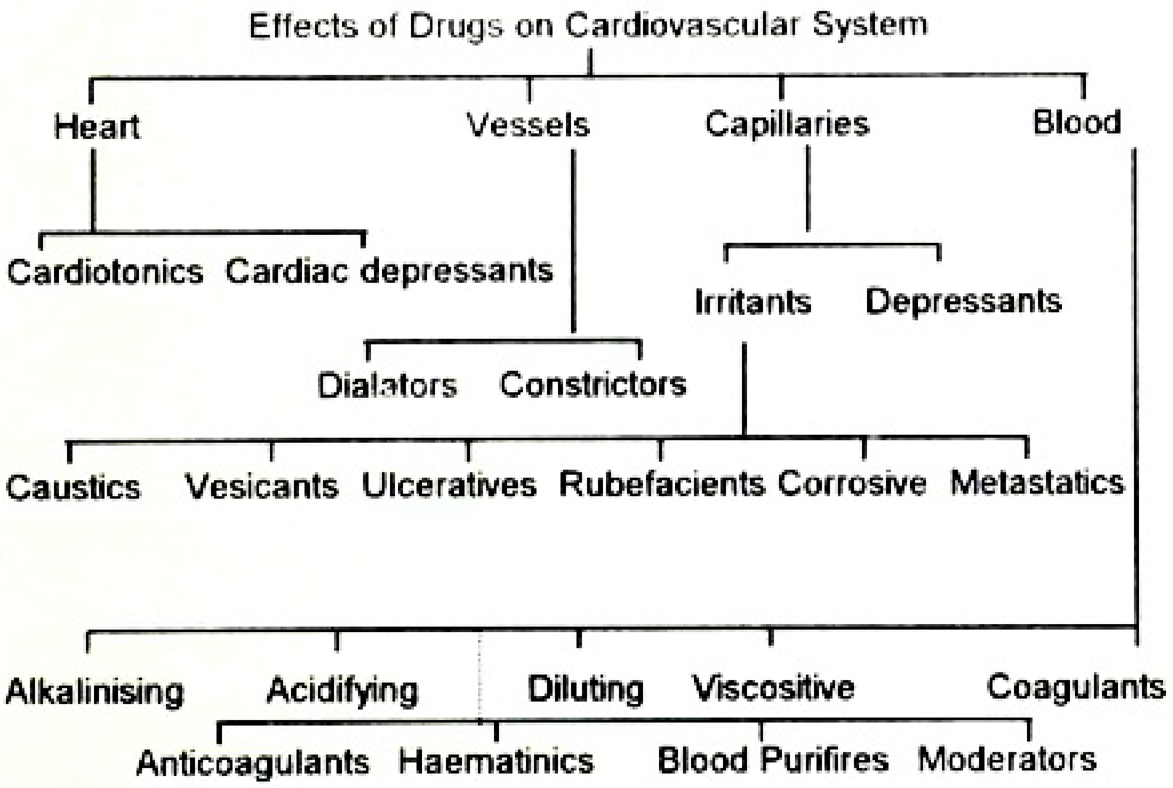

نظام ہضم پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Digestive System

قناۃ غذائی (نظام ہضم) کا اطلاق منہ سے مقعد تک ہوتا ہے۔ کچھ ایسے اعضاء جو قناۃ غذائی کا حصہ نہیں ہیں لیکن انہیں بھی نظام ہضم میں شامل کیا گیا ہے جیسے جگر۔ اس نظام پر اثر انداز ہونے والی ادویہ کو مندرجہ ذیل حصوں میں بانٹا گیا ہے۔

(۱) زبان پر اثر کرنے والی ادویہ — Drugs acting on tongue

(۲) دانتوں اور مسوڑوں پر اثر کرنے والی ادویہ — Drugs acting on Teeth & Gums

(۳) غدد لعابیہ پر اثر کرنے والی ادویہ — Drugs acting on Salivary Glands

(۴) معدہ پر اثر کرنیوالی ادویہ — Drugs acting on Stomach

(۵) امعاء پر اثر کرنیوالی ادویہ — Drugs acting on Intestine

(۶) جگر پر اثر کرنے والی ادویہ — Drugs acting on Liver

(۱) زبان پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs acting on tongue حالانکہ دوسرے اعضاء کی طرح زبان پر کئی قسم کی ادویہ اثر کرتی ہیں لیکن طبی اعتبار سے ان ادویہ کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے جن کا بیشتر تعلق مختلف قسم کے ذائقوں سے ہے جو زبان کے حسی اعصاب (sensory nerve) پر اثر کرتی ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) خوشبودار ادویہ جیسے سونف، الائچی۔

(ب) تلخ ادویہ جیسے پوست نیم، ایلوہ، افسنتین، چرائتہ۔

(ج) لعابی ادویہ جیسے صمغ عربی، کتیرا، اسپغول۔

(د) حریف ادویہ جیسے کالی مرچ۔

(ہ) ملحی ادویہ جیسے نمک طعام۔

(و) شیریں ادویہ جیسے شہد، مصری۔

(ز) عفص ادویہ جیسے مازو، پھٹکری۔

(ح) مالح ادویہ جیسے نمکیات۔

(ط) ترش ادویہ جیسے لیموں، املی۔

(ی) روغنی ادویہ جیسے گھی، تیل۔

نوٹ: ذائقہ سے قیاس کی صورت میں مفصل بحث کی گئی ہے۔

(۲) دانتوں اور مسوڑھوں پر اثر کرنیوالی ادویہ : Drugs acting on Teeth, Gums دانتوں اور مسوڑھوں پر مندرجہ ذیل افعال کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔

(ا) **دافع عفونت Antiseptics:** ان دواؤں کے استعمال سے دانتوں اور مسوڑھوں کی عفونت اور منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ جیسے ست اجوائن، ست پودینہ وغیرہ۔

(ب) **مسکن الم ادویہ Sedatives:** ان دواؤں کے استعمال سے درد میں سکون ملتا ہے جیسے لونگ کا تیل یا محض لونگ کا چبانا یا دانت کے نیچے رکھنا۔

(ج) **حابس وقابض ادویہ Astringents:** یہ دوائیں قابض ہونے کی وجہ سے مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہیں ساتھ ہی جریان الدم کو بھی روکتی ہیں جیسے مازو، پھٹکری، ببول وغیرہ۔

(د) **دافع حموضت ادویہ:** دانتوں کے تعلق سے حموضت کا مفہوم دانت میں کھٹے پن کا احساس ہے۔ یہ دوائیں اس کھٹے پن کے احساس اور دانتوں میں پانی لگنے کو کم کر دیتی ہیں۔ جیسے عاقر قرحا، پھٹکری وغیرہ۔

(۳) غدد لعابیہ پر اثر کرنیوالی ادویہ: Drugs Acting on Salivary Glands

غدد لعابیہ سے لعاب دہن کا ترشح ہوتا ہے۔ اس ترشح پر دوائیں دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(ا) وہ دوائیں جولعاب دہن (saliva) کی مقدار بڑھادیتی ہیں جیسے عاقرقرحا، **سونٹھ وغیرہ**۔

(ب) وہ دوائیں جولعاب دہن کے ترشح کوکم کردیتی ہیں جیسے جوہرلفاح (atropine)۔

(۴) معدہ پراثر کرنیوالی ادویہ : Drugs Acting on Stomach معدہ نظام ہضم کا بہت اہم عضو ہے۔جس کے بہت سے افعال ہیں جن میں ہضم غذا ایک اہم فعل ہے۔بہتر ہاضمہ کیلئے غذا کا معدہ میں ایک متعینہ مدت تک ٹھہرنا بھی ضروری ہے۔چنانچہ اگر غذا وقت سے پہلے ہی معدہ سے سرک کر آنتوں میں چلی جائے تو ہضم کا عمل پورا نہیں ہوگا۔عمل ہضم کے لئے معدہ کے ترشحات بھی بہت اہم ہیں۔قے کا تعلق بھی بہت حد تک معدے سے ہی ہے۔ان سب کے پیش نظر معدہ پراثر کرنے والی دوائیں کئی قسموں میں تقسیم ہوجاتی ہیں جن میں خاص خاص مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) مقویات معدہ : Gastrictonics یہ دوائیں ہضم غذا میں مدد دینے والی رطوبات کے ترشح کو بڑھاتی ہیں اسلئے ایسی ادویہ 'ہاضم' بھی کہلاتی ہیں۔یہ تین خاص قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) ادویہ عطریہ : خوشبودار ادویہ ترشحات معدی میں اضافہ کرکے تقویت معدہ کا کام کرتی ہیں جیسے سونف، دارچینی، الائچی، سونٹھ وغیرہ۔

(۲) ادویہ مریہ : تلخ ادویہ، تلخی کی وجہ سے معدہ کی دیواروں میں موجود غدد (gland) کے ترشحات کو بڑھاتی ہیں جیسے جطیانہ، چرائتہ وغیرہ۔

(۳) ادویہ حریفہ: یہ ادویہ بھی معدہ کے ترشحات میں اضافہ کرتی ہیں جیسے کالی مرچ، رائی وغیرہ۔

نوٹ : قابض ادویہ کو بھی مقوی معدہ میں شامل کیا جانا چاہئے۔کیونکہ یہ ادویہ معدہ کے Tone کو بڑھا کر دیر تک غذا کے ٹھہرنے میں مدد دیتی ہیں۔جیسے صمغ عربی، مصطگی وغیرہ۔

(ب) مقلل رطوبات: Antisecretory ایسی دوائیں معدہ کی رطوبات اور حموضت کو کم کرتی ہیں۔جیسے نوشادر، سہاگہ وغیرہ۔

(ج) محرکات معدہ : Gastric Stimulants ایسی دوائیں معدہ کی حرکت کو بڑھادیتی ہیں جیسے کچلہ۔

(د) مانع حرکات معدہ: Gastric Depressants ایسی ادویہ معدہ کی حرکات کوکم کردیتی ہیں جیسے لفاح، دھتورہ، اجوائن خراسانی وغیرہ ان تینوں دواؤں میں دراصل ایک جوہر ہوتا ہے جو حرکت کم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے جسے ایٹروپین کہا جاتا ہے۔

(ہ) دافع حموضت : Antacid ایسی دوائیں معدہ کی تیزابیت کم کرتی ہیں جیسے سوڈا خوردنی، نوشادر وغیرہ۔

(و) حامض : Acidic بعض دوائیں معدہ میں تیزابیت کو بڑھا کر جلن کا سبب بنتی ہیں جیسے کالی و سرخ مرچ۔

(ز) دافع تعفن: Antiseptics ایسی دوائیں معدہ میں ہونے والی تعفن کو دور کرتی ہیں جیسے ست اجوائن، کافور۔

(ح) کاسر ریاح : Carminative ایسی دوائیں غلیظ ریاح کو اپنی مناسب حرارت کی وجہ سے رقیق بنا کر اور حرکت دے کر خارج کردیتی ہیں جیسے انیسون، اجوائن، یوکلپٹس کا تیل وغیرہ۔

(ط) مقیات : Emetics ایسی ادویہ کے استعمال سے قے آتی ہے بعض معالجاتی ضروریات خاص طور سے تسمیم (Poisoning) اور تخمہ وغیرہ کی صورت میں ان کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔جیسے گرم پانی اور نمک طعام، رائی وغیرہ۔

(ی) مانعات قے : Anti Emetics ایسی ادویہ کے استعمال سے قے میں کمی ہوتی ہے جیسے بہدانہ، عناب، افیون، لفاح وغیرہ۔

(۵) امعاء پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs Acting on Intestine فعل کے اعتبار سے آنتوں کا زیادہ تر تعلق ہضم شدہ غذا، پانی اور نمکیات کے انجذاب اور ہضم کے بعد بچے ہوئے فضلات کے اخراج سے ہے۔ یونانی طبی نقطہ نظر سے فاسد اخلاط کے اخراج کا سب سے بڑا اور اہم راستہ آنتوں کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ آنتیں بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کے لئے اہم مقام بھی ہیں۔ معالجاتی مقاصد کیلئے حقنہ جات کا استعمال یونانی کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ ان سب کے پیش نظر آنتوں پر اثر انداز ہونے والی ادویہ کو مندرجہ ذیل قسموں میں بانٹا گیا ہے۔

(۱) ملینات : Laxatives ایسی دوائیں جو آنتوں کی حرکات کو معمولی طور سے بڑھا کر اسکی قوت دافعہ میں اضافہ کرتی ہیں اور آنتوں میں پانی کی مقدار کر بڑھا کر اجابت کو قدرے نرم (soft) کر دیتی ہیں جس سے اس کا اخراج آسانی سے ہو جاتا ہے اور ایک دو اجابتیں آتی ہیں۔ جیسے روغن بید انجیر، ترنجبین، منقی، روغن بادام اور اسپغول وغیرہ۔

(۲) مسہلات : Purgatives ایسی دوائیں آنتوں کی حرکات کو بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں اور کافی مقدار میں رطوبات آنتوں کی طرف آتی ہیں جس سے براز بالکل رقیق ہو جاتا ہے اور پتلے دست آتے ہیں جیسے جمال گوٹہ، تربد، شحم حنظل، سقمونیا وغیرہ۔

فرق : ملینات اور مسہلات میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ ملینات سے صرف معدہ اور آنتوں کے مشمولات ہی خارج ہوتے ہیں جب کہ مسہلات ان مشمولات کے علاوہ جسمانی رطوبات کو بھی خارج کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے یونانی طریقہ علاج میں مسہلات کو بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں کے اثرات کا جائزہ لیا جائے تو نوعیت عمل کے لحاظ سے دونوں میں بہت واضح فرق نہیں نظر آتا ہے یعنی ملینات کو زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو وہ مسہل ہو سکتی ہیں اور مسہلات کم مقدار میں ملین کا کام کر سکتی ہیں۔

مسہلات کی قسمیں : Types of Purgatives مسہلات کی تقسیم تین خاص اعتبار سے کی گئی ہے۔

(۱) شدت اور خفت کے لحاظ سے According to Intensity

(۲) نوعیت عمل کے لحاظ سے According to Mechanism of Action

(۳) مادوں کے اخراج کے لحاظ سے According to Excretion of Matter

شدت اور خفت کے لحاظ سے مسہلات کی قسمیں : اس لحاظ سے دو خاص قسمیں ہیں

(ا) مسہلات ضعیفہ : Light Purgative ایسے مسہلات جن کے استعمال سے رقیق دست تو آتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہوتی بلکہ ایسے مسہلات، ملینات سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ جیسے سناء مکی، مغز فلوس خیار شنبر وغیرہ۔

(ب) مسہلات قویہ : Strong Purgatives ایسے مسہلات جن کے استعمال سے بہت زیادہ رقیق اجابتیں آتی ہیں یعنی چاول کی پیچ اور پانی جیسے دست آتے ہیں۔ جیسے جمال گوٹہ، تربد، سقمونیا، عصارہ، ریوند وغیرہ۔

نوعیت عمل کے لحاظ سے مسہلات کی قسمیں : مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(ا) مسہل بالتحلیل والجذب : Cathartic Puragative ایسی دوائیں جو مادے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں توڑ کر آنتوں کی طرف لاتی ہیں اور قوت دافعہ کو بڑھا کر انہیں خارج کر دیتی ہیں جیسے تربد۔

(ب) مسہل بالعصر : Extracter/Squeezer Purgative ایسی دوائیں جو آنتوں سے مادے کو نچوڑ کر خارج کر دیتی ہیں جیسے ہلیلہ۔

(ج) مسہل بالتلیین : Laxative Puragative ایسی دوائیں جو مادے کو نرم کر کے خارج کر دیتی ہیں جیسے ترنجبین۔

(د) مسہل بالازلاق : Lubricant Purgative ایسی دوائیں جو آنتوں میں چکناہٹ پیدا کر کے مادے کو پھسلا کر خارج کر دیتی ہیں جیسے اسپغول۔

(ہ) **مسہل بالاذابت** : ایسی دوائیں جو مادے کو پگھلا کر خارج کر دیتی ہیں جیسے ترنجبین

(و) **مسہل بالتقطیع و الجلاء** : **Detergent Purgative** ایسی دواؤں میں **detergent** جیسی خصوصیت ہوتی ہے جو مواد کو جذب کر کے آنتوں کی طرف لاتی ہیں اور آنتوں میں رطوبات کو بڑھا دیتی ہیں۔

اخراج رطوبات کے لحاظ سے مسہلات کی قسمیں : دواؤں کی صورت نوعیہ الگ ہونیکی وجہ سے ان میں مخصوص رطوبات و اخلاط کے خارج کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ حالانکہ کوئی بھی مسہل تمام رطوبات کے اخراج کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن مخصوص دواؤں سے ایک خاص رطوبت کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ اخلاط رطوبات میں بلغم، صفراء، سودا اور خون شامل ہیں۔ ان میں سے پہلے تین کو مسہلات کے ذریعہ خارج کیا جا سکتا ہے جبکہ خون کی صرف مائیت خارج ہوتی ہے اس کو مسہل کے ذریعہ خارج نہیں کیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے مسہلات کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(ا) **مسہلات صفراء** : **Cholagogues** ایسی دوائیں جو مخصوص کیفیت کی وجہ سے خلط صفراء کا زیادہ اخراج کرتی ہیں کیوں کہ یہ دوائیں پورے بدن سے صفراء کو جگر کی طرف لاتی ہیں جہاں سے یہ آنتوں کی طرف آتا ہے اور پھر آنتوں سے خارج ہو جاتا ہے جیسے سقمونیا، عصارہ ریوند۔

(ب) **مسہلات بلغم** : **Phlegmagogues** ایسی دوائیں جو خلط بلغم کو آنتوں کے راستے خارج کر دیتی ہیں۔ جیسے تربد، جلاپا، شحم حنظل، غاریقون وغیرہ۔

(ج) **مسہلات سودا** : **Melanagogue** ایسی دوائیں جو خلط سودا کو آنتوں کی راہ خارج کرتی ہیں۔ جیسے افتیمون، خربق سیاہ، تربد وغیرہ۔

(د) **مسہلات مائیت دم** : **Hydragogue** ایسی دوائیں عروق دمویہ سے مائیت (پانی) کو جذب کر کے آنتوں میں لاتی ہیں اور پانی جیسے دستوں کی شکل میں خارج کر دیتی ہیں یہ خصوصیت سبھی مسہلات میں ہو سکتی ہے۔

(۳) **قابضات امعاء** : **Astringents** ایسی دوائیں دست کو کم کرتی ہیں اور قبض پیدا کرتی ہیں ان کی نوعیت عمل مختلف ہے۔

(ا) کچھ دوائیں امعاء کی عروق کو سکیڑ کر آنتوں میں رطوبات کی مقدار کو گھٹا دیتی ہیں جیسے انجبار، پھٹکری، مازو وغیرہ۔

(ب) کچھ دوائیں آنتوں کے غدد کے ترشحات کو کم کر کے قابض ہوتی ہیں جیسے افیون۔

(ج) کچھ دوائیں آنتوں کی حرکات اور ترشحات دونوں کو کم کر کے قبض پیدا کرتی ہیں جیسے لفاح، اجوائن خراسانی وغیرہ۔

(۴) **لازعات امعاء** : **Irritants** ایسی دوائیں آنتوں کی غشاء مخاطی میں خراش پیدا کر کے درد، سوزش، متلی، قے اور جریان خون کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے سرکہ خالص، نمک شور وغیرہ۔

(۵) **مانعات عفونت** : **Antiseptics** ایسی دوائیں جو آنتوں میں سڑان اور عفونت کو روکتی ہیں جیسے ست پودینہ۔

(۶) **قاتل ومخرج دیدان** : **Anthelmintics** آنتوں میں رہنے والے دیدان (کیڑے) تین خاص قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) کدودانے **Tapeworms**

(ب) چنونے **Thread waorms**

(ج) حیات **Round worms**

ان تینوں اقسام کے دیدان پر اثر کرنے والی دوائیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) صرف قاتل دیدان ہوتی ہیں یعنی کیڑوں کو مارڈالتی ہیں جیسے سرخس، افسنتین۔

(ب) صرف مخرج دیدان ہوتی ہیں یعنی کیڑوں کو زندہ حالت میں خارج کردیتی ہیں جیسے سقمونیا۔

(ج) قاتل ومخرج دیدان دونوں ہوتی ہیں یعنی کیڑوں کو ہلاک کرکے خارج کردیتی ہیں۔ جیسے کمیلہ، باؤبڑنگ، پلاس پاپڑہ وغیرہ۔

(۷) **حقنہ رمقعد کے راستے دواء کا استعمال:** Enema حقنہ جات کا استعمال بہت پرانا ہے۔ بعض حالات میں یہ بہت مفید ہوتا ہے۔ مسہلات کے مقابلے میں اس میں نقصانات بھی بہت کم ہیں کیونکہ مسہلات معدہ وچھوٹی آنت سے گذر کر بڑی آنت تک پہونچتے ہیں اوران کی سمیت چھوٹی آنت سے جذب ہوکر خون میں پہونچتی ہے جب کہ حقنہ کے ذریعہ دی گئی دواء زیادہ سے زیادہ بڑی آنت کے آخری حصے تک پہونچتی ہے۔ کبھی تو معالج اسکے لئے مجبور ہوتا ہے کہ وہ دواء کو صرف حقنہ کی صورت میں دے جیسے ورم حلق، خناق، شدید متلی وقے اورآنتوں میں رکاوٹ وغیرہ کی حالت میں منہ سے دوانہیں دی جاسکتی۔ بعض اوقات دواء کے اثرات صرف مقعد یا معاء مستقیم تک ہی مطلوب ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ آنتوں کو صاف کرنا، نقصان دہ مادوں کو جذب ہونے سے روکنا، آنتوں کو سن کرنا، رکاوٹ کو دور کرنا، دیدان امعاء کو مارنا اور خارج کرنا اور جسم میں غذا پہونچانا وغیرہ حقنہ کے اہم مقاصد ہیں۔ ان تمام کے مدنظر حقنہ جات کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(ا) **حقنہ مسہلہ :** Purgative Enema آنتوں کو فضلات سے پاک کرنے یا شدید قبض کو دور کرنے کے لئے جب مسہلات کا استعمال حقنہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے تو اسے حقنہ مسہلہ کہا جاتا ہے اسکے لئے مندرجہ ذیل دوائیں مناسب ہوتی ہیں۔ روغن بیدانجیر، مغز املتاس صابون کا پانی، نمک کا پانی وغیرہ حقنہ مسہلہ کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

(ا) **حقنہ حادہ :** Strong Purgative Enema اس قسم کے حقنہ میں بہت تیز اثر دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے عصارہ ریوند، صابون کا پانی وغیرہ۔

(ب) **حقنہ لینہ :** Laxative enema ایسے حقنہ میں ہلکے درجہ کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں یعنی جب صرف اجابت کو نرم کرنا مقصد ہو تب روغن بیدانجیر، روغن بادام اور روغن زیتون وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(ج) **حقنہ متوسط :** Ordinary enema اس میں مندرجہ بالا دونوں کے درمیان والی کیفیت کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں یعنی جب تلئین اور آنتوں کی صفائی دونوں مقصود ہوں تو یہ حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲) **حقنہ قابضہ :** Astringent enema جب دست زیادہ آرہے ہوں اور قبض پیدا کرنا مقصد ہو تو حقنہ قابضہ کی ضرورت پیش آتی ہے اسکے لئے انجبار اور مازو وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۳) **حقنہ حابسہ :** Styptic enema جب آنتوں سے خون آرہا ہو یا خونی دست آرہے ہوں تو حابس ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ دوائیں قابض بھی ہوتی ہیں اسلئے حقنہ قابضہ وحابسہ اکثر ایک ساتھ بولا جاتا ہے۔ اس میں دم الاخوین، پھٹکری اورانجبار جیسی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔

(۴) **حقنہ محللہ :** Resolvent enema معاء مستقیم اور مقعد کی ورمی کیفیت کو دور کرنے کیلئے محلل ورم ادویہ بذریعہ حقنہ دی جاتی ہیں۔ جیسے ناخونہ، بابونہ، میتھی، خطمی وغیرہ۔

(۵) **حقنہ کاسرہ :** Carminative enema جب آنت میں غلیظ ریاح کی زیادتی ہوجائے اوراس کا اخراج مشکل ہو تو ایسی صورت میں کاسر ریاح ادویہ بصورت حقنہ استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے انیسون، اجوائن، بادیان اور زیرہ سیاہ وغیرہ۔

(۶) **حقنہ مغذیہ :** Nutrient enema جب منہ کے راستے غذا کا لینا دشوار ہو تو سیال

غذائیں ردوائیں جیسے ماء العسل (شہد کا پانی)، ماء الفواکہ (پھلوں کا پانی)، ماء الشعیر (جو کا پانی) وغیرہ حقنہ کے ذریعہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۷) **حقنہ مخدرہ : Anaesthetic Enema** جب معاء مستقیم، مقعد یا دوسرے احشاء میں تکلیف ہو تو مقامی مخدرات کا استعمال بذریعہ حقنہ کر کے ان حصوں کو سن کر دیا جاتا ہے۔

(۸) **حقنہ مسکنہ : Sedative Enema** حقنہ مخدرہ جیسا ہی ہے لیکن اس میں مخدرات کی جگہ مسکنات کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے مقامی طور سے تکلیف میں آرام ملتا ہے جیسے افیون، اجوائن خراسانی، لفاح وغیرہ۔

(۹) **حقنہ مانع عفونت: Antiseptic Enema** آنتوں کی عفونت کو دور کرنے کے لئے دافع تعفن ادویہ بصورت حقنہ استعمال کی جاتی ہیں جیسے آب برگ نیم، کافور وغیرہ۔

(۱۰) **حقنہ دافع تشنج : Antispasmodic Enema** ایسی دواؤں کا حقنہ جو آنتوں کے تشنج (spasm) کو کم کردے جیسے لفاح اور اجوائن خراسانی وغیرہ۔

(۱۰) **حقنہ قاتل دیدان : Anthelmintic Enema** آنتوں کے کیڑوں کو مارنے کیلئے قاتل دیدان دواؤں کا حقنہ دیا جاتا ہے جیسے آب باؤبڑنگ۔

(۱۱) **حقنہ مملسہ : Emollient Enema** آنتوں کی غشاء مخاطی کی خراش کو کم کرنے کیلئے چکنی اور لعابی دواؤں کا حقنہ دیا جاتا ہے جیسے لعاب اسپغول، لعاب بارتنگ اور لعاب ریشہ خطمی وغیرہ۔

(۱۲) **حقنہ معدلہ : Moderative Enema** مزمن امراض کی وجہ سے احشاء کے سوء مزاج میں معدل دواؤں کا حقنہ دیا جاتا ہے جیسا کہ حمیات محرقہ اور احشاء کی بڑھی ہوئی حرارت میں سرد آبیات جیسے آب تربوز، آب نیلوفر وغیرہ کا حقنہ دیا جاتا ہے۔

(۸) **جگر پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs acting on Liver** جگر جسم کا سب سے بڑا غدہ (gland) ہے۔ دماغ کو چھوڑ کر شاید ہی جسم میں دوسرا ایسا کوئی عضو ہے جو گوناگوں قسم کے افعال کا مبداء ہو۔ اسی لئے اطباء نے اسکو جسم کا مطبخ (kitchen) قرار دیا ہے۔ کچھ مخصوص افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) یہ اخلاط کی پیدائش کا مرکز ہے۔

(۲) جگر اور صفراء کی پیدائش میں گہرا تعلق ہے۔

(۳) نمکیات صفراوی شحمیات کے ہضم کے لئے ضروری ہیں۔

(۴) الوان صفراوی پیشاب اور براز کے مخصوص رنگ کے ذمہ دار ہیں۔

(۵) جگر میں شحمیات کا بہت بڑا ذخیرہ ہوتا ہے۔

(۶) خون کی فاضل شکر Glycogen کی صورت میں جگر میں جمع رہتی ہے۔

(۷) جگر سے ترشح پاکر آنتوں میں آنے والا صفراء آنتوں کی حرکت کو بڑھاتا ہے۔

(۸) صفراء آنتوں میں دافع تعفن کا کام کرتا ہے۔

(۹) صفراء دوسری ہضمی رطوبات کے ترشح کیلئے محرک ہوتا ہے۔

(۱۰) جسم میں پیدا ہونے والے یا باہر سے داخل ہونے والے زہریلے مادے اور بہت سی ادویہ جگر سے بذریعہ صفراء خارج ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) خون کے انجماد میں حصہ لینے والے اور انجماد سے روکنے والے بہت سے ضروری مادے جگر میں پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۲) اجسام ضدیہ کی پیدائش بھی جگر میں ہوتی ہے۔

اگر ان تمام افعال کی روشنی میں جگر پر اثر انداز ہونے والی ادویہ کا جائزہ لیا جائے تو ایک طویل بحث چھڑ جائیگی۔ اسلئے ذیل میں ان چند خاص ادویہ کا ذکر کیا جارہا ہے جو جگر کے تعلق سے علاج ومعالجہ میں خاص طور سے اہم ہیں۔

(۱) کچھ دوائیں صفرا کی پیدائش کو بڑھاتی ہیں ان کو مدرات صفراء (Cholagogue)

کہا جاتا ہے جیسے نوشادر، سقمونیا، سورنجان وغیرہ۔ صفراء کا ادرار دو طریقوں سے ہوتا ہے۔

(ا) جگر کے فعل کو بڑھانے والی ادویہ کا استعمال جیسے سورنجان اور ایلوہ۔

(ب) آنتوں کی حرکات کو بڑھانے والی ادویہ کا استعمال جنکی وجہ سے صفراء دوبارہ جذب ہو کر جگر میں پہونچ سکے جیسے مسہلات کا استعمال۔

(۲) کچھ دوائیں جگر میں شکر کی مقدار کم کرتی ہیں (Glycogenolytics) جیسے سنکھیا۔

(۳) کچھ دوائیں جگر کو تقویت بخشتی ہیں (Tonic)، دوسرے الفاظ میں اسکے افعال کو درست کرتی ہیں۔ یہ کئی اقسام کی ہوتی ہیں۔

(ا) مدرات صفراء جیسے نوشادر، سقمونیا۔

(ب) صفراء کی مقدار کم کرنے والی جیسے مکوء۔

(ج) مواد مراض کو دور کرنے والی جیسے افسنتین۔

(د) جگر کے مزاج کو درست کر کے تعدیل پیدا کرنے والی جیسے مکوء، کاسنی۔

Effects of Drugs on Digestive Systems

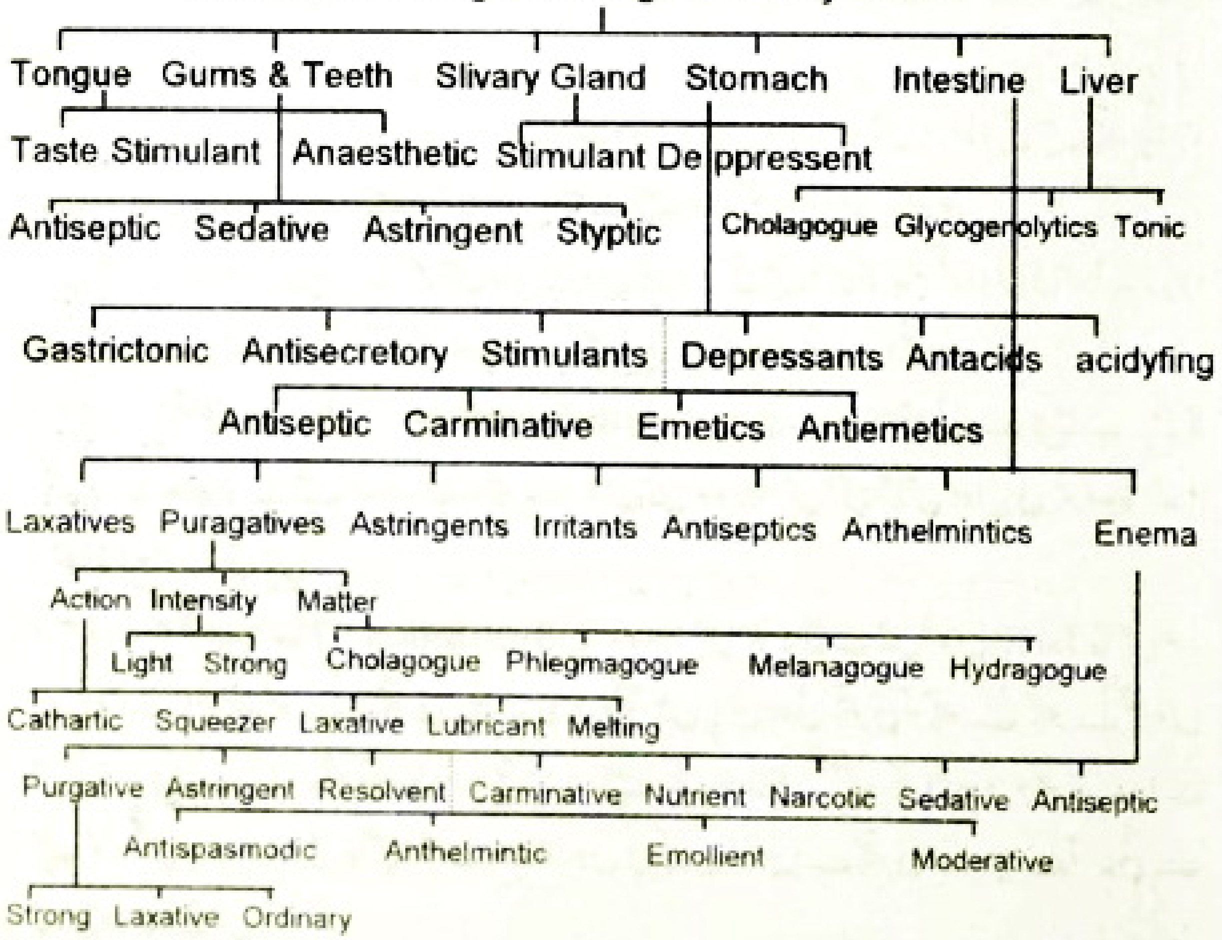

نظام بول پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Urinary System

نظام بول میں مندرجہ ذیل اعضاء شامل ہیں۔

(۱) گردے Kidnies

(۲) حالبین Ureters

(۳) مثانہ Urinary Bladder

(۴) احلیل Urethra

ان اعضاء میں گردے سب سے اہم ہیں کیونکہ بول (Urine) کے بننے کا تعلق اسی سے ہے۔ باقی اعضاء کا تعلق اخراج بول سے ہے۔ دواؤں کے اثرات کا بیشتر تعلق بھی گردوں سے ہی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **مدرات بول: Diuretics** وہ دوائیں جو پیشاب کے بننے کی رفتار کو بڑھا دیتی ہیں۔ یہ دوائیں کئی طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(ا) کچھ دوائیں گردوں سے گذرتے وقت دوران خون کو گردوں میں بڑھا دیتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گردوں سے خون کے چھننے کا عمل بڑھ جاتا ہے جیسے شورہ قلمی، جوا کھار وغیرہ۔

(ب) کچھ دوائیں پورے جسم میں دوران خون تیز کر دیتی ہیں جن کا بہاؤ گردوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے اور پیشاب بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے جیسے چائے، قہوہ اور شراب وغیرہ۔

(۲) **مقللات بول : Antidiuretics** ان دواؤں کے استعمال سے پیشاب بننے کا عمل سست ہو جاتا ہے جیسے کندر، کنجد وغیرہ۔ اس میں وہ دوائیں بھی شامل ہوں گی جو ضغط الدم (BP) کو کم کر دیتی ہیں۔

(۳) **مفتت حصاۃ: Lithotriptics** وہ دوائیں جو پیشاب میں ٹھوس اجزاء (خاص طور سے نمکیات) کو منجمد ہونے (پتھری بننے سے) روکتی ہیں یا بنی ہوئی پتھری کو چھوٹے ٹکڑوں میں توڑ کر پیشاب کے ساتھ خارج کر دیتی ہیں۔ جیسے سنگ سرماہی، کلتھی، حجر الیہود وغیرہ۔ مدرات جیسے شورہ قلمی، جوا کھار وغیرہ بھی مفتت حصاۃ ہوں گی کیوں کہ ان سے پتھری کے ریزے آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔

(۴) دافع تعفن : **Urinary Antiseptics** یہ دوائیں نظام بول کے تعفن (UTI) کو روکتی ہیں جیسے روغن بلسان، کباب چینی، کافور صندل وغیرہ۔

(۵) مسکنات : **Sedatives** ایسی دوائیں جو آلات بول کے درد میں سکون پہونچاتی ہیں۔ بالخصوص حالبین کے تشنج سے شدید درد ہوتا ہے۔ لفاح، اجوائن خراسانی اور دھتورہ وغیرہ ایڑوپین کی وجہ سے تشنج کو کم کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ تعفن کی وجہ سے مثانہ میں ہونے والے درد میں دافع تعفن ادویہ جیسے صندل، کافور وغیرہ بھی مفید ہوں گی۔

(۶) مغیرات بول : **Urine Alteratives** اس میں وہ تمام ادویہ شامل ہوں گی جو پیشاب کی ترکیب اور اس کی خصوصیات میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں جیسے......

(ا) کچھ دوائیں پیشاب کے ردعمل کو کھاری بنا دیتی ہیں جیسے نوشادر، شورہ قلمی۔

(ب) کچھ دوائیں پیشاب کے ردعمل کو تیزابی (acidic) بنادیتی ہیں جیسے تیزابات، سرکہ۔

(ج) کچھ دوائیں پیشاب کے طبعی رنگ کو بدل دیتی ہیں جیسے ریوند چینی کے استعمال سے پیشاب کا رنگ بنفشی اور سنکھیا کے استعمال سے پیشاب کا رنگ کالا ہو جاتا ہے۔

Effects of Drugs on Urinary System

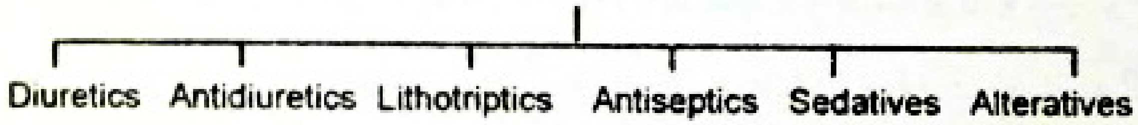

نظام تولید و تناسل پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Reproductive System

بناوٹ اور افعال کے اعتبار سے مردانہ اور زنانہ جنسی اعضاء میں بہت فرق ہے۔

مردانہ اعضاء تناسل کا تعلق زیادہ تر جنسی خواہش اور جماع سے ہے ان میں خصیے اور ذکر اہم ہیں۔ خصیوں میں مردانہ جنسی ہارمون بنتا ہے یہی ہارمون جنسی خواہش کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ خصیوں میں حیوان منویہ کی تکوین بھی ہوتی ہے۔ ذکر (Penis) ایک آلہ جماع ہے جس کے ذریعہ مادہ منویہ کو رحم تک پہونچایا جاتا ہے۔ جہاں تک مردانہ نظام تولید و تناسل پر دواؤں کے اثرات کا تعلق ہے تو اسمیں ایسی دوائیں شامل کی گئی ہیں جو یا تو خواہش جماع میں اضافہ کرتی ہیں یا کمی جبکہ مردانہ اعضاء تولید و تناسل کے برخلاف زنانہ اعضاء تولید و تناسل بہت پیچیدہ ہیں۔ ان کا تعلق محض جنسی خواہش سے نہ ہو کر حیض (Menstruation)، حمل (Pregnancy) اور رضاعت (Lactation) سے بھی ہے۔ زنانہ اعضاء تناسل میں مہبل (Vagina)، رحم (Uterus)، خصیۃ الرحم (Ovaries) اور مدئین (Breasts) کو شامل کیا گیا ہے۔ جہاں تک دواؤں کے اثرات کا تعلق ہے تو اس میں رحم، ادر مدئین کو خاص جگہ دی گئی ہے۔ مہبل میں استعمال کی جانے والی دوائیں عموماً مقامی ہوتی ہیں۔ یونانی طب میں خصیۃ الرحم اور خصیوں پر اثر انداز ہونے والی دواؤں کا ویسا تذکرہ نہیں ملتا جیسا کہ جدید طب نے بیان کیا ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ کچھ دوائیں حیوانِ منویہ کی پیدائش کو بڑھاتی ہیں اور مردانہ جنسی خواہش میں اضافہ بھی کرتی ہیں۔

ذیل میں مردانہ اور زنانہ اعضاء تولید و تناسل پر دواؤں کے اثرات کا الگ الگ جائزہ لیا گیا ہے۔

مردانہ نظام تناسل پر اثر کرنے والی ادویہ : Durgs acting on Male Reproductive System

اس نظام پر مندرجہ ذیل قسم کی ادویہ اثر کرتی ہیں۔

(ا) **مقویات باہ : Aphrodisiac** ایسی دوائیں جو مختلف طریقوں سے مردانہ جنسی خواہش اور مردانگی میں اضافہ کرتی ہیں۔ ان کی مختلف صورتیں ہیں۔

(ا) کچھ دوائیں نظام اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہیں اور حساسیت کو بڑھاتی ہیں جیسے کچلہ۔

(ب) کچھ دوائیں نظام اعصاب میں سستی پیدا کر کے بڑھی ہوئی حساسیت کو کم کر دیتی ہیں اور سرعت انزال سے روک کر مردانہ قوت کو بڑھاتی ہیں جیسے افیون، بھنگ۔

(ج) کچھ دوائیں اعضاء تناسل سے متصل اعضاء میں ہیجان پیدا کر کے عضو تناسل کے دوران خون کو بڑھا کر ذکر میں ایستادگی کا سبب بنتی ہیں اور اس طرح مقوی باہ ہو جاتی ہیں جیسا کہ روغن مالکنگنی کی مالش یا طلاء کے استعمال سے ہوتا ہے۔

(د) کچھ دوائیں جسمانی قوتوں میں اضافہ کر کے خواہش جماع کو بڑھاتی ہیں جیسے مشک وعنبر، زعفران اور شراب وغیرہ۔

(ہ) کچھ دوائیں مادہ منویہ کو گاڑھا کر کے سرعت انزال کو روکتی ہیں جیسے مغزیات، ثعلب، ستاور اور موصلی وغیرہ۔

(۲) **مضعفات باہ : Anaphrodisiac** ایسی دوائیں جن کے استعمال سے خواہش جماع (libido) میں کمی آجاتی ہے ایسی دواؤں کی نوعیت عمل مقویات باہ کے مخالف ہوتی ہے۔

(ا) بعض دوائیں نظام اعصاب میں سستی پیدا کر کے خواہش جماع میں کمی پیدا کرتی ہیں۔

جیسے بھنگ، افیون اور دیگر مضعفات اعصاب کے زیادہ استعمال سے ایسا ہوتا ہے۔

(ب) یونانی طبی اعتبار سے ترش ادویہ واغذیہ کو بھی مضعفات باہ کہا گیا ہے جن کی نوعیت عمل واضح نہیں ہے۔

(ج) بعض دوائیں اعضاء تولید و تناسل سے متصل اعضاء میں ضعف وسن پن پیدا کر دیتی ہیں اس میں خاص طور سے ٹھنڈی ادویہ مثلاً ٹھنڈے تیلوں کی مالش ضماد یا طلاء، وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ایسی دوائیں جو پیشاب کے ردعمل کو کھاری بنادیں وہ بھی مضعف باہ ہوں گی کیوں کہ پیشاب کی تیزابیت باہ کو مشتعل کرتی ہے۔

زنانہ نظام تناسل پر اثر کرنے والی ادویہ : Drugs acting on Female Reproductive Organs

اس نظام پر اثر کرنے والی ادویہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) رحم پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs acting on Uterus** رحم پر مندرجہ ذیل اقسام کی ادویہ اثر کرتی ہیں۔

(ا) **مدرات حیض : Emmenagogue** ایسی دوائیں جو حیض کو بڑھادیں، مدرات حیض کہلاتی ہیں ان کی نوعیت عمل مختلف ہے۔

(ا) کچھ دوائیں رحم کی طرف دوران خون کو بڑھا دیتی ہیں جیسے آبزن میں مستعمل ادویہ سے ہوتا ہے۔

(ب) بعض دوائیں رحم کی آس پاس کے اعضاء میں لذع (Irritation) پیدا کر کے رحم کو متحرک کرتی ہیں جیسے ایلوہ کا مسہل دینے سے ادرار حیض ہوتا ہے۔

(ج) بعض دوائیں رحم کے عضلات میں تحریک پیدا کر کے ادرار حیض کرتی ہیں جیسے ابہل، پرسیاوشاں وغیرہ

(د) رحم کے اعصاب میں تحریک پہونچانے والی ادویہ بھی مدر حیض ہوتی ہیں جیسے کچلہ۔

(۵) مولد خون ادویہ بھی ادرار حیض کے لئے مددگار ہوتی ہیں جیسے فولاد کے مرکبات۔

(۲) **مسقطات جنین** : **Abortifacient** رحم کا ایک اہم کام جنین کو حمل کی متعینہ مدت تک روک کر رکھنا ہے۔ایسا اس وقت ممکن ہے جب عضلات رحم میں کم سے کم تحریک ہو۔لیکن بعض دوائیں رحم کے عضلات میں انقباض پیدا کرتی ہیں جسکی وجہ سے جنین اور مشیمہ (Faetus & Placenta) خارج ہوجاتے ہیں جیسے ابہل، برگ بانس، پوست بیخ کپاس وغیرہ۔

(۳) **مضعفات رحم** : **Uterine relaxants** بعض دوائیں رحم کے عضلات کی انقباضی قوت کو کم کرکے استرخاء پیدا کردیتی ہیں اس سے رحم کا طبعی فعل بگڑ جاتا ہے۔جیسے افیون، بھنگ وغیرہ۔

ثدیین پر اثر کرنے والی ادویہ : **Drugs acting on Breasts** درج ذیل ہیں۔

(۱) **مولدات لبن** : **Lactogogue/Lactogen** ایسی دوائیں جو ثدیین میں دودھ کی پیدائش کو بڑھادیں جیسے ستاور، ثعلب مصری، سنگھاڑا، زیرہ، تخم شبت وغیرہ۔

(۲) **مقللات لبن** : **Analactogogue/Lactosupressants** ایسی دوائیں جو دودھ کی پیدائش کو گھٹادیں جیسے افیون۔

(۳) **مغیرات لبن** : **Milk Alteratives** ایسی ادویہ جو دودھ کی ترکیب، قوام مزہ یا رنگ وغیرہ میں تبدیلی پیدا کردیں۔وہ دوائیں بھی اس میں شامل ہیں جو دودھ کے ساتھ خارج ہوتی ہیں۔ مغیرات لبن ادویہ بہت زیادہ نہیں ہیں کچھ خاص ادویہ جیسے سناء مکی، ریوند چینی وغیرہ بچے میں اسہال کا سبب بنتی ہیں۔اسی طرح لہسن، ہینگ وغیرہ دودھ کی بو کو بگاڑ دیتی ہیں۔علاج و معالجہ میں اس کا دھیان رکھنا چاہیئے۔

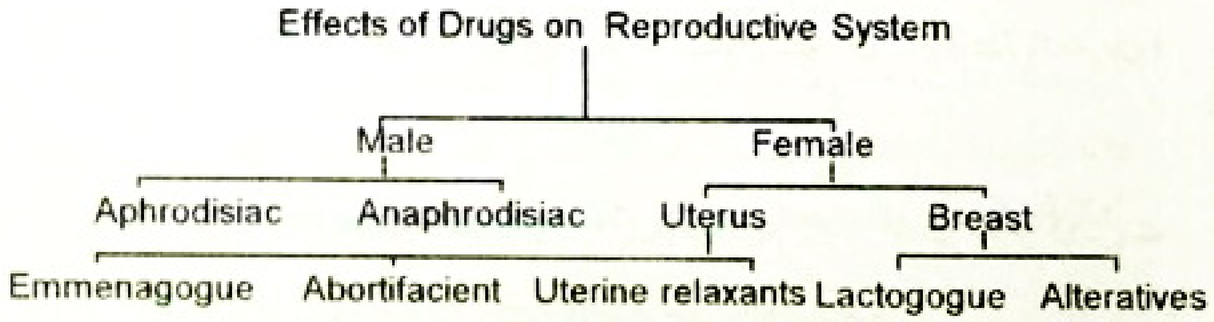

جلد پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Skin

تحت الجلد پائی جانے والی ساختیں خاص طور پر غدد عرقیہ (Sweat glands) اعصاب، عروق شعریہ اور بال پر دواؤں کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **معرقات** : **Diaphoretics** ایسی دوائیں جو غدد عرقیہ میں تحریک پہونچا کر پسینہ کی مقدار بڑھادیتی ہیں۔ایسی دواؤں کے اثرات دو طرح سے ہوتے ہیں۔

(ا) بعض دوائیں براہ راست غدد عرقیہ پر اثر ڈالتی ہیں جیسے کافور۔

(ب) بعض دوائیں غدد عرقیہ کی پرورش کرنے والے عصب کو متحرک کردیتی ہیں جیسے خاکسی، بید مشک سورنجان، چائے، قہوہ، شراب وغیرہ۔

(ج) بعض اعمال مسامات جلد (skin pores) کو پھیلا کر پسینہ کے اخراج میں مدد دیتے ہیں جیسے بیرونی حرارت کا زیادہ ہونا، گرم پانی سے غسل کرنا۔

(۲) **مانعات عرق** : **Anadiaphoretics** ایسی دوائیں جو پسینہ کے اخراج کو کم کردیتی ہیں۔یہ بھی کئی طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(ا) بعض دوائیں براہ راست غدد عرقیہ پر اثر انداز ہوکر پسینہ کے ترشح کو کم کردیتی ہیں جیسے فولاد۔

(ب) بعض دوائیں غدد عرقیہ کی پرورش کرنے والے اعصاب کی تحریک کو کم کرکے پسینہ کی مقدار گھٹاتی ہیں جیسے اجوائن خراسانی، دھتورہ لفاح وغیرہ۔

(ج) بعض اعمال مسامات جلد کو تنگ کردیتے ہیں جیسے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا یا بہت زیادہ سردی کا ہونا۔

(۳) **مغیرات عرق** : **Dressers** ایسی دوائیں جو بذریعہ پسینہ خارج ہوکر اسکی کیفیت (رنگ، بو، مزا قوام) وغیرہ کو بدل دیتی ہیں جیسے لوبان، گندھک، افیون وغیرہ۔

(۴) مملسات : Lubricants ایسی دوائیں جو جلد کے کھردرے پن اور خراش کو کم کر کے چکناہٹ پیدا کر دیتی ہیں جیسے گلسرین ،صمغیات ،لعابات وغیرہ۔

(۵) مرخیات : Emollients ایسی دوائیں جو جلد کو چکنی اور نرم بناتی ہیں اور ڈھیلا پن پیدا کرتی ہیں۔ عام طور سے ایسی ادویہ جلد کے اوپر ایک تہہ بنا کر پانی کو اڑنے سے روک دیتی ہیں اس سے جلد کی Elasticity برقرار رہتی ہے جیسے موم ،روغن زیتون ،روغن کتاں وغیرہ۔

(۶) مبثرات رمقرحات : Ulceratives ایسی دوائیں جلد پر بثور رقرحہ پیدا کر دیتی ہیں جیسے بلادر، سنکھیا، کچلہ وغیرہ کا بیرونی استعمال۔

(۷) منفطات : Vesicants ایسی دوائیں جلد پر آبلے پیدا کر دیتی ہیں جیسے سنکھیا، کچلہ ، بلادر۔

(۸) اکالات : Corrosive ایسی دوائیں جلد میں زخم پیدا کر دیتی ہیں جیسے زنگار، توتیا، چونہ وغیرہ۔

(۹) منبتات شعر : Hair growers ایسی دوائیں جو بالوں کے اگنے اور بڑھنے میں مدد دیتی ہیں جیسے زفت، روغن، بیضہ مرغ۔

(۱۰) مسودات شعر : Hair blackeners ایسی دوائیں جن کے استعمال سے بالوں میں سیاہی پیدا ہوتی ہے جیسے بھنگرہ سیاہ، ہلیلہ، آملہ، شکاکائی وغیرہ۔

(۱۱) حالقات شعر : Hair removers / Epilators ایسی دوائیں جن کے استعمال سے بال صاف ہو جاتے ہیں جیسے ہڑتال، چونہ وغیرہ۔

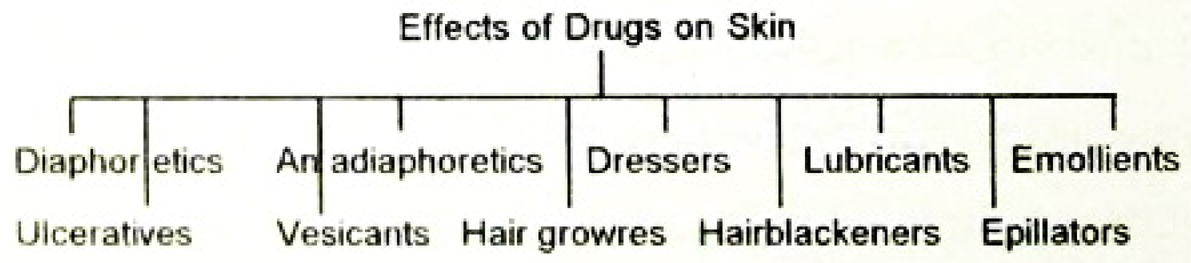

بدنی استحالات پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Body Metabolism

''کسی چیز کا ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہونا استحالہ کہلاتا ہے''۔ یہی تبدیلی جب زندہ جسم میں ہوتی ہے تو اُسے بدنی استحالہ کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز خواہ وہ غذا ہو، دواء ہو یا ہوا جب جسم میں داخل ہوتی ہے تو اُس میں بہت سی سلسلہ وار ''حیاتی کیمیائی تبدیلیاں'' ہوتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اُس چیز کے جسم میں داخل ہونے سے لیکر خارج ہونے تک جاری رہتی ہیں انہیں تبدیلیوں کو بدنی استحالہ کہا جاتا ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) تکوینی تبدیلیاں: Anabolism ان سے نئے مادوں کی تشکیل ہوتی ہے۔

(۲) تخریبی تبدیلیاں: Catabolism ان سے بڑے مادے ٹوٹ کر چھوٹے مادوں میں تبدیل ہوتے ہیں اور توانائی خارج ہوتی ہے جو بہت سے جسمانی افعال میں خرچ ہوتی ہے۔

جسم میں غذا ردوا رہوا کی صورت میں مختلف چیزیں داخل ہوتی رہتی ہیں اور بدنی اعضاء رانسجہ میں پہلے سے ہی بہت سی رطوبات و مواد موجود رہتے ہیں ان سب میں ہر وقت تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں جو کہ دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تکوینی ان سے مادے تشکیل پاتے ہیں اور بدل ما یتحلل فراہم ہوتا ہے جس سے بدن کا تغذیہ ہوتا ہے دوسری تخریبی (Catabolism) جن سے مادے ٹوٹ کر توانائی خارج کرتے ہیں جو جسمانی افعال میں کام آتی ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں جسم کے کسی ایک حصے میں نہیں بلکہ پورے جسم میں واقع ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں بہت سے بیکار مادے بھی بنتے ہیں جو جسم کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں جو پیشاب، پسینہ، سانس وغیرہ کے ذریعے بدن سے خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں جب تک طبعی حالت پر رہتی ہیں صحت قائم رہتی ہے اور جب ان میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو غیر طبعی کیفیات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ بدنی استحالات میں کمی یا زیادتی کے

مختلف اسباب ہیں۔انہیں اسباب میں ادویہ بھی داخل ہیں۔ یہاں بدنی استحالہ پر ادویہ کے اثرات کا جائزہ لیا جائیگا۔بدنی استحالات پر اثرانداز ہونے والی دوائیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) ایسی دوائیں جو استحالہ میں اضافہ کرتی ہیں۔

(۲) ایسی دوائیں جو استحالہ میں کمی پیدا کرتی ہیں۔

(۳) ایسی دوائیں جو استحالہ کو طبعی حالت پر برقرار رکھتی ہیں۔

استحالہ میں اضافہ کی صورت : **Metabolism Stimulants** ایسی دوائیں جو استحالہ کو بڑھاتی ہیں ان کو محرکات استحالہ یا ادویہ مسخنہ یا ادویہ حارہ کہا جاتا ہے۔ ایسی دواؤں کے استعمال سے پورے بدن یا بدن کے کسی حصے میں حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔اسی لئے حرارت کی پیدائش کا سب سے بڑا سبب استحالہ ہے۔

محرکات استحالہ کی قسمیں: **Types of Metabolism Stimulants** وہ دوائیں جو استحالہ کو بڑھاتی ہیں انہیں دو بڑی قسموں میں بانٹا گیا ہے۔

(۱) مقامی محرکات استحالہ — Local Metabolism Stimulants

(ب) عمومی محرکات استحالہ — General Metobolism Stimulants

مقامی محرکات استحالہ: اس قسم کی دواؤں کے استعمال سے جسم کے کسی خاص حصے یا عضو میں مقامی طور سے افعال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔قوت ہاضمہ،قوت جاذبہ،اور قوت دافعہ میں زیادتی ہو جاتی ہے، قوت غاذیہ وغیرہ میں اضافہ ہو جاتا ہے، دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔چنانچہ جب کسی خاص عضو میں تغذیہ میں اضافہ کی ضرورت ہو تو اس قسم کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔مندرجہ بالا مقاصد کے لحاظ سے اس قسم کی دواؤں کو الگ الگ نام دیئے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **منبتات شعر** : بال اگانے والی دوائیں **Hair Growers** ایسی دواؤں کے استعمال سے بالوں کی جڑوں کا تغذیہ ہوتا ہے جس سے بال اگنے لگتے ہیں جیسے روغن بیضۂ مرغ، روغن مالکنگنی۔

(ب) **مسمنات بدن** : بدن کو موٹا کرنے والی دوائیں **Anabolics** ایسی دواؤں کے استعمال سے جسم کے خاص حصہ کا تغذیہ بڑھ جاتا ہے اور اس میں فربہی (موٹاپا) آجاتی ہے۔چنانچہ عضو خاص کی لاغری وکمزوری کو دور کرنے کیلئے روغن مالکنگنی اور طلاء وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) **محللات اورام** : ورموں کو تحلیل کرنے والی دوائیں **Resolvents** ایسی دواؤں کے استعمال سے کسی خاص حصے میں ورم یا سختی پیدا کرنے والے مواد ختم ہونے لگتے ہیں اور ورمی کیفیت دور ہو جاتی ہے۔جیسے مکوئے، کاسنی جگر کے ورم کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔اسی طرح ناخونہ بابونہ وغیرہ بھی مختلف اورام کیلئے مستعمل ہیں۔

(د) **مجلیات** : داغ دھبوں کو دور کرنے والی دوائیں **Detergents** مقامی طور سے استحالہ کی کمی اور فاسد مواد کے اجتماع کیوجہ سے جلد پر داغ دھبے پیدا ہوتے ہیں۔مجلیات کے استعمال سے مقامی تغذیہ میں اضافہ ہوتا ہے اور فاسد مواد دفع ہو کر داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔اطریلال، باپچی وغیرہ انہیں اصولوں کے مدنظر سفید داغ میں مستعمل ہیں۔

عمومی محرکات کا استحالہ : **General Metabolism Stimulants** ایسی دوائیں پورے بدن میں استحالہ کے عمل کو تیز کرتی ہیں۔اسطرح پورے بدن میں تغذیہ کا عمل بڑھ ہو جاتا ہے اور ہضم وجذب کا عمل تیز ہو کر بہتر خون پیدا ہوتا ہے۔انہیں عمومی مقویات بھی کہا جاتا ہے۔اس قسم کی دوائیں گرم ہوتی ہیں اس لئے انہیں عمومی مسخنات بھی کہا جاتا ہے۔مقویات اعصاب،مقویات قلب،مقویات معدہ،مقویات رحم،مقویات گردہ ومثانہ وغیرہ اس گروہ میں شامل ہیں۔

استحالہ میں کمی کی صورت : **Enervatics** ایسی دوائیں جو استحالہ میں کمی کا باعث بنتی ہیں انہیں مضعفات استحالہ کہا جاتا ہے۔اس قسم کی دوائیں چونکہ بارد ہوتی ہیں اس لئے انہیں ادویہ باردہ بھی کہا جاتا ہے۔

مضعفات استحالہ کی قسمیں : Types of Enervatics محرکات استحالہ کی طرح ان کی بھی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(ا) مقامی مضعفات استحالہ : Local Enervatics

(ب) عمومی مضعفات استحالہ : General Enervatics

مقامی مضعفات استحالہ : اس قسم کی دواؤں کے استعمال سے مقامی دورانِ خون سست ہو کر اس جگہ کے ہضم و جذب وتغذیہ کا عمل کم ہو جاتا ہے اور حرارت کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر اعضاء میں مقامی لاغری واقع ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی دوائیں حابس وقابض ہوتی ہیں۔

عمومی مضعفات استحالہ : اس قسم کی دواؤں کے استعمال سے پورے جسم میں خون کی رفتار سست ہو جاتی ہے جس سے بدن کا تغذیہ گھٹ جاتا ہے اور کمزوری آجاتی ہے۔ مرض کی صورت میں اس قسم کی دواؤں کا استعمال غیر طبعی حرکات کو کم کرنے کیلئے کیا جاتا ہے جیسے عام بخاروں میں برودت کا استعمال۔

دیگر استحالات پر اثر کرنے والی ادویہ : Other Metabolism Stimulants

بدنی استحالات میں کمی وبیشی پیدا کرنے والی دواؤں کے علاوہ کچھ ایسی ادویہ بھی ہیں جو اپنی مخصوص خصوصیات کی بناء پر کچھ ایسی کیفیات پیدا کرتی ہیں جن سے امراض دفع ہو جاتے ہیں اور جسم میں اعتدالی کیفیت پیدا ہوتی ہے ان کو ''معدلات'' کہا جاتا ہے۔ بعض دوائیں خون کی گندگی (تعفن) کو دور کرتی ہیں ان کو ''مصفیات دم'' کہا جاتا ہے۔ کچھ دوائیں جسم سے فاسد مواد کو قابل اخراج بناتی ہیں ان کو ''منضجات'' کہا جاتا ہے اور بعض دوائیں عام بدن کو تغذیہ وتقویت بخشتی ہیں ان کو ''اکسیر بدن'' کہا جاتا ہے۔ ایسی مخصوص دواؤں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ا) مصفیات دم : Blood Purifiers ایسی دوائیں خون میں موجود فاسد مادوں اور عفونت کو دور کرتی ہیں۔ فاسد مادے پیشاب، براز اور پسینہ وغیرہ کے ساتھ جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ جیسے منڈی، عناب، چرائتہ، شاہترہ، صندل، سرپھوکہ وغیرہ۔

(ب) منضجات : Concoctives ایسی دوائیں جو جسم کے فاسد مادوں کو خارج ہونے کے لائق بنا دیتی ہیں منضجات کہلاتی ہیں۔ نضج کے معنی پکانے کے ہیں۔ اصطلاح میں منضج اس دواء کو کہا جاتا ہے جو مادے کو پکا کر قابل اخراج بنا دے۔ مادے کو پکانے سے مراد یہ نہیں ہے کہ مادہ واقعی جسم میں پکتا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ مادے (خلط) کا قوام اس لائق بن جائے کہ وہ آسانی سے خارج ہو جائے۔ فاسد مادہ اعضاء کی ساختوں میں دو صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اگر وہ بہت گاڑھا یا لیسدار ہے تو وہ عروق ومجاری سے آسانی سے خارج نہیں ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ بہت رقیق ہے تو انسجہ میں جذب ہو جائیگا اور خارج نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا منضج وہ دواء ہے جو گاڑھے مادے کو رقیق بنا دے یا لیسدار مادے کو قطع کردے جیسے آلو بخارا اور املی یا رقیق مادے کو گاڑھا کردے منضجات کا استعمال عام طور سے مزمن امراض میں کیا جاتا ہے۔ مسہلات دینے سے پہلے ان کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ مختلف اخلاط فاسدہ کے لحاظ سے منضجات کو الگ الگ نام دیئے جاتے ہیں جیسے منضج بلغم، منضج سودا، منضج صفراء وغیرہ۔

(ج) اکسیر بدن: Elixer وہ مفردات یا مرکبات جو اعضاء رئیسہ (Vital organs) مثلاً قلب ودماغ یا جگر کے افعال کو بہتر بنا دیں اور ان اعضاء کی کمزریوں کو دور کریں انہیں ''اکسیر بدن'' کہا جاتا ہے جیسے سنکھیا کچلہ وغیرہ۔ ایسی دوائیں عمومی مقویات (General Tonics) سے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔

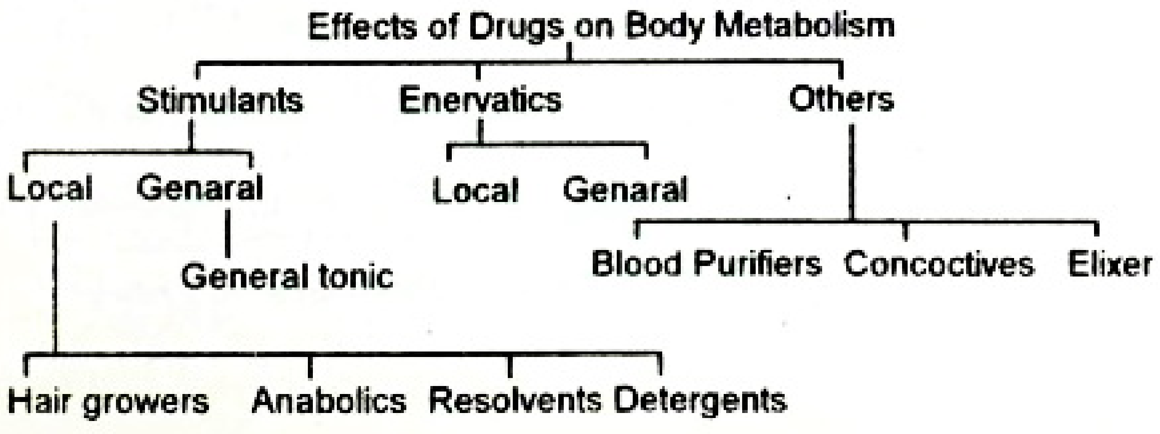

مواد مرض پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Causative Agents of Diseases

ہر مرض کا کوئی نہ کوئی مادہ ہوتا ہے اور مختلف امراض کی نوعیتیں الگ الگ ہوتی ہیں اور ان کے مواد بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ انہیں کے اعتبار سے امراض کی تقسیم بھی کی جاسکتی ہے مثلاً جن بیماریوں کا سبب عفونت ہے انہیں عفونی بیماریاں کہا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر بیماری عفونی ہو۔ بعض بیماریاں استحالاتی خرابیوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں جنہیں Metabolic diseases کہا جاتا ہے مثلاً نقرس جس کا سبب یورک ایسڈ کی زیادتی ہے۔ بعض بیماریاں نقص تغذیہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے بیماریوں کے مواد کی ایک طویل فہرست ہے۔ مثال کے طور پر عفونت۔ طب یونانی کے لحاظ سے عفونت اخلاط میں ہوتی ہے اور مختلف اخلاط کے لحاظ سے عفونت کئی قسموں کی ہو جاتی ہے جیسے بلغم کی عفونت، سودا کی عفونت، خون کی عفونت وغیرہ۔ یہی صورت اورام کے مادے کی ہے۔ جیسا کہ اوپر نقرس کا ذکر کیا گیا ہے۔ نقرس ایک قسم کا ورم ہے اور اس کا مادہ یورک ایسڈ ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جگر کے ورم کا مواد بھی یہی ہو۔ اسی وجہ سے مخصوص دواؤں کے اثرات بھی مخصوص مواد مرض پر ہوتے ہیں البتہ ایک جیسے مواد سے پیدا ہونے والے امراض میں ایک ہی دواء کارآمد ہو سکتی ہے۔ تمام مانعات عفونت ہر قسم کی عفونتوں میں کارگر نہیں ہوتیں۔ سورنجان، بوزیدان وجع المفاصل اور نقرس میں مفید ہیں لیکن ورم جگر میں نہیں۔ اسی طرح مکوئے کاسنی ورم جگر میں مفید ہیں لیکن وجع المفاصل میں نہیں۔ گندھک اگر جرب و حکہ میں مفید ہے تو ضروری نہیں کہ آتشک میں بھی مفید ہو۔ ایسا کیوں ہے اس کا کوئی واضح جواب تو نہیں دیا جاسکتا البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر دوا کے اجزاء ترکیبیہ الگ ہیں اور اجزاء کی اسی مخصوص ترتیب و تدوین کی بنا پر کوئی دوا مخصوص مواد مرض پر اثر کرتی ہے۔ موجودہ دور میں کئے جانے والے جراثیم کی کاشت اور حساسیت کے تجربہ کو سامنے رکھا جائے تو طب کے اس نظریہ کو اور بہتر طور پر سمجھا جا

سکتا ہے، یعنی ایک ضد حیات (Antibiotic) دواء تمام جراثیم کے لئے یکساں طور پر قاتل نہیں ہے بلکہ بہت سے جراثیم ایک مخصوص ضد حیات دوا سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کرتے وجہ یہ ہے کہ ہر دواء اور جرثومہ کی نوعیتیں الگ الگ ہیں۔ مواد مرض کے مختصر بیان کی روشنی میں اگر تمام ادویہ کے اثرات کا جائزہ لیا جائے تو بحث بہت لمبی ہو جائیگی اس لئے ذیل میں کچھ خاص ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے جو مخصوص امراض میں خصوصی اثرات رکھتی ہیں۔

(۱) **مانعات نوبت : Antiperiodics** ایسی دوائیں جو امراض کی باری (نوبتی بخاروں) پر اثر کرکے باری کو روک دیتی ہیں مثلاً ملیریا کی باری میں سنکھیا، کرنجوہ، اتیس وغیرہ مفید ہیں۔

(۲) **مانعات عفونت : Antiseptics** ایسی دوائیں جو عفونت کو دور کرتی ہیں انہیں مانعات عفونت کہا جاتا ہے۔ عفونت اور تخمیر بہت سی عفونی بیماریوں کے لئے مواد مرض ہیں۔ یہ دونوں ہی استحالات کے نتیجے میں ہر عضو میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے عفونت کو کسی ایک عضو کے ساتھ مخصوص نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بیرون جسم بھی ہو سکتی ہے جیسے قرحہ اور بدنی رطوبات میں بھی جیسے عفونت دم، پھر عفونت کو پنپنے کیلئے مخصوص درجہ حرارت اور رطوبات کی ضرورت ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ جسم میں عفونت کو قبول کرنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے، اسی وجہ سے حرارت غریبہ کی موجودگی رطوبات کی زیادتی اور جسم میں مناعت کی کمی کی صورت میں عفونت تیزی سے پنپتی ہے۔ اس لئے وہ تمام دوائیں بھی مانعات عفونت میں شامل ہیں جو.........

(ا) حرارت کو کم کردیں۔

(ب) رطوبات کو خشک کردیں جنہیں مجففات کہا جاتا ہے جیسے، سنگ جراحت شب یمانی، گیرو وغیرہ۔

(ج) جسمانی قوتوں اور مناعت میں اضافہ کردیں۔

(د) عفونت سے پیدا ہونے والی بدبو کو دور کردیں جیسے لوبان، کافور وغیرہ۔

طب یونانی میں مانعات عفونت کے طور پر عموماً نیم، چرائتہ، منڈی، عناب، شاہترہ، عشبہ، دارچکنہ، کافور اور گندھک وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں جو مقامی وعمومی عفونت میں یکساں طور سے مفید ہیں۔

(۳) دیگر : Others اہم ادویہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) محللات ورم جگر :جگر ودیگر احشاء کے اورام میں خصوصی طور سے موثر ہیں۔

(ب) محللات اورام مفاصل : سورنجان، بوزیدان وغیرہ اس مقصد کیلئے مفید ہیں۔

(ج) دافع یرقان :آب برگ ترب سبز یرقان میں مفید ہے۔

(د) ورم جگر مزمن وملیریا: افسنتین رومی کارآمد ہے۔

(ہ) دماغی امراض کے مواد کے تنقیہ میں اسطوخودوس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

اس طرح بہت سی ادویہ کے خصوصی اثرات کا مشاہدہ مختلف امراض میں کیا جاسکتا ہے۔جن کی تفصیل کی گنجائش یہاں پرنہیں ہے۔

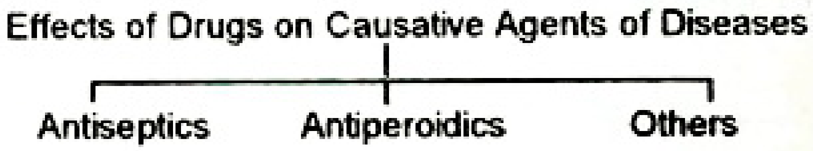

طفیلی کیڑوں پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Parasites

ایسے حیوانات صغیرہ جو دوسرے جانداروں کے جسم میں رہ کر اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔ طفیلی کیڑے (Parasites) کہلاتے ہیں۔مقام (Site) کے لحاظ سے یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) ایک وہ جو جسم کے بیرونی حصوں پر رہتے ہیں جیسے جوئیں، لیکھیں وغیرہ۔

(۲) دوسرے وہ جو اندرون جسم رہتے ہیں جیسے آنتوں کے کیڑے (چنونے، کدودانے، حیات) ملیریا کے طفیلی کیڑے (پلازموڈیم) وغیرہ۔

ان طفیلیات پر اثر انداز ہونے والی ادویہ مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ جیسے.......

(ا) قاتل ومخرج دیدان۔آنتوں کے طفیلیات کیلئے۔

(ب) سنکونہ۔ملیریا کے طفیلیات کیلئے۔

(ج) پارہ، گندھک، روغن بلساں وغیرہ بیرون جسم کیڑوں کیلئے۔

(د) متعلقہ نظام اور کیڑوں کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف اقسام کی دوائیں استعمال کی جاسکتی ہیں جن کی تفصیل مختلف عنوانات میں دیکھی جاسکتی ہے۔

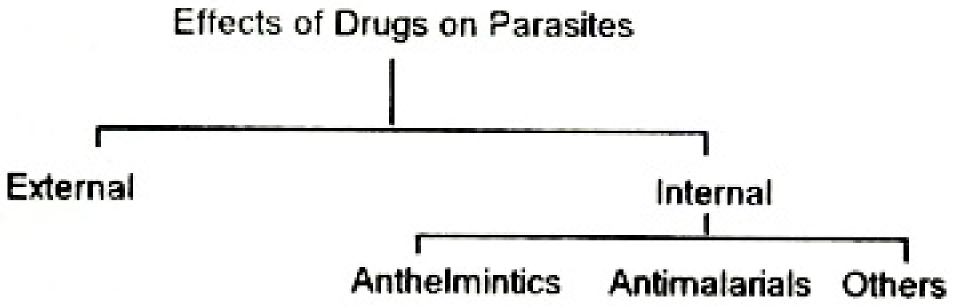

جسمانی حرارت پر دواؤں کے اثرات

Effects of Drugs on Body Temperature

جسمانی افعال ایک مخصوص درجہ حرارت پر ہی طبعی طور پر انجام پاتے ہیں اسی حرارت کو حرارت اصلیہ رحرارت غریزیہ یا عنصری حرارت کہا جاتا ہے۔جسمانی حرارت کے سلسلے میں دو خاص اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

(۱)جسم کے بیرونی حصوں کی حرارت : Shell Temperature اس میں ہاتھ پاؤں اور جلد وغیرہ کی حرارت شامل ہے۔اس قسم کی حرارت میں ماحول کی سردی وگرمی کے لحاظ سے بہت زیادہ کمی یا زیادتی ہوسکتی ہے لیکن اس سے جسم کو کوئی خاص نقصان نہیں پہونچتا۔

(۲)اندرونی اعضاء کی حرارت : Core Temperature اس قسم کی حرارت کا تعلق احشاء مثلاً قلب ،دماغ اور جگر وغیرہ سے ہوتا ہے۔جسمانی حرارت سے مراد یہی حرارت ہے۔یہی حرارت جب تک حد اعتدال پر رہتی ہے،حرارت غریزی کہلاتی ہے۔اس میں ایک حد تک تبدیلی ہوجانے کے بعد جسمانی نظام درہم برہم ہونے لگتا ہے۔انسانوں میں یہ اوسطاً 37 °C/98.6o °F ہوتی ہے۔مختلف اسباب کی بنا پر اس میں معمولی تبدیلی (1°F) ہوسکتی ہے لیکن یہ تبدیلی منافع الاعضائی حدوں میں رہتی ہے مثلاً صبح وشام ،عمر،جنس،جسم کی سائز،غذا کی نوعیت ،ورزش ،ماحول ،نینداور جذبات وغیرہ کی حالت میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔جسمانی افعال کیلئے حرارت غریزیہ کا اعتدال پر رہنا بہت اہم اور ضروری ہے اسی کو توازن حرارت کہا جاتا ہے ۔توازن حرارت میں تولید حرارت (Thermogenesis) اور نقصان حرارت (Thermolysis) کا عمل مساوی طور پر جاری رہتا ہے۔تولید حرارت میں استحالہ ،عضلات کے انقباض ،گرم اغذیہ و مشروبات کا استعمال اور قلب وریہ وامعاء کی حرکات کا اہم کردار ہوتا ہے۔اسی طرح نقصان حرارت کا سب سے اہم ذریعہ جلد

ہے اس کے علاوہ پھیپھڑوں اور بول و براز کے ذریعہ بھی حرارت کا اہم حصہ جسم سے خارج ہوجاتا ہے اوران سب پر نظام اعصاب اور نظام رسیلات کا اقتدار ہوتا ہے۔توازن حرارت کے اس منظم عمل میں بعض اسباب کی بنا پر خلل واقع ہوجاتا ہے اور حرارت اعتدال سے زیادہ ہوجاتی ہے اس بڑھی ہوئی حرارت کو حرارت غریبہ ربخار کہا جاتا ہے۔کبھی حرارت اعتدال سے کم بھی ہوجاتی ہے اس کو انتقاص حرارت (Hypothermia) کہا جاتا ہے۔اعتدال حرارت میں تبدیلی دواؤں ،غذاؤں اور مواد مرض کے سبب سے بھی ہوتی ہے۔چنانچہ رطوبات میں تعفن و ہیجان وغیرہ سے حرارت جسمانی بڑھ جاتی ہے اور رطوبات کے زیادہ اخراج مثلاً شدید اسہال ،قے اور جریان وغیرہ کی صورت میں حرارت جسمانی گھٹ جاتی ہے۔

جن دواؤں سے بدنی حرارت میں زیادتی و کمی ہوتی ہے ان کی دو خاص قسمیں ہیں۔

(الف) مسخنات Calorifics

(ب) مبردات Refrigerants/Antipyretics

(۱) مسخنات رادویہ مسخنہ : Calorifics ایسی دوائیں جن کے استعمال سے بدنی حرارت مقامی یا عمومی طور سے بڑھ جائے وہ مسخنات ،ادویہ مسخنہ یا ادویہ حارہ کہلاتی ہیں۔ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) خارجی ادویہ Drugs for external application

(۲) داخلی ادویہ Drugs for internal use

خارجی ادویہ : External Drugs ایسی دوائیں جب جلد پر استعمال کی جاتی ہیں تو حرارت میں زیادتی ہوجاتی ہے۔محمرات ،لذاعات ،اکالات ،مقرحات ،محللات ،ضمادات وغیرہ سے جلد کی عروق شعریہ پھیل جاتی ہیں اور دوران خون بڑھ جاتا ہے۔رائی ،لہسن ،روغن مالکنگنی ،جمال گوٹہ وغیرہ اسی گروہ میں شامل ہیں۔

داخلی ادویہ Internal Drugs ایسی دوائیں جن کے اندرونی استعمال سے حرارت میں اضافہ ہوتا ہے ان کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) وہ داخلی دوائیں جو کسی خاص عضو کی حرارت میں اضافہ کریں مثلاً لاذعات امعاء، امعاء کی غشاء مخاطی میں ہیجان پیدا کر کے مقامی طور پر حرارت کو بڑھا دیتی ہیں۔

(ب) کچھ داخلی دوائیں اندرونی طور سے استعمال کرنے کے بعد پورے جسم کی حرارت کو بڑھا دیتی ہیں۔ ایسی دوائیں بذریعہ نظام اعصاب توازن حرارت میں خلل پیدا کر کے تولید ونقصان حرارت میں بے اعتدالی پیدا کر دیتی ہیں۔ تولید حرارت کا عمل بڑھ جاتا ہے اور پورے جسم کی حرارت میں اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً مسکی ادویہ، چائے، قہوہ، لفاح وغیرہ۔

(۲) مبردات / ادویہ مبردہ : Refrigerants/Antipyretics ایسی دوائیں جن کے مقامی یا عمومی استعمال سے جسمانی حرارت میں مقامی یا عمومی طور پر کمی واقع ہوتی ہے ان کو ادویہ باردہ بھی کہا جاتا ہے یہ دوائیں کئی طریقوں سے اثر کرتی ہیں۔

(ا) بعض دوائیں پسینہ لا کر حرارت کو کم کر دیتی ہیں جیسے معرقات۔

(ب) بعض دوائیں فراری (اڑنے والی) ہوتی ہیں جب انہیں جلد پر استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اپنے ساتھ جلدی حرارت کو بھی اڑا لے جاتی ہیں۔

(ج) موسع عروق (Vasodilator) عروق کو پھیلا کر حرارت خارج کرتی ہیں جیسے کافور۔

(د) بعض دوائیں نظام اعصاب کے ذریعہ مرکز حرارت پر اثر انداز ہو کر تولید حرارت کو کم کر دیتی ہیں۔

(ہ) بعض دوائیں تعفن کو دور کر کے تولید حرارت کو کم کرتی ہیں جیسے افسنتین، گلوئے نیم وغیرہ۔

(و) بعض اعمال جیسے برف اور ٹھنڈے پانی کے استعمال سے بھی حرارت کم کی جاتی ہے۔

تقلیل حرارت کے لحاظ سے مبردات کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) مبردات خفیفہ — Light anti pyretics

(ب) مبردات شدیدہ — Strong antipyretics

(ا) مبردات خفیفہ : **Light Antipyretics** بخاروں میں مریض کو عوارضات سے تسکین دلانے کے لئے کچھ ٹھنڈی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں ان سے بخار میں زیادہ افاقہ نہیں ہوتا مثلاً لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ، آب خیارین وغیرہ۔

(ب) مبردات شدیدہ : **Strong Antipyretics** شدید بخاروں میں جب کہ حرارت کو جلد کم کرنا مقصد ہوتا ہے تو اس قسم کے مبردات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں کچھ ادویہ مثلاً سنکھیا، پارہ، گندھک اور معرقات وغیرہ شامل ہیں۔ غسل، آبزن، ٹھنڈے ضمادات ونطول وغیرہ سے بھی حرارت میں خاطر خواہ کمی آتی ہے۔ سرد ضمادات، طلاء، نطول، صندل، کافور، گلاب، سرکہ، آب خرفہ اور آب لیموں وغیرہ اہم ہیں۔

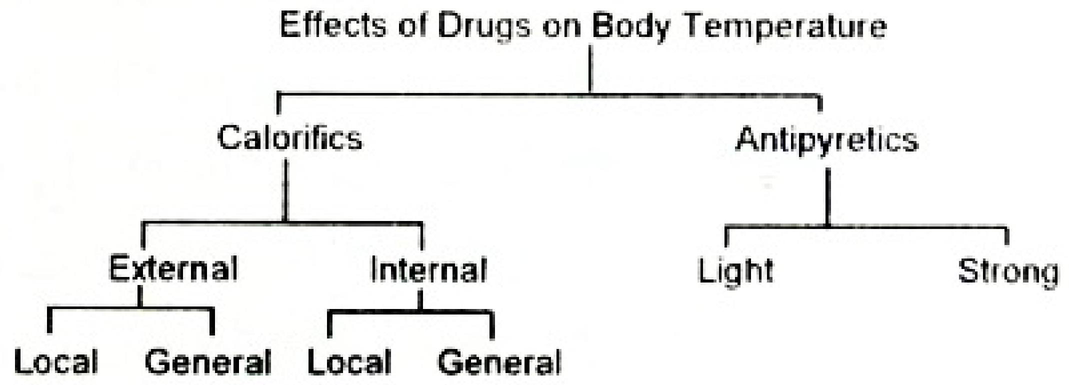

تریاقات سموم

Antidotes

اطباء تریاقات کو بدنی استحالات پر اثر انداز ہونے والی ادویہ کی فہرست میں شامل کرتے ہیں اور اسی کے ضمن میں بیان کرتے ہیں لیکن تریاقات کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر یہاں اسے الگ عنوان کے تحت قدرے تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے۔

جسم پر تریاقات کے اثرات کا جائزہ لینے سے پہلے سم، سمی ادویہ اور سم مطلق کا بیان ضروری ہے۔

(۱) سم/زہر : **Poison** زہر وہ چیز ہے جو اعضاء کی ساخت میں اس قسم کا خلل پیدا کردے جس سے موت واقع ہونے کے امکانات ہوں یا کم از کم جسمانی صحت میں خطرناک حد تک تغیر واقع ہوجائے۔

Any substance, which, when introduced in the living organism tends to destroy its life or impaires its health

or

"A substance which, when, administered, inhaled or swallowed, is capable of acting deleteriously on the body,

(۲) سمی ادویہ : **Poisonous Drugs** وہ اشیاء جو اپنی شدید درجہ کی گرم یا سرد کیفیات کی وجہ سے جسمانی انسجہ وخلیات میں اس حد تک فساد پیدا کردیتی ہیں کہ نتیجہ ہلاکت تک پہونچ سکتا ہے۔ جیسے سنکھیا، افیون، بیش، دھتورہ، کچلہ وغیرہ۔ لیکن اگر انہیں احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہترین دواء کا بھی کام کرسکتی ہیں۔ طبی قانونی اعتبار سے اگر زہر اور زہریلی دواء کا فرق دیکھا جائے تو بات اور واضح ہوجاتی ہے۔ درحقیقت زہر اور دواء کے درمیان کوئی حد فاصل نہیں ہے۔ ایک سمی دواء زیادہ مقدار میں زہر ہے اور ایک زہر بہت کم مقدار میں دواء ہوسکتا ہے۔ دونوں کے درمیان حقیقی فرق یہ ہے کہ اس چیز کے استعمال کی غرض کیا ہے۔

اگر مارنے کیلئے استعمال کی گئی ہے تو وہ زہر ہے اور زندگی بچانے کیلئے استعمال کی گئی ہے تو وہ دواء ہے۔

(۳) سم مطلق : **Absolute Poison** اطباء قدیم نے سم مطلق (خالص زہر) کی وضاحت اس طرح کی ہے "وہ اشیاء جو اپنی صورت نوعیہ سے جسمانی انسجہ وخلیات میں اس قسم کی توڑ پھوڑ اور فساد پیدا کریں کہ نتیجہ ہمیشہ ہلاکت ہو" یونانی ادویہ میں سم مطلق کی مثال نہیں ہے۔ دور حاضر میں پوٹیشیم سائنائڈ کو اس کی مثال میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی نوعیت عمل واضح نہیں ہے مگر ایسا نہیں دراصل اس قسم کے سموم اس تنفسی انزائم کو برباد کردیتے ہیں جو خلیات میں O_2 کے استعمال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سم مطلق چونکہ کم سے کم مقدار میں بھی کوئی دوائی افادیت نہیں رکھتا اور ہر حالت میں مہلک ہے اس لئے اسے ادویہ کی بحث سے خارج ہونا چاہئے۔

تریاق/فادزہر : **Antidote** وہ مخصوص دوائیں (مفرد و مرکب) جو مخصوص سمی مواد سے مل کر باہم فعل وانفعال کے بعد یا بالواسطہ اثر انداز ہوکر سمی مواد کے عمل کو کم یا ختم کردیں یا زہر سے پیدا شدہ علامات کو کم یا ختم کردیں، تریاق کہلاتی ہیں۔

" A substances that counteracts a poison"

or

Antidotes are remedies which counteract the effects of poison.

تریاق کے ضمن میں "فادزہر" کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے اس سے مراد مفرد ادویہ جیسے جدوار، زہر مہرہ، حب الغار وغیرہ ہیں۔ مرکبات میں تریاق اربعہ، تریاق فاروق، تریاق ثمانیہ وغیرہ شامل ہیں۔

تریاقات کی نوعیت عمل : **Mechanism of action of Antidotes** عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تریاقات کی نوعیت عمل واضح نہیں ہے۔ جبکہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اگر سم کی نوعیت معلوم ہے تو اس کے تریاق کی نوعیت بھی معلوم ہوگی یعنی تریاق سم کے مخالف کام کرے گا۔

نوعیت عمل کے اعتبار سے تریاقات کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) تریاقات آلیاتی : Physical/Mechanical Antidotes وہ تریاقات جو محض اپنی موجودگی سے سموم کے انجذاب کو روک دیتے ہیں مثلاً سنکھیا کھانے والوں کو گھی پلا دینا۔ گھی سنکھیا کے ساتھ فعل وانفعال نہیں کرتا اور نہ ہی براہ راست تریاق ہے بلکہ اپنی موجودگی سے سنکھیا کے انجذاب میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح کوئلہ، کچلہ کے الکلائڈ (Strychnine) کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ مزلقات (Demulcent) غشاء مخاطی پر پرت بنا لیتے ہیں اور زہر کو جذب ہونے سے روکتے ہیں۔

(۲) تریاقات کیمیائی : Chemical Antidotes وہ تریاقات جو سمی اجزاء سے مل کر ان کی ترکیب وترتیب بدل کر انہیں بے اثر بنا دیتے ہیں جیسے شور مواد تیزابی مواد سے مل کر بے اثر بن جاتا ہے یعنی اگر سمی مواد شور ہے تو تریاق تیزابی ہوگا۔

(۳) تریاقات فعلیاتی : Pharmacological Antidotes اس قسم کے تریاقات نہ تو اپنی موجودگی سے اثر کرتے ہیں اور نہ ہی کیمیائی ردعمل کے ذریعہ، بلکہ سموم کے اثرات کے مخالف اثر پیدا کر کے سمیت کو بے اثر بنا دیتے ہیں جیسے مارفین کی سمیت میں کیفین اور پائلوکارپین کی سمیت میں ایٹروپین استعمال کی جاتی ہیں۔

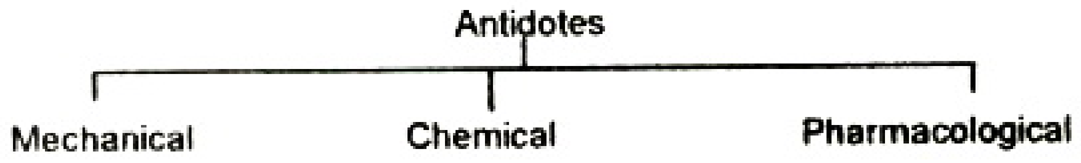

نوعیت اعمال کے لحاظ سے اصطلاحات کی تشریح

Explanation of Terms According to Mechanism of Actions

کسی بھی فن میں کچھ مخصوص اصطلاحات رائج ہوتی ہیں جن کی مدد سے اس فن کے مسائل کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ علم الادویہ میں بھی دواؤں کی نوعیت اعمال (Mechanism of actions) کو واضح کرنے کے لئے کچھ اصطلاحات (Terms) استعمال کی گئی ہیں۔ ان اصطلاحی الفاظ کے بولتے ہی کسی دواء کے کام کرنے (نوعیت اعمال) کے طریقوں پر روشنی پڑتی ہے۔ کسی دواء کے بارے میں محض یہ کہہ دینا کہ وہ محلل ہے یا مدر ہے وغیرہ سے بات واضح نہیں ہوتی جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ فلاں دواء محلل ہے تو کیونکر اور کیسے ہے۔ اس میں کون سی خصوصیات ہیں جو اسکو محلل بناتی ہیں۔ اس کیونکر اور کیسے کے جواب کو نوعیت عمل کہا جاتا ہے اور اس کی وضاحت کیلئے مخصوص اصطلاحی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، ان سے نہ صرف دواء کی نوعیت عمل واضح ہو جاتی ہے بلکہ دواء کے مزاج کی طرف بھی کسی حد تک نشاندہی ہو جاتی ہے اور علاج ومعالجہ کے سلسلے میں بھی ان سے مدد لی جاتی ہے۔ کتاب کے آخر میں انکا ذکر اس لئے کیا گیا ہے تاکہ مفردات ومرکبات کو سمجھنے کیلئے طلباء کی ذہن سازی کی جا سکے۔ موجودہ ذہن دقیق عربی، فارسی الفاظ سے مانوس نہیں ہے اور ہر مسئلے کی سائنٹفک توضیح چاہتا ہے اسلئے قدیم اصطلاحات کے ساتھ جدید اصطلاحات بھی استعمال کی گئی ہیں جو قدیم اصطلاحات کا حقیقی بدل تو نہیں ہیں البتہ مفہوم کو اور واضح کرنے میں مددگار ہونگی۔ اہم اصطلاحات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اکال : Corrosive انسجہ کو کھا جانے والی ایسی دواؤں کو اکال کہا جاتا ہے جن میں انسجہ میں تیزی سے نفوذ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور جو اپنی قوت تحلیل کی بناء پر انسجہ کی ساختوں

کو برباد کر کے زخم پیدا کر دیتی ہیں۔ ایسی دوائیں عموماً خارجی طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً زنگار، نیلا توتیا، چونا، سفیدہ کاشغری، بچی وغیرہ۔

An agent that causes corrosion -

(۲) **جاذب** : رطوبات کو جذب کرنے والی **Siccative / Absorbent** ایسی دواؤں میں مخصوص حرارت و لطافت ہوتی ہے جن کی وجہ سے یہ دوائیں رطوبات کو اس مقام تک کھینچ لاتی ہیں جہاں پر انہیں استعمال کیا جاتا ہے اور اس طرح یہ رطوبات کے اخراج میں مددگار ہوتی ہیں مثلاً بنواڑ، غاریقون، جند بیدستر، رائی، سرطان وغیرہ۔

An agent that causes dryness

(۳) **جالی** : صاف کرنے والی **Detergent /Detersive** ایسی دوائیں جو اعضاء کی سطح اور انکے مسامات پر جمی ہوئی میل اور لیسدار یا روغنی رطوبات کو صاف کر دیں۔ مثلاً شورہ، شہد، شکر، سرکہ، نمک، زفت، ریٹھا، لہسن وغیرہ۔

A cleansing agent or an agent which through a surface action, exerts cleansing (oil desolving) and antibacterial effect.

(۴) **حابس دم** : خون کو روکنے والی **Haemostatic/styptic** ایسی دوائیں جو اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے عروق میں تنگی پیدا کر کے خون کو روکتی ہیں جیسے مازو، گیرو، دم الاخوین، شب یمانی وغیرہ۔

An astringent haemostatic agent used topically, to stop bleeding.

حابس دم کی جدید تعریف میں صرف وہی دوائیں داخل ہیں جو سطحی عروق کو سکیڑ کر جریان خون کو روکتی ہیں۔ لیکن طب یونانی میں لیسدار لعابی، بارد، مخدر اور رادع ادویہ بھی حابس دم میں شامل ہیں جو مندرجہ ذیل طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(ا) ایسی دوائیں جو لیسدار اور لعابی ہوں اور عروق و مجاری کے منہ پر استر کر دیں اور ان کے منہ کو بند کر دیں جیسے لعاب بہیدانہ، لعاب بارتنگ، لعاب اسپغول وغیرہ۔

(ب) ایسی دوائیں جو شدت برودت کی وجہ سے خون کو گاڑھا کر دیں جیسے افیون، سماق وغیرہ۔

(ج) ایسی دوائیں جو قوت تخدیر کی وجہ سے خون کی رفتار کو سست کر دیں جیسے لفاح، افیون وغیرہ۔

(د) ایسی دوائیں جو قوت ردع کی وجہ سے خون کو واپس لوٹا دیں جیسے حب الآس۔

(۵) **حالق** : بالوں کو مونڈنے والی **Depilatory** ایسی گرم اور تیزابی دوائیں جو اپنی حدت اور تیزابیت کی وجہ سے بالوں کی جڑوں میں نفوذ کر کے انہیں کمزور کر دیں جس سے بال گر جائیں جیسے نورہ، چونا، ہڑتال وغیرہ۔

An agent, that causes falling out of hairs.

(۶) **حکاک** : کھجلی پیدا کرنے والی **Pruritic/ irritant** ایسی دوائیں جو اپنی تیزی، گرمی اور حدت کی وجہ سے تیز اخلاط کو جلدی مسامات کی طرف کھینچ کر لاتی ہیں جن سے جلدی اعصاب کے سرے متحرک ہو کر کھجلی و خراش کا سبب بنتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسی دواؤں کے روئیں جلد میں گھس کر خارش پیدا کرتے ہیں جیسے مشک دانہ، اروی کے پتے، انگن، ناگ پھنی، کونچ وغیرہ۔

An agent that causes pruritis or Itching

(۷) **خاتم** : کھرنڈ بنانے والی **Cicatrizant** ایسی دوائیں جو اپنی خشکی، قوت قابضہ اور مجففہ کی وجہ سے زخم کے اوپر کی رطوبتوں کو خشک کر کے زخم پر ایک پرت (کھرنڈ) بنا دیتی ہیں جس سے اندمال میں آسانی ہوتی ہے جیسے انزروت، سنگ جراحت، صدف سوختہ، نیلا تھوتھا وغیرہ۔

An agent causing or favouring cicatrization which is the process of scar formation of healing of a wound otherwise than by first intention.

(۸) **دابق** : چپکنے والی **Emplastic/Adhesive** ایسی دوائیں جو اپنی لزوجت (چپچپے پن) کی وجہ سے سطح سے چپک جاتی ہیں جیسے رال سفید، صمغ عربی ودیگر صمغیات۔

Any material that adheres to a surface or causes adherence between surfaces.

(۹) **دافع تشنج** :انقباض کودور کرنیوالی **Antispasmodic/Anticonvulsive** ایسی دوائیں جو عصبی مراکز پر اثر انداز ہوکر عضلاتی تشنج اور انقباضی کیفیت (Excessive Contraction/Spasm) کوکم کر دیتی ہیں۔اس قسم کی دوائیں عام طور سے مسکنات، منومات اور مخدرات سے ہوتی ہیں جیسے، اسرول، افیون، یبروج، اجوائن خراسانی، حلتیت، عودصلیب، جند بیدستر وغیرہ۔

An agent that quiets spasm or prevents seizures

(۱۰) **دافع عفونت** : تعفن کودور کرنے والی **Antiseptic** ایسی دوائیں جن کے بیرونی یا اندورنی استعمال سے تعفن پیدا کرنے والے اسباب ختم ہوجاتے ہیں جیسے افسنتین ، کباب چینی ، صندل، برگ نیم، لوبان، رسکپور، دارچکنہ وغیرہ۔

An agent that possesses the capability of destroying patho -genic microorganisms or inhibiting their growth activity.

(۱۱) **دافع حمی**: بخارکودور کرنے والی **Antipyretic/ Antifebrile** ایسی دوائیں جو مختلف طریقوں سے بڑھی ہوئی جسمانی حرارت (بخار) کوکم کرکے اعتدال پر لائیں۔ جیسے خاکسی، کرنجوہ، افسنتین، مدرات وغیرہ۔ یہ دوائیں مندرجہ ذیل طریقوں سے بخارکوکم کرتی ہیں۔

(ا) مرکزحرارت پراثرکرکے حرارت کی پیدائش کم کرتی ہیں۔

(ب) فاسد مواد(Pyrogen) کوختم کرتی ہیں۔

(ج) پسینہ کے اخراج کو بڑھاتی ہیں۔

(د) پیشاب کے اخراج کو بڑھاتی ہیں۔

An agent that reduces fever

(۱۲) **رادع** : لوٹادینے والی **Repellent** ایسی دوائیں جو اپنی قابض قوت اور سردی کی بنا پر کسی عضو کے مسامات کوتنگ کرکے اسکی قوت جاذبہ کوکم کردیتی ہیں اور مواد کوغلیظ بنا کر وہاں پر آنے والے فاسد مواد کوواپس لوٹا دیتی ہیں۔اس قسم کی دوائیں حابس وقابض ہوتی ہیں جیسے سماق، صندل سرخ وسفید، سپاری، گیرو، سنگ جراحت، گل ارمنی وغیرہ۔

An agent that derives off or an astringent agent or other agents that reduce swelling.

(۱۳) **عاصر**: نچوڑنے والی **Squeezer** ایسی دوائیں جو اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے عضو کو سکیڑ کر رقیق رطوبتوں کونچوڑ دیں۔جیسے ہلیلہ، آملہ، ببول، تخم جامن وغیرہ۔

An agent that constrict a part and empties it from fluid.

(۱۴) **غسال** : دھونے والی **Irrigator / Lavage** ایسی سیال دوائیں جو اپنی رطوبت اور قوت اور جلا کی وجہ سے فاسد مواد کو اعضاء کے جوف یا سطح سے دُھل کر صاف کردیں جیسے شہد کا پانی، نمک کا پانی، جو کا پانی اور شب یمانی کا محلول۔ جالی دوائیں بھی غسال میں شامل ہیں لیکن ان کا سیال ہونا ضروری نہیں ہے۔

An agent that washes out of a cavity or surface.

(۱۵) **قابض** : سکیڑنے والی/قبض پیدا کرنے والی **Astringent** ایسی دوائیں جو اپنی برودت اور قابض قوت کی وجہ سے اعضا کے منافذ میں تنگی پیدا کردیں جس سے رطوبات کا اخراج بند ہوجائے۔ایسی ادویہ میں Tannin ہوتی ہے جو غشاء مخاطی کی پروٹین کو جما کر ایک پرت بنا دیتی ہے اور رطوبات کے ترشح کو روک دیتی ہے۔ایسی دوائیں جریان خون کو بھی روکتی ہیں۔جیسے دم الاخوین، حب الآس، بلوط، سپاری، کات وغیرہ۔

An agent causing contraction of the tissues arrests secretion and checks bleeding.

(۱۶) **قابض امعاء** : آنتوں میں قبض پیدا کرنے والی **Intestinal astringent** ایسی دوائیں جو آنتوں میں قبض پیدا کریں۔ایسی دوائیں مختلف طریقوں سے یہ عمل انجام دیتی ہیں۔

(ا) ایسی ادویہ جن کا ذکر قابض کے ضمن میں کیا گیا ہے۔قابض ایک عام اصطلاح ہے لیکن جب ایسی دوائیں آنتوں میں پہونچتی ہیں تو مذکورہ بالا نوعیت عمل کے ذریعہ قبض پیدا کرتی ہیں۔

(ب) بعض دوائیں آنتوں کے ترشح کو کم کردیتی ہیں جیسے افیون۔

(ج) بعض دوائیں امعاء کی حرکت کو کم کردیتی ہیں جیسے اجوائن خراسانی۔

الغرض ایسی ادویہ جو آنتوں کی حرکت دودیہ اور ترشح کو کم کردیں وہ قبض پیدا کرتی ہیں۔

(۱۷) **قاتل ومخرج دیدان امعاء** : **Vermicide & Vermifuge/ Anthelmintic**

ایسی دوائیں جن کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے آنتوں سے باہر آجاتے ہیں یہ دوائیں یا تو ان کیڑوں کو ہلاک کردیتی ہیں یا ان کو مضمحل (Paralyse) کردیتی ہیں۔جو دوائیں ان کیڑوں کو ہلاک کردیتی ہیں انہیں قاتل دیدان اور جو خارج کرتی ہیں انہیں مخرج دیدان کہا جاتا ہے۔

An agent that kills intestinal worms, is called vermicidal. An agent that expells out intestinal worm, is called vermifuge.

ان دواؤں میں مخصوص کیڑوں کو ہلاک کرنے کی قوت ہوتی ہے جیسے......

(ا) کچھ دوائیں حیات (کینچوے) کو خاص طور سے ہلاک کرتی ہیں جیسے درمنہ ترکی، تخم ڈھاک، پوست نیم وغیرہ۔

(ب) کچھ دوائیں کدو دانوں (Tapeworms) کو خاص طور سے ہلاک کرتی ہیں جیسے باؤبڑنگ، کچلہ، سرخس وغیرہ۔

(ج) کچھ دوائیں خاص طور سے چنونوں (Thread Worms) کو ہلاک کرتی ہیں۔جیسے افسنتین، صبر زرد، برگ آڑو وغیرہ۔

مخرج دیدان ادویہ میں سے بعض زندہ حالت میں بھی کیڑوں کو خارج کرتی ہیں اور بعض ہلاک کرکے خارج کرتی ہیں۔ان میں عام طور سے مسہلات جیسے سقمونیا، عصارہ ریوند، جلاپا وغیرہ شامل ہیں۔

(۱۸) **قاشر**: چھلکا اتارنے والی **Sloughing** ایسی دوائیں جو مردہ انسجہ کو زندہ حصے سے الگ کردیں یا ہڈی کی سطح سے خراب اجزاء کو صاف کردیں جیسے زراوند، قسط، کنجد سیاہ

کف دریا، زعفران وغیرہ۔

An agent that separates a necrosed tissue from living structure.

(۱۹) **قاطع باہ** : قوت جماع کو گھٹانے والی **Anaphrodisiac** ایسی دوائیں جن کے استعمال سے قوت باہ (مردانہ جنسی قوت) میں کمی آجائے یا یہ قوت ختم ہوجائے۔ چونکہ باہ کا تعلق صرف مادہ منویہ سے نہیں بلکہ اعصاب و دماغ سے بھی ہے اسلئے اس میں ایسی دوائیں شامل ہیں جو یا تو مادہ منویہ میں کمی یا خرابی پیدا کردیں یا متعلقہ اعصاب میں سستی پیدا کرکے عضو تناسل کے دوران خون کو گھٹا دیں۔ عام طور سے ترش ادویہ جیسے لیموں، املی، انار دانہ، آلو بخارا وغیرہ کو قاطع باہ مانا جاتا ہے کیونکہ یہ مادہ منویہ میں کمی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح مضعف اعصاب ادویہ جیسے افیون، بھنگ وغیرہ زیادہ مقدار میں قاطع باہ ہوں گی۔

An agent that lessens or abolishes sexual desire.

(۲۰) **کاسر ریاح** : ریاح کو خارج کرنے والی **Carminative** ایسی دوائیں جو اپنی حرارت کی وجہ سے ریاح کو خارج کردیتی ہیں یا ریاح کی پیدائش کو کم کرتی ہیں۔ جیسے برگ سداب، زنجبیل، نمک سیاہ، اجوائن، سہاگہ وغیرہ۔

An agent that prevents the formation or causes expulsion of flatus.

(۲۱) **کاوی** : داغ ڈالنے والی **Escharotic/caustic** ایسی دوائیں جو اپنی بہت زیادہ حرارت، خشکی اور سوزش کی وجہ سے مقام استعمال کو جلا کر وہاں کی ساخت برباد کرکے داغ ڈال دیتی ہیں۔ جیسے تیزاب، توتیا، چونا وغیرہ۔

An agent that destroyes living tissue.

(۲۲) **لاذع** : سوزش و خراش پیدا کرنے والی **Irritant** ایسی دوائیں جو اپنی حدت کی وجہ سے سطح پر ایسا تفرق اتصال پیدا کردیں جو غیر محسوس ہو اور اسکی وجہ سے مقام استعمال پر سوزش کا احساس ہو جیسے رائی، سرکہ، لیموں، پیاز، ابہل وغیرہ۔

An agent taht causes local inflammatory reaction.

(۲۳) **مانع عرق** : پسینہ کو کم کرنے والی **Anadiaphoretic** ایسی دوائیں جو پسینہ کی گلٹیوں اور ان کے اعصاب پر اثر کرکے یا جلدی مسامات کو بند کرکے پسینہ کی پیدائش یا اخراج کو کم کردیں جیسے دھتورہ، اجوائن خراسانی، لفاح وغیرہ۔

An agent that lessens sweat by depressing sweat gland activity or closing skin pores.

(۲۴) **مانع نوبت** : بخار کی باری کو روکنے والی **Antiperiodic** بعض بخار باری سے آتے ہیں جن کے مادۂ مرض ایک خاص وقت میں باری کا سبب بنتے ہیں۔ ایسی دوائیں جو ان مادوں کو وقتی طور سے روک دیں جیسے کرنجوہ، چرائتہ تلخ، اتمیس وغیرہ۔

An agent that prevents regular recurrence of a symptom (fever).

(۲۵) **مبرد** : ٹھنڈک پیدا کرنے والی **Frigorific** ایسی دوائیں جو بارد ہونے کی وجہ سے عمومی یا مقامی طور سے دوران خون کو کم کرکے یا استحالہ جسمانی میں کمی پیدا کرکے حرارت کی پیدائش کو کم کردیں جس سے سردی کا احساس ہو۔ جیسے کافور، افیون، گڑہل، صندل، خرفہ، کدو وغیرہ۔

An agent that decreases heat production.

(۲۶) **مبثر** : بثور ڈالنے والی **Vesicant** ایسی دوائیں جو اپنی حدت اور تیزی کی وجہ سے جلد پر دانے پیدا کردیں جیسے رائی، روغن جمال گوٹہ، بھلاواں وغیرہ۔

An agent that produces vesicle.

(۲۷) مجز : ریاح پیدا کرنے والی **Flatulent** ایسی دوائیں جو عمل ہضم میں بگاڑ پیدا کرکے زیادہ سے زیادہ فاسد مواد پیدا کریں جن سے معدہ و امعاء میں ریاح کا اجتماع زیادہ ہوجائے جیسے اروی، آڑو وغیرہ۔

An agent that produces excessive amount of gas in stomach and intestine

(۲۸) مجفف : خشک کرنے والی **Desiccative** ایسی دوائیں جو اپنی یبوست کی وجہ سے رطوبات کو کم کرکے خشکی پیدا کردیں۔ جیسے پھٹکری، مردار سنگ، سنگجراحت، صدف سوختہ وغیرہ۔

An agent that removes miosture from surrounding (here organ).

(۲۹) مبہی : جنسی خواہشات بڑھانے والی **Aphrodisiac** ایسی دوائیں جو مختلف طریقوں سے اثر کرکے خواہش جماع میں اضافہ کردیں، خواہ اعصاب میں تحریک پیدا کریں یا مادہ منویہ میں اضافہ کریں جیسے زعفران، عنبر، مشک، مالکنگنی، کونچ، ثعلب مصری وغیرہ۔

An agent that arouses or increases sexual desire

(۲۹) مجمد : جمادینے والی **Coagulant** ایسی دوائیں جو برودت و یبوست کی وجہ سے رطوبات کو جمادیں جیسے پھٹکری، گیرو، سنگجراحت، کہربا وغیرہ۔

An agent that causes coagulation.

(۳۱) محرک اعصاب : **Nerve Stimulant** ایسی دوائیں جو اعصاب میں تحریک پیدا کرکے ان کے افعال کو تیز کردیں جیسے، کچلہ، ہینگ، عنبر، سنبل الطیب، بیش وغیرہ۔

An agent that increases functional activity of nerves.

(۳۲) محرک دماغ: **Brain Stimulant** ایسی دوائیں جو دماغ میں تحریک پیدا کرکے اس کے افعال کو تیز کردیں جیسے جند بیدستر، شراب، عنبر، چائے وغیرہ۔

An agent that increases functional activity of brain.

(۳۳) محلل : تحلیل کرنے والی **Resolvent/Antiinflammatory** ایسی دوائیں جو حرارت اور تحلیلی قوت کی بنا پر ورم کے مادے کو ختم کرکے ورمی کیفیت کو دور کردیں یا ورم پیدا کرنے والے اسباب کو روکدیں جیسے آنبہ ہلدی، دار ہلد، اسارون، السی، مکوہ، زراوند، ناخونہ وغیرہ۔

An agent that arrests inflammatory process.

(۳۴) محمر : سرخی پیدا کرنے والی **Rubefacient** ایسی دوائیں جو حرارت کی وجہ سے جلد کی عروق کو پھیلا کر جلدی دوران خون میں اضافہ کردیں اور مقامی سرخی پیدا کردیں جیسے رائی، لہسن، روغن جمال گوٹہ، لونگ، کباب چینی وغیرہ۔

A counter irritant that produces erythema when applied to skin surface.

(۳۵) مخدر : سن کرنے والی **Anaesthetic** ایسی دوائیں جو اعصابی حس کو عمومی یا مقامی سطح پر وقتی طور سے ختم کردیتی ہیں جس سے کسی بھی تکلیف یا درد کا احساس نہیں ہوتا ایسی دوائیں سرد وخشک ہونے کی وجہ سے رطوبات کو جمادیتی ہیں اور

مسامات کو بند کر کے روح نفسانی (impulse) کی آمد و رفت کی روک دیتی ہیں جیسے افیون، اجوائن خراسانی، دھتورہ، کاہو، خشخاش، شوکران وغیرہ۔

The agent which brings about loss of all sensations specially pain along with reversible loss of consiousness or abolish the pain sensation in localised area without loss of conciousness.

(۳۶) منوم : نیندلانیوالی **Hypnotic** ایسی دوائیں جو اپنی سرد قوت کی وجہ سے دماغ میں ضعف پیدا کر کے نیندلاتی ہیں یا نیند میں اضافہ کر دیتی ہیں یہ دوائیں مضعف دماغ و اعصاب ہوتی ہیں جیسے افیون، خشخاش وغیرہ۔

An agent that promotes sleep resembling natural sleep.

(۳۷) مخرج جنین ومشیمہ : **Abortifacient** ایسی دوائیں جو رحم کے عضلات میں انقباض کو بڑھا کر جنین یا مشیمہ یا دونوں کو رحم سے باہر کر دیں جیسے ابہل، پوست املتاس، برگ بانس، ڈوڈہ کپاس وغیرہ۔

An agent that expells the faetus and placenta, out from the uterus.

(۳۸) مخشن : کھردراپن پیدا کرنیوالی **Roughening** ایسی دوائیں جو اپنی خشکی اور حدت کی بنا پر جلد کی سطح پر کھردراپن پیدا کر دیں جیسے رائی، بلادر، فلفل سیاہ وغیرہ۔

(۳۹) مدر بول: پیشاب کی مقدار بڑھانے والی **Diuretic** ایسی دوائیں جو پیشاب بننے کے عمل کو بڑھا دیں یعنی گردوں سے خون کے چھننے کے عمل کو تیز کر دیں یا چھنے ہوئے سیال کو دوبارہ خون میں جذب ہونے سے روک دیں جیسے خیارین، شورہ قلمی، جوا کھار، چائے وغیرہ۔

An agent that causes a net loss of sodium and water in urine thereby increasing amount of unire excreted.

(۴۰) مدر حیض: حیض جاری کرنیوالی **Emmenagogue** ایسی دوائیں جو رحم میں خون کی آمد کو بڑھا کر یا رحم کے عضلات میں انقباض کو بڑھا کر یا جسمانی خون میں اضافہ کر کے یا غیر معتدل بستہ خون کر پگھلا کر حیض کے خون کو بڑھا دیں جیسے ابہل، پوست املتاس، خار خسک، مشکطرامشیع، پرسیاؤشاں وغیرہ۔

An agent that induces or increases menstrual flow.

(۴۱) مدر لعاب دہن : تھوک کو بڑھانے والی **Sialogogue** ایسی دوائیں جو غدد لعابیہ میں تحریک سے ہونچا کر انکے ترشحات کو بڑھا دیں۔ جیسے عاقرقرحا، مرچ سیاہ و سرخ، رائی، تمباکو وغیرہ۔

An agent which increases the secretion of saliva.

(۴۲) مدمل :زخم بھرنیوالی **Cicatrizant** ایسی دوائیں جو خشکی کی وجہ سے زخموں کے اوپر کی رطوبات کو خشک کر کے ان پر پرت بنا دیتی ہیں جن سے زخم کے بھرنے میں آسانی ہوتی ہے جیسے سنگ جراحت، دم الاخوین، گل ملتانی، انزروت وغیرہ۔

An agent which favoures cicatrization, the process of healing of a wound.

(۴۳) مرخی: ڈھیلا کرنے والی **Relaxant/Emollient** ایسی دوائیں جو حرارت و رطوبات کی وجہ سے اعضاء یا جلد کو ملائم کر دیں اور مسامات کو کشادہ کر کے فضلات کو خارج کر دیں جس سے اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا ہو جائے۔ جیسے السی، روغنیات، موم وغیرہ۔

Agents that soften and sooth the surface, when applied.

(۴۴) مسخن : گرمی پیدا کرنے والی **Calorific** ایسی دوائیں جو گرم خشک ہوتی ہیں اور اندرونی استعمال سے جسمانی اعضاء میں حرارت بڑھا دیتی ہیں جیسے مشک، عنبر، خولنجان ، عاقر قرحا، جاوتری، زعفران وغیرہ۔

An agent that increase generation of heat in the body.

(۴۵) مسکن : سکون دینے والی **Sedative** ایسی دوائیں جو اعصابی ہیجان کو کم کریں۔ مختلف اعضاء و نظام کے لحاظ سے یہ الگ ہوتی ہیں جیسے مسکن، دماغ، مسکن قلب وغیرہ۔

A drug that quiets nervous excitement, designated according to the organ or system upon which spefific action is exerted eg. nervous, cardiac, cerebral spinal, respiratory etc.

(ا) مسکن اعصاب و دماغ : **Nerve / Brain Sedatives** ایسی دوائیں جو اعصاب و دماغ کی تحریکات کو کم کرکے ہیجانی حالت کو کم کردیں اور سکون کی کیفیت پیدا کریں جیسے افیون، خشخاش، دھتورہ وغیرہ۔

An agnet that quiets cerebral and nevous excitement and calms the subject.

(ب) مسکن الم : درد کو کم کرنے والی **Analgesic** ایسی دوائیں نظام اعصاب پر اثر انداز ہوکر مرکزی نظام اعصاب میں درد کے احساس کو کم کردیں یا درد کے سبب کو دور کردیں جیسے افیون اجوائن خراسانی، بھنگ وغیرہ۔ محلل ورم ادویہ بھی مسکن الم ہوتی ہیں۔

An agent that selectively relieves pain by acting in the CNS or on peripheral pain mechanism, without altering conciousness.

(ج) مسکن قلب : **Cardiac Sedative** ایسی دوائیں جو قلب کے بڑھے ہوئے افعال میں سکون پیدا کرکے اختلاج اور اضطراب کو دور کردیں۔ جیسے بھنگ، افیون، شوکران وغیرہ۔

An agent that decreases the action of heart.

(د) مسکن تنفس : **Respiratory Sedative** ایسی دوائیں جو تنفسی آلات کے ہیجان کو کم کرکے سانس اور کھانسی وغیرہ میں سکون پیدا کرتی ہیں جیسے افیون، خشخاش، دھتورہ وغیرہ۔

An agent that reduces irritation and irratibilty of respiratory tract.

(ہ) مسکن معدہ : **Gastric Sedative** ایسی دوائیں جو معدے کی حرکات کو کم کردیں جیسے اجوائن خراسانی، دھتورہ، لفاح وغیرہ۔

Agent that decreases gastric movements.

(و) مسکن حرارت : گرمی کو کم کرنے والی **Febrifuge** ایسی دوائیں جو جسمانی حرارت کو اپنی سردی و تری کی وجہ سے کم کردیں جیسے آب برگ کاسنی، آب انار ترش، آب تربوز، شیرہ تخم کاہو وغیرہ۔

Agent that reduceses febrile conditions.

(۴۶) مسہل: دست لانے والی **Purgative** ایسی دوائیں جن کے استعمال سے امعاء کی قوت دافعہ میں اضافہ ہوجائے اور آنتوں میں کثیر مقدار میں رطوبت جمع ہوجائے جس سے پانی جیسی رقیق اور متعدد اجابتیں ہوں۔ ایسی دوائیں اپنی گرمی، ترقیق اور قوت جذب کی بنا پر انسجہ سے بھی اخلاط و رطوبات کو جذب کرکے آنتوں کی طرف لاتی ہیں جیسے سقمونیا، تربد، شحم حنظل، جلاپا، جمال گوٹہ وغیرہ۔

An agent that Causes more fluide evacuation from intestine.

طب یونانی میں مسہلات کا استعمال قبض کے علاوہ صفراء، بلغم اور سودا کے اخراج کیلئے بھی کیا جاتا ہے

اس لحاظ سے مسہلات کی تین قسمیں ہیں۔

(ا) **مسہل صفراء** : جو خصوصیت کے ساتھ صفراء کو خارج کرے جیسے سقمونیا، عصارہ ریوند، صبر زرد وغیرہ۔

(ب) **مسہل بلغم** : جو خصوصیت کے ساتھ بلغم کو خارج کرے جیسے تربد، جلاپا، شحم حنظل، غاریقون وغیرہ۔

(ج) **مسہل سودا**: جو خصوصیت کے ساتھ سودا کو خارج کرے جیسے افتیمون، خربق سیاہ، تربد وغیرہ۔

(۴۷) **معدل** : **Moderator** ایسی دوائیں جو رطوبات و اخلاط کی حدت کو کم کر کے بدن میں اعتدال کی کیفیت پیدا کریں جیسے بنفشہ، عشبہ، صندل، آبنوس، عناب وغیرہ۔

An agent that normalizes humours

اخلاط اربعہ کے لحاظ سے اسکی چار قسمیں ہیں۔

(ا) **معدلات صفراء** : کاسنی، خرفہ، خیارین، کاہو، بنفشہ وغیرہ۔

(ب) **معدلات بلغم** : اصل السوس مقشر، سپستاں، گاؤزباں، خطمی، خبازی وغیرہ۔

(ج) **معدلات سودا** : اسطوخودوس، انیسون، بادرنجبویہ، شاہترہ وغیرہ۔

(د) **معدلات دم** : عناب، شاہترہ، برادۂ آبنوس، آلو بخارا، صندل وغیرہ۔

(۴۸) **منضج** : مواد کو قابل اخراج بنانے والی **Concoctive** ایسی دوائیں جو اخلاط و رطوبات کو قابل اخراج بنادیں یعنی اگر یہ بہت گاڑھے ہوں تو انکو رقیق کردیں اور بہت رقیق ہوں تو انہیں گاڑھا کردیں۔

An agent that makes humours able to evacuate

اخلاط ثلاثہ کے لحاظ سے ان کی تین قسمیں ہیں۔ (خون کا منضج نہیں ہوتا)۔

(ا) **منضج صفراء** : بیخ کاسنی، صندل، کاہو، گل بنفشہ، بہدانہ وغیرہ۔

(ب) **منضج بلغم** : اسطوخودوس، بادیان، گل گاؤزباں، سپستاں، اصل السوس، تخم کتان وغیرہ۔

(ج) **منضج سودا**: بادرنجبویہ، ترنجبین، افتیمون، پرسیاؤشاں وغیرہ۔

(۴۹) **مقوی** : قوت دینے والی **Tonic** ایسی دوائیں جو کسی عضو کی کمزوری کو دور کریں اور اسکو قوت بخشیں اور اسکے مزاج کو درست کر کے افعال کو اعتدال پر لائیں۔

Agents that restore enfeebled function and promote vigor and a sence of well being, qualified according to the organ or system on which they are presumed, to act. e.q. cardiac tonic, nervine tonic, uterine tonic etc.

مختلف اعضاء و نظام کے لحاظ سے یہ مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ جیسے

(ا) **مقویات اسنان ولثہ** : **Teeth and gum tonic** دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرنے والی دوائیں جیسے پھٹکری، مازو، مائیں، ببول وغیرہ۔

(ب) **مقویات اعصاب** : **Nervine Tonic** اعصاب کو قوت دینے والی اور ان میں تحریکات بڑھانے والی دوائیں جیسے جدوار، کچلہ، بلادر، جند بیدستر، بوزیدان وغیرہ۔

(ج) **مقویات اعضاء رئیسہ** : **Vital Organ's Tonic** قلب و جگر و دماغ کو قوت بخشنے والی دوائیں جیسے زعفران، آبریشم، مشک، عنبر، صندل، مروارید، ارجن وغیرہ۔

(د) مقوی معدہ و امعاء : **Gastrointestinal Tonic** معدہ اور آنتوں کے افعال میں اضافہ کرنے والی دوائیں جیسے زنجبیل، الائچی، زرنباد، مصطگی، بادیان، دارچینی وغیرہ۔

(ہ) مقویات طحال : **Spleen Tonic** تلی کو تقویت عطا کرنے والی دوائیں جیسے جھاؤ، فولاد، بلساں وغیرہ۔

(ز) مقویات باہ : **Aphrodisiac** مردانہ جنسی خواہش اور قوت مردانگی بڑھانے والی دوائیں جیسے ثعلب مصری، کونچ، ستاور، زعفران، موصلی، ریگ ماہی، خرما وغیرہ۔

(ح) مقویات گردہ : **Nephrotonic** گردے کے افعال کو درست کرنے والی دوائیں جیسے مصطگی۔

(ط) مقویات مثانہ : **Vesical tonic** مثانے کے افعال کو درست کرنے والی دوائیں جیسے طباشیر، کنجد، لک وغیرہ۔

(ی) مقویات دم: **Haematinic** کریات حمرا کی تولید میں اضافہ کرنے والی دوائیں جیسے سم الفار، کشتہ فولاد، روغن جگر ماہی۔

(ک) مقویات بصر : **Eye tonic** روشنی میں اضافہ کرنے والی دوائیں جیسے مامیراں، چاکسو، مشکدانہ، بھنگرہ، آملہ وغیرہ۔

(۵۰) مولد : پیدا کرنے والی **Procreator** ایسی دوائیں جو بعض طبعی جسمانی رطوبات، حرارت اور ریاح وغیرہ کی تولید میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہ مختلف اقسام کی ہیں۔

(ا) مولد خون : **Haematinic** ایسی دوائیں جو خون میں سرخ ذرات کی تعداد کو بڑھاتی ہیں جیسے خبث الحدید، فولاد، سنکھیا وغیرہ۔

An agent that increase count of RBC

(ب) مولد شیر : **Milk Procreator/Lactogen** ایسی دوائیں جو دودھ کی مقدار میں اضافہ کرتی ہیں جیسے ستاور، موصلی، زیرہ سفید، شقاقل مصری، سنگھاڑا وغیرہ۔

An agent that increase milk production.

(ج) مولد منی: **Semen Procreator** ایسی دوائیں جو منی کی پیدائش میں اضافہ کرتی ہیں جیسے ثعلب مصری، چلغوزہ، تودری، ستاور، موصلی وغیرہ۔

An agent that increases semen production.

(د) مولد ریاح : **Gas Procreator** ایسی دوائیں جو رطوبات فاضلہ کی وجہ سے معدہ و امعاء میں نفخ پیدا کرتی ہیں یعنی ریاح کی پیدائش میں اضافہ کرتی ہیں جیسے باقلہ، آڑو، ماش کی دال، اروی وغیرہ۔

An agent that produces excessive gas in G.I.T.

(۵۱) مسمن بدن : بدن کو موٹا کرنے والی **Anabolic/Fattening** ایسی دوائیں جو جسم میں شحم کی مقدار کو بڑھا کر جسم کو موٹا کر دیتی ہیں۔ جیسے چلغوزہ، بادام، پستہ، فندق، روغن زرد اصلی وغیرہ۔

An agent that increases fat in the body resulting in obesity.

(۵۲) مشتہی : بھوک بڑھانے والی **Appetizer** ایسی دوائیں جو ہاضمہ کو بڑھا کر کھانے کی خواہش میں اضافہ کرتی ہیں جیسے پپیتہ، اجوائن دیسی، سرکہ، تخم کرفس اور انیسون وغیرہ۔

An agent that increases desire for food.

(۵۳) **مصفی دم** : خون کو صاف کرنے والی ۔ **Blood purifier** ایسی دوائیں جو خون میں مناسب تغیرات پیدا کر کے فاسد مادوں اور عفونت کو بول، پسینہ اور سانس کے ذریعہ خارج کر کے خون کے جوش کو کم کردیں۔ جیسے چرائتہ، منڈی، عناب، شاہترہ، نیم، صندل اور عشبہ وغیرہ۔

An agent that removes waste products from blood through, urine, sweat, expiration et.c. and thus cleans the blood.

(۵۴) **معرق** : پسینہ لانے والی **Diaphoretic** ایسی دوائیں جو غدد عرقیہ میں تحریک پیدا کر کے پسینہ کے اخراج کو بڑھا دیتی ہیں جیسے خاکسی، بیدمشک، چائے، لہسن، عشبہ، تمباکو وغیرہ۔

An agent that increase activity of sweat gland.

(۵۵) **معطس** : چھینک لانے والی **Errhine/Ptarmic** ایسی دوائیں جو ناک کی غشاء مخاطی میں تحریک پیدا کر کے چھینک لا کر دماغی مواد کو نتھنوں کی راہ خارج کریں۔ جیسے کندش، تمباکو، نوشادر، زنجبیل وغیرہ۔

An agent that induces sneezing.

(۵۶) **معطش** : پیاس لانے والی **Thirst alleviater** ایسی دوائیں جو طبیعت کو پانی پینے کا خواہش مند بنادیں جیسے مچھلی، رائی، کندش، برگ شبت، جند بیدستر وغیرہ۔

An agent that increases desire for drinking water.

(۵۷) **مغذی** : بدن کو تغذیہ پہونچانے والی **Nutrient** ایسی دوائیں جن میں غذائی مواد بہت زیادہ ہوں جن سے دوائی افادیت کے ساتھ بدن کا تغذیہ بھی ہو۔ جیسے مغز بادام، روغن زیتون، انجیر، گھی اور بیضہ مرغ وغیرہ۔

An agent that supplies necessory constituent of food for normal physiological function of body.

(۵۸) **مغلظ منی** : منی کو گاڑھا کرنے والی **Semen concenterative** ایسی دوائیں جو قوت قابضہ کی وجہ سے منی کے قوام کو گاڑھا کردیں ایسی دوائیں عام طور سے مولد منی بھی ہوتی ہیں۔ جیسے ثعلب مصری، ستاور، شقاقل مصری، موصلی، سنگھاڑا، خشخاش وغیرہ

An agent that concentrates semen

(۵۹) **مغری** : لیسدار **Glutinous** ایسی دوائیں جو لیسدار ہوتی ہیں ان میں چپکنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے اس وجہ سے یہ جہاں چپک جاتی ہیں وہاں کے سیال کو باہر آنے سے روک دیتی ہیں اگر رگوں کے منہ پر چپک جائیں تو حابس ہوتی ہیں۔ آنتوں کی غشاء مخاطی پر چپک جائیں تو قابض ہوجاتی ہیں جیسے صمغ عربی، کتیرا، سریشم ماہی اور سفیدہ وغیرہ۔

An agent having sticking property

(۶۰) **مفتت حصاۃ** : پتھری توڑنے والی **Lithotriptic** ایسی دوائیں جو اپنی حدت اور تیزی نیز مخصوص خصوصیات کی بنیاد پر گردے و مثانے کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کردیتی ہیں مثلاً سنگ سرماہی، حب القلت، آلو بالو اور حجر الیہود وغیرہ۔

An agent that effects the desolution of a calculus.

(۶۱) **مفتح** : سدوں کو کھولنے والی **Deobstruent** ایسی دوائیں جو اپنی حرارت، قوت تلطیف اور تحلیل کی بنا پر آنتوں، رگوں اور جگر کے سدوں کو دفع کر کے راستہ کھول دیتی ہیں جیسے افسنتین، افتیمون، بلیون، کباب چینی وغیرہ۔

An agent that removes an obstruction to flow.

(۶۲) **مفجر اورام** : ورم کو پھاڑنے والی **Suppurative** ایسی دوائیں جو اپنی تیزی اور حرارت کی وجہ سے پختہ اورام کو پھاڑ کر پیپ کو خارج کردیں جیسے رتن جوت، سفیدہ، ہڑتال، شیرمدار، سہاگہ اور پنواڑ وغیرہ۔

An agent that causes rupture of an abscess

(۶۳) **مفرح قلب** : فرحت پہونچانے والی **Refrigerant**. ایسی دوائیں جو روح قلبی کو صاف کرکے بدن میں پھیلا کر اور قلب کے افعال کو درست کرکے فرحت کا احساس کراتی ہیں جیسے زعفران، اُشنہ، سنبل الطیب، بادرنجبویہ وغیرہ۔

An agent that relieves cardiac distress and causes feeling of coolness.

(۶۴) **مقرح** : زخم ڈالنے والی **Ulcerative** ایسی دوائیں جو اپنی تیزی اور قوت نفوذ کی وجہ سے مقام استعمال پر تفرق اتصال پیدا کرکے زخم ڈالدیتی ہیں جیسے ہڑتال، چونا بجی، توتیا، شیرمدار وغیرہ۔

An agent that causes ulceration.

(۶۵) **مقئ** : قے لانے والی **Emetic** ایسی دوائیں جو آنتوں کے مشمولات کو براہ دہن خارج کردیں جیسے آب نمک، تخم شبت، رائی، تخم مولی وغیرہ۔

An agent that causes vomiting.

(۶۶) **ملطف** : چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کرنے والی **Lenitive/Demulcent** ایسی دوائیں جو مواد کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں توڑ دیتی ہیں اور گاڑھے اخلاط کو رقیق و نرم بنادیتی ہیں جیسے بابونہ، غافث، کشوث، چوب چینی، مکو اور ایرسا وغیرہ۔

An agent dividing the matter in smaller parts.

(۶۷) **ملین امعاء** : **Laxative** وہ دوائیں جو آنتوں کی حرکت دودیہ میں اضافہ کرکے اور رطوبات کا اجتماع کرکے آنتوں کے مشمولات (براز) کو نرم کرکے ایک دو اجابتوں کا سبب بنتی ہیں جیسے ترنجبین، مویز منقی، گل قند، اسپغول وغیرہ۔

A mild cathartic that moves bowels slightly without pain or violent action.

(۶۸) **ملین ورم** : ورم کو نرم کرنے والی **Resolvent /Poultice** ایسی دوائیں جو اپنی حرارت اور قوت تحلیل کی بنا پر ورمی مواد کو نرم کرکے حل ہونے کے لائق بنادیتی ہیں جیسے السی، تخم خطمی، سلارس، زفت، مرکی اور آرد گندم وغیرہ۔

An agent or medicated substance applied hot to the surface, exerts an emollient, relaxing stimulant, counter irritant effect upon skin and underlying tissue causing absorption of inflammatory product.

(۶۹) **ممسک منی** : منی کو روکنے والی **Avoricious** ایسی دوائیں جو اپنی قوت تخدیر کی وجہ سے مادہ منویہ کے اخراج میں تاخیر پیدا کرکے مجامعت میں مزید لذت پیدا کرتی ہیں جیسے دھتورہ، بھنگ، افیون اور اجوائن خراسانی وغیرہ۔

An agent that prevents premature ejaculation.

(۷۰) **مملس** : چکناہٹ پیدا کرنے والی **Lubricant** ایسی دوائیں جو اپنی لزوجت کی وجہ سے کھردری سطحوں پر چکناہٹ پیدا کرتی ہیں جیسے روغنیات۔

An agent that soothes the surface

(۷۱) منفث : Mucolytic ایسی دوائیں جو غلیظ بلغم کو پتلا کرکے اسے تنفس کے راستوں سے خارج ہونے کے لائق بنادیں جیسے اڑوسہ، نوشادر، پیاز دشتی، اصل السوس، سپستاں وغیرہ۔

An agent that increases bronchial secretion and fascilitates its expulsion.

(۷۲) منفط : آبلہ انگیز Vesicant ایسی دوائیں جو اپنی حرارت اور سوزش کی وجہ سے جلد پر آبلے پیدا کردیں۔ جیسے جمال گوٹہ، شیر مدار، بھلاواں وغیرہ۔

An agent which causes blister on skin when applied upon it.

(۷۳) ہاضم : ہضم کو بڑھانے والی Digestive ایسی دوائیں جو ہضمی رسوں کے ترشح میں اضافہ کرکے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہیں اور بھوک میں اضافہ کرتی ہیں جیسے پپیتہ، نمک سیاہ، زنجبیل، اجوائن دیسی اور زرکچور وغیرہ۔

An agent that increases secretion of digestive juices which promote digestion.

مصادر و مراجع

References

قوانین ادویہ : حکیم سید ایوب علی قاسمی
مسلم ایجوکیشنل پریس، علی گڑھ
1996

کتاب المرکبات : حکیم سید ظل الرحمٰن
لیتھو کلر پرنٹرس، علی گڑھ
1991

کلیات ادویہ : حکیم وسیم احمد اعظمی
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی
1997

مقدمہ علم الادویہ : حکیم احتشام الحق قریشی
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی
1995

کتاب الابدال : ابوبکر محمد بن زکریا رازی
(اُردو ترجمہ و تشریح)
سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین
وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند

٦٥-٦١ انسٹی ٹیوشنل ایریا

جنک پوری، نئی دہلی

سنہ ٢٠٠٠ء

Essentials of Medical Pharmacology

Third Edition

K.D. Tripathi

Jaypee Brothers

Medical Publisher

(P) Ltd. New Delhi.

1994

Pharmacology and Pharmacotherapeutics

R.S. Satoshkar, S.D. Bhandarkar

Popular Prakashan, Mumbai

1994

Stedman's Medical Dictionary

International Edition

26th ed.

Williams and Wilkins, Baltimore

USA

1995

Stedman's Medical Dictionary

International Edition

26th ed.

Williams and Wilkins, Baltimore

USA

1995